خواب بیداری میں دیدار مصطفوی ﷺ کے فیوض وبرکات کے تحفہ ہائے کیمیا بانٹنے والی اپنی
نوعیت کی منفرد کتاب

كيفية الوصول لزيارة سيدنا الرسول ﷺ

آئیں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کرلیں

تصنیف لطیف

شیخ حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر حضرمی

ترجمہ و تحقیق

محمد افروز قادری چریاکوٹی

البصار پبلیکیشنز

آئیں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کرلیں

محمد افروز قادری چریاکوٹی

البصار پبلیکیشنز

اللّٰھم
صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللّٰھم
بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

خواب وبیداری میں دیدارِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض وبرکات
کے نسخہ ہائے کیمیا بانٹنے والی اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

آئیں دیدارِ مصطفیٰ کریں

وہ جنھیں دیکھ کے مہتاب بھی شرما جائے!
کاش! خوابوں میں کبھی جلوہ گری فرماتے

-: **تصنیف لطیف** :-
شیخ حسن محمد عبد اللہ شداد بن عمر باعمر حضرمی رضی اللہ عنہما

-: **ترجمہ وتحقیق** :-
محمد افروز قادری چریاکوٹی

ابصار پبلیکیشنز
فرسٹ فلور 8-سی محی الدین بلڈنگ
دربار مارکیٹ لاہور
0331-4503505 0302-3799955

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ

کتاب : کیفیة الوصول لزیارة سیدنا الرسول ﷺ

ترجمہ : آئیں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کریں

ناشر : اِبصار پبلیکیشنز

مؤلف : شیخ حسن محمد شداد بن عمر باعمر حضرمی

مترجم : ابو رفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاس یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

نظر ثانی : علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری - مدظلہ النورانی

اشاعت : ۲۰۱۳ء بمطابق ۱۴۳۴ھ

قیمت : 250/روپے

طباعت : اوّل

اِبصار پبلیکیشنز

فرسٹ فلور 8- سی محی الدین بلڈنگ

دربار مارکیٹ لاہور

0302-3799955

0331-4503505

شرفِ اِنتساب

اُس چہرہ والضحیٰ کے نام جو ایک ایسی تابندہ حقیقت ہے کہ خواب میں بھی نظر آجائے تو عین حقیقت ہے۔

توئی تسکینِ دل، آرامِ جاں، صبر و قرارِ من

رخِ پرنور بنما بے قرارم یارسول اللہ

مشتاقِ جمالِ نبوی

محمد افروز قادری چریاکوٹی

فہرست

عرضِ ناشر

ایک مسلمان اِس دُنیا میں آتا ہے تو سب سے پہلے اُس کے کان میں اَذان دی جاتی ہے۔ یعنی اس حقیقت کا اعتراف واعلان کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔۔۔ یہ نغمہ لاہوتی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔۔۔ یہ مبارک آواز کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اسے صرف ایک آواز نہ سمجھا جائے، بلکہ یہ کائنات، موجودات اور غیر موجودات کا شعور ہے جو ہر مسلم کے لاشعور میں واردِ جہانِ رنگ و بو ہوتے ہی ڈال دیا جاتا ہے۔

حضور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے محبت ہر صاحب ایمان کی فطرت میں اس طرح رچ بس گئی ہے کہ جو حضور ﷺ سے محبت نہیں کرتا وہ مومن ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ ہر مسلمان جو خود کو کھلی آنکھوں تاجدارِ کائنات ﷺ کے مہکتے دمکتے خیالوں میں گُم رکھتا ہے وہ خواب کے کینوس پر بھی اُنہی کا اُترا ہوا عکس جمیل دیکھنا چاہتا ہے؛ لیکن 'یہ اُن کا کرم ہے جسے دیدار عطا کر دیں'۔ سلام اُن خوش بخت آنکھوں کو جنھیں جلوۂ محبوبِ کردگار کا رزق میسر آجائے۔ تاہم وہ چشمانِ تمنا جو ہنوز دیدارِ مصطفیٰ سے شرف یاب نہ ہوئیں وہ یقیناً مجھ نامراد کی طرح یہ سوچ رہی ہوں گی کہ

'گو میں اِس قابل تو نہیں کہ وہ میرے خواب میں آئیں؛ لیکن یہ اعزاز کیا کم ہے کہ میں اُن کا اُمتی ہوں، اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں'۔

جب میں نے اِس کتاب کا نام سُنا تو اِس کی اشاعت کی خدمت حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ حضرت مؤلف 'شیخ حسن محمد شداد بن عمر باعمر حضرمی' نے جملہ مواد کتابی شکل میں اکٹھا کر کے بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ محترم 'محمد افروز قادری چریا کوٹی مدظلہ العالی' نے کتاب ہٰذا کو آسان اور شگفتہ اُردو زبان میں ڈھال کر اس میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔

اِس موضوع پر مندرجہ ذیل کتب بھی باذوق قارئین کے لیے مفید ثابت ہوں گی:

☆ تَنوِیرُ الُحِلکْ فِیْ اِمکانِ رؤیۃ النَّبِیْ وَ الُمَلکْ

از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ بنام "آئینہ میں جمال مصطفیٰ" مترجم: علامہ عبد الرسول منصور سیالوی

(مطبوعہ ادارہ ضیاء السنۃ جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ریلوے روڈ ملتان)

☆ خواب میں دیدار مصطفیٰ کی بہاریں قیامت تک جاری ہیں

ڈاکٹر عیسیٰ بن عبد اللہ مانع الحمیری

ترجمہ: علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

(مطبوعہ رضا اکیڈمی محبوب روڈ رضا چوک مسجد رضا چاہ میراں، لاہور)

☆ رفع الوسوسة والاحتمال عن رؤية النبي بعد الارتحال

علامہ محمد ادریس نگرامی (مطبوعہ در مطبع نامی لکھنو)

☆ الكواكب الزاهرة في اجتماع الأولياء يقظة بسيد الدنيا والآخرة صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ ابو الفضل عبد القادر بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

(مطبوعہ دارِ جوامع الکلم ۷۱ اش الشیخ صالح الجعفری الدراسۃ القاہرہ، مصر)

'الكواكب الزاهرة' کی تعریف کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا انوار اللہ حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'الکلام المرفوع' میں لکھا ہے کہ یہ خواب اور بیداری میں زیارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بہت مدلل کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کے مؤلف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور موصوف مترجم کو دین متین کی مزید خدمت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے، نیز میری اِس ادنیٰ کوشش کو اپنی بارگاہِ کریمانہ میں قبول فرما کر میری اور میرے والدین کریمین کی مغفرت کا سبب بنائے۔ آمین!

دُعا گو

محمد ابصار

05-04-2013

روئے سخن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

خواب میں وہ جو نظر آئیں تو آنکھیں نہ کھلیں

ایک مدت سے یہ منصوبہ بنا رکھا ہے

یہ ایک تاریخی سچائی ہے کہ کل کائنات کی بادشاہت' دولتِ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ جن اِقبال مندوں کو مکین گنبد خضرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرفِ غلامی نصیب ہوگیا، وہ نہ شاہانِ زمانہ کے سامنے جھکے، نہ سرمایہ دارانہ نظام کے ہاتھوں بکے؛ بلکہ آفتابِ رسالت کی کرنوں کی خیرات لے کر پھلتے پھولتے چلے گئے، اور کرۂ گیتی پر ہر سمت چھا گئے۔

جن بخت آور آنکھوں کو اُس چہرۂ والضحیٰ کی ایک جھلک نصیب ہوگئی، حسن کائنات کی ساری دلربائیاں اُن کے روبرو ہیچ پڑ گئیں۔ کروڑوں سلام ہو ایسے مبارک چہرے والے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ تاجدارِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ روشن کی بات کرتے ہوئے اِک قلندر کی گوہر پاشیاں پڑھیے اور وجد میں سر دھنیے:

"چہروں کی کائنات میں ہر چہرہ ایک الگ کائنات ہے۔ ہر چہرہ الگ مضمون ہے الگ صفت ہے۔ چہرہ مظہرِ اَنوار بھی ہے، حدتِ نار بھی۔۔۔ چہرہ فرشتہ صفت بھی ہے، شیطان صورت بھی۔۔۔ چہرہ رحمانی بھی، حیوانی بھی۔۔۔ شیر کی طرح دلیر چہرہ، سہما ہوا بزدل چہرہ۔۔۔ آئینہ رو چہرہ، بے کیف پتھر چہرہ۔۔۔ خوش خبر چہرہ، بدشگون چہرہ۔۔۔ محتاج چہرہ، غنی چہرہ۔۔۔ خوش حال چہرہ، پائمال چہرہ۔۔۔ آسودہ چہرہ، آزردہ چہرہ۔۔۔ دل میں بسنے والا گلاب چہرہ، آنکھوں میں کھٹکنے والا خار چہرہ۔۔۔ مشتاق چہرہ، بےزار چہرہ۔۔۔ اپنا چہرہ، بیگانہ چہرہ۔۔۔ کافر چہرہ، مومن چہرہ۔۔۔ کرگس چہرہ، شہباز چہرہ۔۔۔ گلنار چہرہ، بیمار چہرہ۔۔۔ خوابیدہ چہرہ، شب بیدار چہرہ۔۔۔ غرضیکہ ہر چہرے کی ایک صفت ہے اور ہر صفت کا ایک چہرہ، لیکن خوش شکل چہرہ، قدرت کی طرف سے عطا ہونے والا ایک پاکیزہ رِزق ہے۔

چہروں کی کائنات میں سب سے زیادہ حسین چہرہ اُس مقدس ہستی کا ہے جس پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک صورتِ حق کا آئینہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روئے اَنور اتنی حقیقت ہے کہ خواب میں بھی نظر آئے تو عین حقیقت ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کو دیکھا اُس نے چہرۂ حق دیکھا۔

آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک دیکھنے کے لیے اگر اللہ آنکھ عطا فرمائے تو بات ہے؛ ورنہ ہر آنکھ کی رسائی اُس چہرے کی رعنائی تک کہاں؟۔ ہر مسلمان کی مرتے وقت آخری خواہش یہی ہوتی ہے کہ میرے مولا! مجھے آقاے کریم ﷺ کا چہرہ دکھا، رحمت وشفقت، اور اَنوار و برکات سے بھرپور چہرہ، جو موت کی دہشت و کرب ناکیوں سے ہمیں محفوظ کر جائے۔

نہ اُس چہرے سے بہتر کوئی چہرہ ہے، نہ اُس چشمِ حق بیں سے بہتر کوئی آنکھ۔ آپ ﷺ نے چہرۂ حق دیکھا اور چشمِ حق میں بس آپ ﷺ ہی محبوب ہیں۔ پس سلام و درود ہو والضحیٰ والے چہرے کے لیے، اور تعظیم و سجدہ آپ ﷺ کے بنانے اور چاہنے والے احسن الخالقین کے لیے۔''[1]

وصفِ رخِ اَنور اور توصیفِ حسنِ پیغمبر کے حوالے سے سب سے اچھی اور فیصلہ کن بات حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کی ہے، مگر پھر بھی ''حق تو یہ ہے کہ حق اَدا نہ ہوا''۔

وَ أَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ
وَ أَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَيْبٍ
کَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

(۱) دل دریا سمندر، واصف علی واصف: ۹۱، ۹۲۔

ترجمہ: ''آپ سے زیادہ حسن وکشش رکھنے والا پیکر کبھی میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں۔ آپ سے بڑھ کر حسین وجمیل مولود کبھی کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپ ہر عیب ونقص سے پاک ہیں، گویا آپ اپنی من چاہی صورت میں پیدا کیے گئے۔''

- اِس مفہوم کو حسان الہند محدثِ بریلوی نے کیا خوب نبھایا ہے:

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

- اور مردِ سیالکوٹ اپنے عارفانہ رنگ میں یوں گہرباری کرتا ہے:

'رخِ مصطفیٰ' ہے وہ آئینہ کہ اَب ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کے چشم وخیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

ایک عربی شاعر نے بھی مدحت رخِ مصطفیٰ کا عجیب مضمون باندھا ہے:

وجهک المحمود حجتنا
يوم يأتي الناس بالحجج

ترجمہ: ''چہرۂ ساقی کوثر، بروزِ محشر ہمارے لیے بہت بڑی دلیل کا کام دے گا، جس دن لوگ اپنی اپنی دلیلیں لے کر حاضر ہوں گے۔''

یہ خوبصورت اِقتباسات یہاں اس لیے نقل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ یہ کتاب دراصل اُسی چہرۂ والضحیٰ کو دیکھنے کے فوائد و وظائف پر مشتمل ہے۔ وہ چہرہ آج بھی والضحیٰ کی تابانیاں لیے ہوئے ہے، اور وہ سرمگیں آنکھیں آج بھی ''مازاغ'' کی اَمین ہیں۔ دیکھنے والی آنکھوں کے سامنے کوئی پردہ نہیں ہوتا، وہ ہر رنگ میں

محبوب کو پہچان لیتی ہیں۔ اور چشمِ گستاخ کے لیے پردہ ہی پردہ ہے، اور حجاب ہی حجاب! ع

کافر کی نظر اور ہے مومن کی نظر اور

ایک دیکھنے والی آنکھ وہ بھی تھی جو حجابِ موت کے پَرے سے بھی آفتابِ رسالت ﷺ کی ضیا بار کرنوں کو ہر شب دیکھتی رہی۔[1] اور بے نور آنکھیں تو اُس وقت بھی چہرۂ حق نما دیکھنے سے محروم رہیں جب وہ مہرِ نبوت ٹھیک خطِ نصف النہار پر تھا۔

دلِ بینا رکھنے والوں کا عالم تو یہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی لذتِ دید سے اُن کی آنکھیں سرشار ہیں، اور ایک لمحے کے لیے بھی اُس چہرۂ دل رُبا سے دوری کا عذاب برداشت نہیں کر سکتیں، اور بے تابانہ کہہ اُٹھتی ہیں کہ

''اگر وہ رخِ روشن ایک لمحے کے لیے بھی ہماری نگاہوں سے
اُوجھل ہو جائے تو ہم اُس لمحہ خود کو مؤمن تصور نہ کریں۔''[2]

دِل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بلکہ اہلِ نظر اور دیدہ ور کے نزدیک تو معاملہ اِس سے بھی آگے کا ہے، وہ تو حالتِ بیداری ہی میں اُس مکینِ گنبدِ خضرا کی زیارت سے شرف یاب ہوتے رہتے ہیں، مگر کور چشموں اور ظاہر بینوں کو کوئی کیسے سمجھائے اور سمجھائے۔ شاعرِ مشرق عاشقِ صادق علامہ اِقبال نے اپنے ایک خط میں اِس راز سے پردہ اُٹھایا ہے، وہ رقم طراز ہیں:

(۱) الذخائر المحمدیہ، سید علوی مالکی: ۲۔

(۲) لواقح الانوار فی طبقات الاخیار، معروف بہ طبقات کبریٰ، امام شعرانی: ۲/ ۱۳۔ صاحب واقعہ شیخ احمد ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

''حضرت نبی کریم ﷺ کی زیارت مبارک ہو، اس زمانہ میں یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں، اور اِس زمانے کے لوگ بھی آپ کی صحبت سے اسی طرح مستفیض ہوسکتے ہیں جس طرح صحابۂ کرام ہوا کرتے تھے؛ لیکن اِس زمانہ میں اِس قسم کے اِعتقاد کا اِظہار بھی اکثر دماغوں کو ناگوار ہوگا؛ اس لیے خاموش رہتا ہوں۔''[۱]

اس عقدے کی تشفی بخش تحلیل شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی کے ملفوظات میں یوں ملتی ہے، وہ فرماتے ہیں:

''انبیا علیہم السلام کی حیات حقیقی، حسی اور دنیاوی ہے۔ وعدۂ الٰہی کے مطابق اُن پر محض ایک آن کے لیے موت طاری ہوتی ہے، اور فوراً بعد ان کو حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی اَحکاماتِ دنیاوی ہیں: ان کا ترکہ نہ بانٹا جائے گا، ان کی اَزواج کو نکاح حرام، نیز اَزواجِ مطہرات پر عدت نہیں، وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے ہیں، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں، مٹی اُن کو نہیں کھاسکتی، اللہ تعالیٰ ان کو حیاتِ ابدی کے ساتھ زندگی بخش دیتا ہے یعنی ان کی یہ حیات دنیا کی سی ہے۔''[۲]

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

(۱) مکاتیب اقبال بنام نیاز الدین خان، خط نمبر: ۱۲ صفحہ: ۴۰ بحوالہ بیداری میں زیارتِ مصطفیٰ: ۱۹۔
(۲) ملفوظات شریف: ۳/ ۳۲۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں بھی وہ پاکیزہ اور تابدار آنکھیں عطا کرے جو خواب کے کینوس پر دیدارِ نبوی کی سعادت بخشنے کے ساتھ ساتھ جیتے جی بھی جمالِ یار کے دیدار سے بہرہ ور کرسکیں۔ آمین یارب العالمین۔

صاحب کتاب

سرزمین یمن اپنی گوناگوں خصوصیات و اِمتیازات کے باعث صدیوں سے اہل محبت کے دلوں کی دھڑکن بنی ہوئی ہے۔ اور اہل یمن سے محبت وشیفتگی اہل ایمان کے جذبۂ دروں کا اَٹوٹ حصہ ہے۔ پیارے آقا رحمت سراپا ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ

''(اے باشندگانِ یمن!) میں تم میں سے ہوں۔''[۱]

اور بسا اَوقات مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ یمن کی جانب روے مبارک کرکے فرمایا: کرتے تھے کہ

''میں یمن کی طرف سے رحمت کی ہوا آتی ہوئی محسوس کرتا ہوں''۔

کچھ شخصیات جگہوں سے پہچانی جاتی ہیں جب کہ کچھ جگہیں ایسی بھی ہیں جن کی شناخت شخصیتوں سے کی جاتی ہیں۔ یمن یقینا ایسی ہی جگہوں میں شامل ہے جسے

(۱) سنن ترمذی: ۱۴/ ۱۲۲ حدیث: ۴۳۲۸۔۔۔ جامع الاحادیث سیوطی: ۱۰/ ۴۳۹ حدیث: ۹۹۹۲۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۴/ ۱۲۹ حدیث: ۱۷۲۰۶۔۔۔ مسند ابویعلی موصلی: ۱۵/ ۱۹۳ حدیث: ۷۲۲۲۔

عاشق صادق، محب رسول حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے قدموں کے لمس نے جگ جگ روشن ومشہور کردیا ہے۔ 'حضرموت' اُسی یمن کا ایک عظیم شہر ہے جہاں سے علم و فن اور فضل وکمال کے بہت سے آفتاب وماہتاب طلوع ہوکر ایک دنیا کو نوروسرور کی خیرات بانٹ گئے ہیں۔ مصنف کتاب علامہ شیخ فقیہ حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر علیہ الرحمہ کا تعلق خیر سے اسی مردم خیز اور علم نواز خطے سے ہے۔ وہ شافعی المذہب، اور سلسلہ رفاعیہ کے عظیم شیخ طریقت ہیں، شہر محبت مدینۃ الرسول میں مدتوں انھیں شرفِ قیام حاصل رہا ہے۔

سالِ گزشتہ علامہ شیخ حبیب عمر بن سالم الحفیظ مدظلہ العالی، کیپ ٹاؤن تشریف لائے تو ان کے ساتھ کئی ملاقاتیں رہیں، بلکہ ایک محفل میں ان کے خطاب کی انگریزی رہے۔ شیخ حبیب عمر، شریعت و طریقت میں حضرموت، تریم کی سربرآوردہ شخصیات میں شمار زبان میں ترجمانی کرنے کا شرف بھی ملا۔ پھر عشائیے میں تادیر مختلف موضوعات زیر بحث ہوتے ہیں۔ عجب اِتفاق کہ موصوف محمود کے توسط سے کچھ فوائد ووظائف بھی اس کتاب کی زینت ہیں، تو دورانِ ترجمہ اُن کی یہ باتیں وہ یادِ ماضی تازہ کرگئیں۔ حضرموت، تریم کے اندر موصوف کا مشہور ومعروف اِدارہ 'دار المصطفیٰ' علم ظاہر وفقہ باطن کے فروغ میں ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہا ہے۔

شیخ حسن محمد عبداللہ شداد کی کچھ کتابوں کے اَسماے گرامی حسب ذیل ہیں، اِن کتابوں کا آپ صرف نام پڑھیں، تو آپ کو اندازہ ہوچلے گا کہ مصنف محمود کو عشق رسول مقبول ﷺ میں کیسی فنائیت نصیب ہے، اور ایسا لگتا ہے جیسے اُن کا قلم سیرتِ احمد مختار ﷺ سے ہٹ کر چلنا ہی نہیں چاہتا، اور توصیف پیغمبر علیہ السلام کے سوا کچھ رقم ہی

نہیں کرنا چاہتا؛ گویا جملہ حقوق برائے عشق رسول محفوظ:

- ☆ فیض الأنوار فی سیرۃ النبی المختار ﷺ
- ☆ خصائص الأسرار فی نظم الاستغفار وصلوات علی النبی المختار ﷺ
- ☆ نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰۃ علی الرسول ﷺ
- ☆ الفتح التام للخاص والعام فی الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الأنام
- ☆ الرحمۃ الشاملۃ فی الأربعین الفوائد الحاصلۃ لمن صلّی وسلم علیہ
- ☆ البشر والابتھاج فی قصۃ الإسراء والمعراج
- ☆ الکنوز المخفیۃ فی مدح خیر البریۃ علی نمط الھمزیۃ
- ☆ الصلوٰۃ مفتاح الجنۃ فیما جاء فی الکتاب والسنۃ
- ☆ سر الوصول فی الصلوٰۃ والسلام علی الرسول علی الحروف المھملۃ
- ☆ نیل الشفاء فی سیرۃ المصطفیٰ ﷺ

- ☆ الغنیمۃ فی المبشرات العظیمۃ
- ☆ المسک والطیب فی مدائح الحبیب ﷺ
- ☆ الحبل المتین فی المواطن الأربعین فی الصلوٰۃ علی النبی الأمین (نظماً)
- ☆ المورد الأھنیٰ فی نظم أسماء الحسنیٰ
- ☆ اللؤلؤ والمرجان فی نظم أسماء حبیب الرحمٰن ﷺ
- ☆ حلیۃ الدنیا والدین فی مدح الأولیاء والصالحین
- ☆ النور الراسخ فی إسناد الوالد من السادات والمشائخ
- ☆ الکوکب الساعی فی ترجمۃ وسیرۃ سیدی أحمد الرفاعی
- ☆ فوز الدارین فی مناقب أبی العلمین
- ☆ الفضل والامداد فی ترجمۃ الوالد الشیخ محمد عبد اللہ شداد

یہ جملہ گراں مایہ کتابیں اس لائق ہیں کہ انھیں اُردو میں منتقل کیا جائے، اور اُن سے اِستفادے کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ ع

مردے از غیب بروں آید وکارے بہ کند

اِن میں سے بیشتر کتابیں دنیاے نشر و اِشاعت کے معروف مکتبہ 'دار الکتب العلمیۃ' بیروت، لبنان، نیز دیگر مشہور و ممتاز اِداروں سے شائع ہو چکی ہیں۔

اِس کتاب کی اہمیت کا اَندازہ اُن معرکۃ الآرا تقاریظ سے ہوتا ہے جو مقتدر اکابر و اَساطین اُمت نے نثر و نظم میں اِس کتاب کے حوالے سے تحریر فرمائی ہیں:

> ''مثلاً شیخ محمد بن علوی المالکی الحسنی۔۔۔ شیخ عبدالقادر بن احمد السقاف۔۔۔ شیخ حبیب احمد مشہور الحداد۔۔۔ شیخ محمد بن احمد بن عمر شاطری، جدہ۔۔۔ شیخ عبد الرحمن بن سالم البیض، جدہ۔۔۔ شیخ کمال عمر اَمین، مدینہ منورہ۔۔۔ شیخ عبد القادر جیلانی سالم خرد۔۔۔ شیخ صالح الشیخ العباسی، شام۔۔۔ شیخ احمد البدوی شیخ بن شیخ عثمان البراوی، براوہ۔۔۔ شیخ عبد الرحمن بن احمد بن عبد اللہ بن علی الکاف الھجرانی۔۔۔ شیخ محمد بن سعید بن عبد اللہ بن سالم باعلوی وغیرہ۔ یہ شخصیتیں اپنی ذات میں ایک اِدارے کی حیثیت رکھتی ہیں اور عالم عرب میں اتھارٹی سمجھی جاتی ہیں۔''

یہ معرکۃ الآرا کتاب ہمیں برادرِ دینی و یقینی فضیلت مآب محمد ثاقب رضا قادری کی عنایت سے موصول ہوئی۔ پہلی فرصت میں اس کا مطالعہ کیا، اور پھر اس کی اہمیت و وقعت کو دیکھتے ہوئے اسے جامہ اُردو پہنانے کا فیصلہ کرلیا؛ کیوں کہ ایسے موضوعات پر خامہ فرسائی میری ترجیحات میں سے ہے جن سے ذخیرۂ اُردو ابھی تک مالامال نہیں ہوا۔

قبل اَزیں 'وقت ہزار نعمت'۔ 'مرنے کے بعد کیا بیتی؟'۔ 'بچوں کی اَخلاقی

تربیت کے لیے کہانیوں کے ساتھ چالیس حدیثیں وغیرہ کی شکل میں ہم اپنے اس دعوے پر روشن ثبوت فراہم کرچکے ہیں۔ چند ماہ کے اندر ان کتابوں کا پہلا ایڈیشن ختم ہوجانا اور معاً پاکستان میں اُن کتابوں کا اِشاعت پذیر ہوکر تمغۂ قبولیت پالینا یقینا کرشمۂ فضل الٰہی اور عنایت رسالت پناہی ہی ہے۔ فللہ الحمد والمنّۃ۔

میری اپنی ناقص معلومات کے تئیں دیدارِ مصطفیٰ اور زیارتِ نبوی کے وظائف وفوائد کے تعلق سے اُردو میں شاید کوئی مستقل کتاب نہیں۔ بس اِسی اِحساس کو مدنظر رکھ کر کوئی ٹال مٹول کیے بغیر ۱۸؍شوال کو میں نے ترجمے کا آغاز کردیا۔ اس بیچ دیگر مصروفیات بھی رہیں؛ مگر بفضلہ تعالیٰ ہفتہ دس دن کے اندر ہی یہ کام مکمل ہوگیا۔

حلقۂ اُردو داں اور بزم یارانِ نکتہ داں ہر دو طبقہ کی خدمت میں یہ عاجزانہ کوشش پیش کی جارہی ہے۔ کتاب کے فوائد کو پڑھ کر اگر کوئی مقصود آشنا ہوگیا، اور اسے چہرۂ والضحیٰ کی زیارت وسعادت نصیب ہوگئی تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری کوشش ٹھکانے لگ گئی ہے۔

مشکور ہوں اُن شخصیات کا جنھوں نے اس کوشش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کسی طرح کا بھی علمی وفکری تعاون پیش کیا، اور میرے ہر قلمی سفر کے دوران حضور نعمانی صاحب قبلہ کی جو شفقتیں اور عنایتیں توشہ و زادِ راہ کا کام کرتی رہتی ہیں اُن کے لیے شکر وسپاس کے جو جذبات درونِ دل پنہاں ہیں حرف وصوت سے اُن کی تعبیر ممکن نہیں، بس اللہ ہی اُن کی بے لوث خدمات کا انھیں بے اِنتہا اجر عطا فرمائے، اور ان کی سرپرستی کا سحاب کرم تادیر ہم پر چھائے رکھے۔

اے ربِ مصطفیٰ اور خدائے محمد! ہمیں بھی زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفوی کی دولت بے دار سے ہمکنار فرما، اور بار بار فرما۔ کریم آقا! بہت جی چاہتا ہے کہ کبھی

اُس چہرے کو دیکھیں جسے تو نے والضحیٰ کہا، اور اُن زلفوں کی زیارت کریں جنھیں تو نے واللیل کہہ کے یاد فرمایا۔ مولا! وہ چہرہ کتنا عظیم چہرہ ہے کہ جب آسمان کی طرف اُٹھتا ہے تو وحی الٰہی اس کی ناز برداری کے لیے اُتر آتی ہے:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ (البقرہ، ۱۴۴)

پروردگار! اس چہرے کو دکھا کر ہمارے تاریک تن من کو درخشاں اور نور بداماں فرمادے۔ آمین۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي آمَنْتُ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلَمْ أَرَهُ فَلَا تَحْرِمْنِي فِي الْجِنَانِ رُؤْيَتَهُ، وَارْزُقْنِي صُحْبَتَهُ وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِ وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِهِ مَشْرَبًا رَوِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لَا نَظْمَأُ أَبَدًا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ

یکم ذی قعدہ: ۱۴۳۳ھ۔ مطابق ۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلوٰة والسلام علىٰ سيد المرسلين سيدنا محمد وعلىٰ آله وصحبه أجمعين، أما بعد!

فإن فضيلة الشيخ حسن محمد شداد من الرجال المخلصين في الدعوة إلى الله وجمع القلوب على الحبيب المحبوب بكتبه وقصائده وهذا كرته۔

وقد كان والده رحمه الله إماما من الأئمة، وعلما من أعلام السنة، عاش كل عمره داعياً ومعلما ومرشداً وواعظاً وسائحا في سبيل الله۔

ولاشک أن ولده حسن ہٰذا من برکة

عمله الصالح نسأل اللّٰہ أن یوفقه ویسدد

خطاه و أن یوفقه لما فیه رضاه۔

وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آله وسلم۔

کتبہ

محمد بن علوی المالکی الحسنی

مکۃ المکرمۃ

تقریظِ جلیل

محدثُ الحرمین الشریفین حضرت علامہ

سید محمد بن علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ القوی

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع

خطبہ مسنونہ کے بعد!

فضیلۃ الشیخ حسن محمد شداد اُن سعادت نصیبوں میں سے ہیں جو خالصۃً لوجہ اللہ الکریم دعوتِ دین کے عمل سے وابستہ ہیں۔ اور اپنی کتب وقصائد اور مجالس ذکروفکر سے ہر ممکن کوشش کر کے لوگوں کے دلوں کو نقطۂ محبت رسول پر جمع فرمارہے ہیں۔

آپ کے والد گرامی رحمہ اللہ کا شمار اکابر ائمہ میں ہوتا تھا۔ اہل سنت کے وہ ایک عظیم ستون تھے۔ ساری عمر داعیانہ گذاری، لوگوں کو زیورِ علم سے آراستہ کیا، راہِ ہدایت سجھائی، پندونصیحت کی بساط بچھائی، اور فی سبیل اللہ دورے کرتے رہے۔

اُن کا یہ بیٹا حسن محمد شداد بے شک اُن کے عمل صالح کی

برکت کا عطیہ ہے۔ خدا کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اِنھیں توفیق خیر سے نوازے، اِنھیں ثبات قدمی نصیب فرمائے، اور اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق اُن کے رفیق حال کر دے۔

کتبہ

محمد بن علوی المالکی الحسنی

مکۃ المکرمۃ

نوٹ: اِس طرح اجلہ علماومشائخ کی بیسیوں تقاریظ اس کتاب کی زینت ہیں، مگر ہم نے بطورِ برکت صرف ایک کے ذکر پر اکتفا کرتے ہوئے نیز طوالت سے بچتے ہوئے بقیہ کو قصداً حذف کر دیا ہے۔ ہاں! ان مقرظین کے اسمائے گرامی لکھ دیے ہیں۔ شائقین حضرات اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔ (چریا کوٹی)

مقدمہ کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰه الذی غمر العباد باللطائف والإنعام وعمر القلوب بالتعلق لحضرة صاحب المقام، وغذى الأرواح بذكره المنيف فی طول الدوام، حتیٰ انسجمت الأرواح خیر الانسجام، وأضاء لها النور التام، وأفضل الصلوٰة وأزكى السلام علیٰ سیدنا محمد خیر الأنام، القائل: من رآنی فی المنام فقد رآنی حقا، فإن الشیطان لا یتمثل بی۔

اللّٰهم صل وسلم علیٰ ہٰذا النبی العربی الهاشمی الیثربی وعلیٰ آله وأصحابه

وأنصاره وأحبابه وأتباعه وأحزابه، الذین تعلقوا به صدقا حتیٰ تلذذوا بلذیذ خطابه، و سقاهم من شرابه، وارتووا من میزابه، وتخلقوا بأخلاقه، وتأدبوا بآدابه، واعتکفوا حول أعتابه، ووقفوا علیٰ فناء بابه، وتفیئوا تحت ظل رحابه، والتابعین لهم بإحسان إلی یوم الدین، والحمد لله رب العٰلمین۔

تحفہ حمد ونعت پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ کتنے ہی خوش بخت ایسے ہیں جو ہمہ وقت مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے محبت وتعلق کا دم بھرتے، اور دیوانہ وار بابِ نبوت کے پھیرے لگاتے رہتے ہیں۔ رحمت الٰہی ایسے لوگوں کا نہ صرف اِستقبال کرتی ہے بلکہ اُن اِقبال مندوں کے لیے پردے بھی اُٹھا دیے جاتے ہیں (اور پھر وہ کھلی آنکھوں دیدارِ یار سے ہمکنار ہوتے ہیں)۔

کچھ عقیدت مندوں نے مجھ سے دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کی سعادت پانے کے تعلق سے ایک عمدہ کتاب لکھنے کا مطالبہ کیا، تاکہ اُس

کی روشنی میں وہ اپنا گوہرِ مراد حاصل کرلیں۔ دراصل اُن کا گمان ہے کہ میں علم کا بڑا دھنی شخص ہوں، بلکہ کچھ تو یہاں تک سمجھ بیٹھے ہیں کہ میں علم کا سمندر ہوں، حالانکہ میری حقیقت پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں؛ تاہم کسی کے بارے میں حسن ظن رکھنا اچھی خو ہے، خواہ وہ میری ہی بابت کیوں نہ ہو!۔

(پھر کیا تھا!) میں نے اِس تعلق سے جب اِستخارہ کیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کارِ خیر کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میرے دل میں فرحت کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ چنانچہ ذاتِ خداوندی پر بھروسہ کرکے اِس کام کو کرگزرنے کا میں نے عزم کرلیا، اِس اُمید پر کہ شاید لوگوں کی نیک دعائیں میری دنیا و آخرت کے کام بنا جائیں۔ اور اَجر وثواب کی توقع محض اللہ جل مجدہ ہی سے رکھی جاسکتی ہے، بیشک وہی بے اِنتہا کرم وعطا کرنے والا ہے۔

تکمیل کتاب اور اپنے مقصود ومراد میں کامیابی عطا ہونے کے بعد میں نے اس کا یہ نام تجویز کیا:

مغناطيس القبول فی الوُصول إلی رؤیة سیدنا الرسُول ﷺ وعلیٰ آله وصحبه الفحول۔

بس دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اِس عاجزانہ کاوش کو اپنے کریمانہ قبول سے سرفراز فرمائے۔آمین۔

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وسلم
والحمد للّٰہ رب العالمین۔

۱۲/ربیع الانور ۱۴۰۸ھ
مصنف: حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر
مترجم: محمد اَفروز قادری چریاکوٹی

آغازِ ترجمہ:
بروزِ جمعہ، ۱۷/شوال المکرم ۱۴۳۳ھ۔مطابق ۱۶/ستمبر ۲۰۱۱ء
اِختتامِ ترجمہ: چہارشنبہ، ۲۸/شوال المکرم ۱۴۳۳ھ/ ۲۷/ستمبر ۲۰۱۱ء

مقدمہ طبع دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ہَدَانَا لِہٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَہۡتَدِیَ لَوۡلاَ أَنۡ ہَدَانَا اللّٰہُ والصلوٰۃ والسلام علیٰ برج الکمال فی سمآء اللّٰہ سیدنا محمّد بن عبد اللّٰہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ ومن والاہ۔۔۔ وبعد!

جس خوش بخت کو خیر سے کوئی شیریں پنگھٹ نصیب ہوجائے، وہ وہاں سے سیراب ہوکر کیوں نہ اُٹھے! رسولِ گرامی وقار ﷺ نے کیا خوب فرمایا ہے:

اِنَّمَا الاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امۡرِیءٍ مَّا نَوٰی۔[1]

ترجمہ: ''اَعمال کا مدار نیتوں پر ہوتا ہے، اور ہر کوئی اپنی نیت کے مطابق پاتا ہے۔''

(1) صحیح بخاری: ۱/ ۳ حدیث: ۱۔۔۔سنن ابوداؤد: ۶/ ۱۱۸ حدیث: ۱۸۸۲۔۔۔سنن ابن ماجہ: ۱۲/ ۲۷۴ حدیث: ۴۲۱۷۔۔۔معجم اوسط طبرانی: ۱/ ۴۳ حدیث: ۴۰۔۔۔مسند حمیدی: ۱/ ۲۷ حدیث: ۳۱۔۔۔مسند شہاب قضاعی: ۴/ ۲۸۰ حدیث: ۱۰۸۵۔۔۔معرفۃ السنن والآثار بیہقی: ۶/ ۴۲۹۔

(اس وقت آپ کے ہاتھوں میں) یہ اِس کتاب کا دوسرا اِڈیشن ہے۔ اس کتاب کی پذیرائی اور لوگوں میں مقبولیت کا راز اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے اپنے کریمانہ قبول سے بہرہ ور کردیا ہے۔اور وہ مالک ومولا جس پر جتنا چاہے فضل فرمادے، اس کے فضل کی نہ کوئی حد ہے، نہ ٹھکانہ۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کی محبت وعقیدت کا چراغ لوگوں کے دلوں میں فروزاں کرنے کی غرض سے یہ ایک ادنیٰ سی کاوش تھی، (اس کی ضرورت کچھ اس لیے بھی محسوس کی گئی کہ) عظمت نبوت کے گن گائے، اور محبت رسول کے شہد چکھے بغیر نہ کسی کا ایمان کامل ہوسکتا ہے، اور نہ ہی ثمر آور، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ بھی کیا ایمان ہوا جو محبت وعشق رسول سے خالی ہو!۔

سید محمد سعید بیض نے اس کتاب کی تقریظ میں مندرجہ ذیل مصرعے کے ذریعہ مجھے اس کی بشارتِ قبولیت پیش کی ہے:

لمغناطیس باعمر القبول۔

ترجمہ: ''شیخ (حسن محمد شداد) باعمر کی کتاب یقیناً تمغۂ قبولیت سے سرفراز ہوگی۔''

اِس کتاب کے اندر زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے کیا کچھ جواہر پارے پوشیدہ ہیں وہ قارئین باتمکین پر مخفی نہ ہوگا۔ اور پھر یہ شرف بھی کیسا عظیم شرف ہے!، نہ اِس سے بڑھ کر کسی سعادت کا تصور ہوسکتا ہے!!، اور نہ ہی اِس سے سربلند کوئی رتبہ!!!۔

اَمرِ واقعہ یہ ہے کہ اِس کتاب کی برکت سے اہلِ صدق وصفا کی مراد بر آئی۔ اَربابِ عشق ومحبت فلاح یاب ہوئے، اور اِس کے ذریعہ انھیں 'یوسفِ گم شدہ' کا پتا چل گیا۔ پھر کیا ہوا! اُن کے حال اَحوال بدلنا شروع ہو گئے، ظاہر و باطن سنور نکھر گئے، اور اُمیدوں کے دیے جل اُٹھے، جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پردۂ خواب پر دیدارِ محبوبِ کردگار سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی فرما دیں۔

کتاب کا پہلا ایڈیشن طبع ہونے کے بعد میں ملک شام کے دورے پر تھا کہ کچھ اَحباب نے آ کر مجھے بتایا کہ اِس کتاب کے فوائد پر عمل پیرا ہونے کے نتیجے میں اللہ جل مجدہ نے انھیں خواب میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت بے بہا سے سرفراز کر دیا ہے۔

ایک مصنف کے لیے اِس سے بڑھ کر شرف و اِعزاز اور کیا ہو سکتا ہے! (اگر اُس کی کاوشوں کے نتیجے میں کسی کی آنکھیں 'جلوۂ ماہتابِ نبوت ﷺ کی خیرات پالیں)۔ قابلِ مبارک باد ہیں وہ لوگ جن کے نفس، پاکیزہ اور دل کی دہلیز شفاف ہے؛ کیوں کہ ایسے ہی لوگ نوازے اور سرفراز کیے جاتے ہیں۔

مستزاد یہ کہ بعض اَحباب نے اِس کتاب کو (عالمی زبان) انگریزی میں منتقل کرنے کی مجھ سے اِجازت طلب کی؛ تاکہ اِس سے اِستفادے کا دائرہ مزید وسیع ہو سکے تو ہم نے اِفادۂ عام کی غرض سے اس کی منظوری دے دی، اور نیتوں کا حال اللہ ہی جانتا ہے۔

اب اِس دوسرے ایڈیشن میں ہمیں اِحساس ہوا کہ اِس کتاب کا نام کچھ مختصر ہونا چاہیے تو پھر یہ تجویز پایا:

كيفية الوصول إلى رؤية سيدنا الرسول ﷺ

مقصد صرف اِتنا ہے کہ جس طرح خواص نے اِس کتاب سے بھرپور فائدہ اُٹھایا، یوں ہی عوام بھی اس کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوں، اور دور قریب ہر ایک کے لیے اس سے اِستفادہ عام ہو۔ اور یقینا اس کا فیضان ہر اُس شخص تک پہنچے گا 'جو صاحبِ دل ہے (یعنی غفلت سے دوری اور قلبی بیداری رکھتا ہے) یا کان لگا کر سنتا ہے (یعنی توجہ کو یکسو اور غیر سے منقطع رکھتا ہے) اور وہ (باطنی) مشاہدہ میں ہے (یعنی حسنِ اُلوہیت اور جمالِ نبوت کی تجلیات میں گم رہتا ہے)'۔[1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری باتوں پر گواہ ہے، اور راہِ راست کی ہدایت بس اُسی کی طرف سے ہے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

(۱) سورۂ ق: ۵۰/ ۳۷۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدُ لله ربِّ العٰلمين، والصلوٰة والسَّلام علىٰ من أرسله الله رحمة للعٰلمين، سيدنا محمّد وعلىٰ آله وصحبه أجمعين۔

اے میرے پروردگار! تیری حمد وثنا کا سہارا لے کر تیرے ہی مبارک نام سے آغاز کر رہا ہوں۔۔۔ تجھی سے مدد کا طلب گار ہوں۔۔۔ تیرے ہی محبوب ومکرم رسولِ مقبول ﷺ پر درود وسلام نچھاور کرتا رہتا ہوں۔۔۔ بس تجھی سے ہر خیر اور بھلائی کا اُمیدوار ہوں۔۔۔ تیری ہی رضا وخوشنودی کے لیے (کارزارِ حیات میں) تگ و دو کر رہا ہوں۔۔۔ تیرے کرم کے طفیل حتی المقدور نیکیوں پر عمل پیرا ہوتا چلا آ رہا ہوں۔۔۔ تجھی پر میرا ایمان ہے۔۔۔ اور اگر تو نے چاہ لیا تو میرے لیے عذاب سے اَمان ہے۔۔۔ اگر بھروسہ ہے تو بس تجھ پر ہے۔۔۔ تیری ہی مضبوط رَسی تھام رکھی ہے۔۔۔ تیرے دشمنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔۔۔ تیرے فضل واِحسان کا خواستگار ہوں۔۔۔ تیری ہی رحمت میں مجھے دلچسپی ہے۔۔۔ تیرے عذاب کا خوف دامن گیر رہتا ہے۔

میں نے ہمیشہ صرف تیرا ہی دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ اور تیری ہی بارگاہ میں

حمد و شکر کے ترانے پیش کیے۔۔۔ جو کچھ بھی تجھ سے اُمید و آس رکھی ہمیشہ بھرپور ملی۔۔۔لہٰذا اے میرے پروردگار! آئندہ بھی اپنے فضل و نوال کا یہ سلسلہ میرے لیے قائم و دائم رکھنا۔۔۔بس تو ہی تو ہمارا رب ہے اور کتنا اچھا رب!۔۔۔تو ہی مشکلیں چھانٹنے والا، اور ہر لمحہ بھروسے کے قابل ہے۔

اے میرے مالک و مولا! تجھ سے بس تیرا سوال ہے۔۔۔تجھے تیرے محبوب کا واسطہ! ہم اُن سے اِسی لیے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں کہ تو نے انھیں اپنا محبوب بنایا ہے۔۔۔اور نہ صرف تو اُن پر درود و سلام بھیجتا ہے بلکہ ہمیں بھی تو نے اُن پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہنے کا حکم اپنی آخری آسمانی کتاب میں اُتار دیا ہے۔۔۔اور ایسا کیوں نہ ہو کہ تو نے انھیں اپنے خطاب کی لذت سے مشرف کیا ہے۔۔۔تو وہ تیرے محبوب و مقرب ترین ہوئے۔۔۔جن کے لیے تو نے اپنی بادشاہت کے دروازے کھول دیے۔۔۔رفعتوں کے در کشادہ فرما دیے۔۔۔اور اپنی جناب میں حضوری کا شرف عطا کیا۔۔۔سو وہ بہ ہزار جان تجھ پر نثار ہوئے۔۔۔اور صدق و اخلاصِ نیت کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

پھر تو نے اُن کی ہر حاجت برلائی۔۔۔اُن پر اور اُن کی اُمت پر لطف خاص کا معاملہ کیا۔۔۔اور پھر اُن میں، اور اُن کی آل و اَصحاب و ذریت میں تو نے برکتوں کی نہریں بہا دیں۔۔۔اُن کی کل اُمت کو تو نے شرف و منزلت سے ہمکنار کیا۔۔۔اور پھر اپنے محبوبِ عالی وقار ﷺ کو حسنِ اَخلاق اور اَوصافِ حمیدہ کی خلعت و کرامت سے بہرہ ور کرنے کے بعد اپنی بے پایاں نعمتوں سے بھی مشرف کیا؛ کیوں کہ تیری نگاہ میں اُن کی تعظیم و توقیر اور اِجلال و تکریم بہت زیادہ ہے۔۔۔تیرے مقدس کلام قرآنِ عظیم کے اندر تیرا یہ فرمان موجود ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

(احزاب)

ترجمہ: ”بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ وَّعَدَدَ الْأُلَافِ وَمَلَايِيْنَ الْمَلَايِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الْمَيَامِيْنَ وَالتَّابِعِيْنَ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

کریما، کارسازا، بندہ نوازا، اے رحمٰن و رحیم، اے قدیم الاحسان، اے ذوالفضل والامتنان، اے فتاح و خلاق و منان، اے وہ ذات جس پر زمین و آسمان اور زمان و مکان کی کوئی چیز مخفی نہیں!۔۔۔اے گنہ گاروں سے بخشش و غفران، ناکاروں سے فضل و احسان اور قصورواروں سے عطا و انعام کے ساتھ ملنے والے!۔۔۔تیرا جود و کرم سب پر فائق ہے۔۔۔تیرا فضل سب پر غالب ہے۔۔۔تیرا احسان ہر احسان سے بلند تر ہے۔۔۔اے بندگانِ نیکوکار کو صاحبانِ فضل و عرفان ہونے کی بشارت دینے والے! کہ ہر زمان و مکان میں وہ تیرے مضبوط قلعے میں

محفوظ ہوتے ہیں، اور تو نے شیطان رجیم سے کہا تھا:

ترجمہ: ”میرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن پر تیرا بس نہیں چلنے والا!“[1]

ترجمہ: ”تو یقینا یہ وہی بندگانِ خدا ہیں (جن کی بابت تیرے کلام مقدس میں آتا ہے کہ خدا ے) رحمن کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ 'سلام' کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیام (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (ہمہ وقت حضورِ باری تعالی میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا لے، بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے۔“[2]

قرآن مجید کی سورۂ فرقان کی یہ آیاتِ کریمہ اِنسانوں کو دعوتِ فکر دیتی ہیں؛ لہٰذا اے عقل و شعور رکھنے والے اِنسان! پوری تن دہی کے ساتھ اُن بندگانِ خدا کی تعلیمات و ہدایات پر جادہ پیما ہو جا جنھوں نے محسن اِنسانیت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم کی پیروی میں خود کو فنا کر دیا تھا۔ وہی تو ہمارے آئیڈیل اور نیر تاباں ہیں جنھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کل کائنات کے لیے رحمت سراپا بنا کر مبعوث فرمایا؛ سو ہمیں خود کو

(۱) سورۂ حجر: ۱۴/ ۴۲۔۔۔سورۂ اسراء: ۱۷/ ۶۵۔

(۲) سورۂ فرقان: ۲۵/ ۶۳ تا ۶۵۔

اللہ کے اِس فرمان پر وارد ینا چاہیے:

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَ الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا ؕ﴿۲۱﴾ (سورۂ احزاب:)

ترجمہ: ''فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی اُمید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔''

اگر آپ اِس آیت کریمہ پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ رب العزت نے ہمارا تذکرہ بھی اپنے محبوبِ اقدس علیہ السلام کے اُسوۂ حسنہ کے فوراً بعد فرمایا ہے۔ پھر اگر کوئی تاجدارِ کائنات ﷺ کے نقش قدم کی پیروی ہی نہ کرے، اور آپ کی تعلیمات وہدایات پر جادہ پیما ہی نہ ہو، تو بھلا اُسے ذکر الٰہی کا کیف کہاں نصیب ہونے والا!۔

لہٰذا اس کے معنی ومفہوم کو دل میں بٹھائیں۔۔۔اس کے بحرِ معرفت میں ڈبکیاں لگائیں۔۔۔اور اُس کے نور کا پوشاک زیب تن کر کے اُن لوگوں کی صحبتوں میں آجائیں جو کھلے چھپے ہمہ وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔۔۔اور یہ وہی بخت آور لوگ ہیں جن پر اللہ کا خاص الخاص کرم ہوا۔۔۔اور جن کے دل کے کونوں میں محبت رسول ﷺ کی چاندنی اُتری ہوئی ہے:

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰى ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۳﴾

(سورۂ حجرات: ۴۹/۳)

ترجمہ: ''بے شک جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چن کر خالص کرلیا ہے۔ان ہی کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔''

قوم كرام السجايا أينما جلسوا

يبقى المكان على آثارهم عطرا

ترجمہ: ''یہ ایسے کریم خصلت اور شریف الطبع لوگ ہیں کہ جہاں بیٹھ جائیں وہاں اَنوار و برکات کی برسات ہونے لگتی ہے، اور پھر اُن کی جائے نشست اُن کے بعد بھی ہمیشہ کے لیے معطر ومعنبر ہوجاتی ہے۔''

اِن خوش بختوں نے اپنی ستھری محبت واُلفت کو دیگر محبتوں کی آلائشوں سے پاک کر کے صرف خواجہ کونین ﷺ کے لیے خاص کر دیا، اور وارفتگی عشق میں اس حد تک پہنچ گئے کہ آفتابِ نبوت کی محبت کے آگے اَولاد، والدین، مال ومنال اور دنیا جہان کی ساری محبتوں کے دیے اُن کے نزدیک بالکل بے نور ہو کر رہ

گئے۔اور محبت کی اس انتہا پر پہنچنے کا سبب کوئی اور نہیں محض سرکارِ دوعالم ﷺ کا یہ فرمانِ عظمت نشان بنا تھا:

لَا يُؤۡمِنُ أَحَدُكُمۡ حَتّٰى أَكُوۡنَ أَحَبَّ إِلَيۡهِ مِنۡ نَّفۡسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجۡمَعِيۡنَ۔[1]

ترجمہ: ''تم میں کوئی اُس وقت تک مومن ہو ہی نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان ومال، اولاد ووالدین اور دنیا جہان کے سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں!۔''

تو جب اُن خوش بختوں کی محبت درجۂ کمال کو پہنچ کر دل کے در و بام میں اُتر گئی۔۔۔آداب واَخلاق کی خوشبوؤں میں خود کو رچا بسا لیا۔۔۔ان کے نقش قدم پر بک ٹُٹ چل پڑے۔۔۔ان کے خطاب کی حلاوت کانوں کے اندر اُتار لیا۔۔۔اُن کے سایۂ کرم کے نیچے خود کو چھپالیا۔۔۔اور اُن کے در ِجود پر کھڑے ہوکر فریاد کی؛ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی معرفت کے خزانے اُن کے لیے وا فرمادیے۔۔۔اور پھر صاف وشفاف خدائی پنگھٹ سے سیراب کر کے انھیں اہل یمین میں سے کردیا۔

(۱) صاحب کتاب نے یہاں حدیث کا جو صیغہ 'من نفسہٖ و مالہٖ' کے اِضافے کے ساتھ رقم فرمایا ہے، وہ تو ہمیں اپنے محدود علم کے مطابق ذخائر حدیث میں کہیں نہیں ملا؛ تاہم دو تین حدیثوں کو ملانے کے بعد یہ مفہوم بن جاتا ہے۔اِس تعلق سے مشہور ومعروف حدیث اِن کتب صحاح میں دیکھی جاسکتی ہے: صحیح بخاری: ۱/ ۲۴ حدیث: ۱۴ ۔۔۔ صحیح مسلم: ۱/ ۱۵۶ حدیث: ۶۳ ۔۔۔سنن نسائی: ۱۵/ ۲۱۱ حدیث: ۴۹۲۷ ۔۔۔سنن ابن ماجہ: ۱/ ۷۶ حدیث: ۶۶۔ -چریاکوٹی-

پھر سلسلۂ کرم اور آگے بڑھا، اُن پر قیمتی موتیاں نچھاور ہوئیں۔۔۔ وہ مقامِ بلند پر فائز ہوئے۔۔۔ انھیں فضل و اِنعام کی خیرات ملی۔۔۔ اور پھر سید کائنات ﷺ کی محبت کو اُوڑھنا بچھونا بنالیا۔۔۔ اَب اُن کے شب و روز اور ظاہر و باطن اُسی رنگ محبت میں رنگے نظر آتے، اور یہی اُن کی منزلِ مقصود بن گئی؛ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صلے میں اُن پر وہ بخششیں اور عطائیں کیں کہ جن سے حرف وصوت آشنا نہیں ہوسکتے۔

ڈبکیاں لگانے والے جب اُس بحرِ محمدی میں غوطہ زن ہوئے تو صدف بن کر باہر نکلے۔۔۔ پھر اُن کی زندگی کا بس یہی معمول بن کر رہ گیا کہ اپنے محبوب کی سنہری باتیں سنتے، اور دوسروں کو سناتے پھرتے تھے۔ مبارک ہو ایسے خوش بختوں کو یہ سعادت ارزانی! اِسے اللہ کریم کے فضل کے سوا اور کیا نام دیا جائے! بے شک وہ فضل کرنے والا جس پر جب چاہے اور جتنا چاہے فضل فرمادے، کہ وہ تنہا فضل عظیم کا مالک ہے۔

پھر جب تاجدارِ عرب وعجم ﷺ کے تعلق و نسبت کی جڑیں اُن کے دلوں میں پیوست ہوتی گئیں، اور روحِ محمدی اُن کے وجود میں رچ بس گئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فضل و کرم کے سوغات کے طور پر انھیں پردۂ خواب پر زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفوی سے شادکام فرمادیا۔ اور پھر 'یہ شرف با کمال ملا جس کو مل گیا'۔ ایک عاشق صادق کی اِس سے بڑھ کر نہ کوئی خواہش ہوسکتی ہے اور نہ تمنا!!۔

ایک سچے دردِ عشق رکھنے والے سے پوچھیں تو وہ یہی کہے گا کہ جان و مال بلکہ جہان کی بادشاہت فدا، اگر وہ آمنہ کا لعل جلوہ دکھا جائے، اور اگر وہ محبوب سبحانی اپنا دیدار کرا جائے۔ دنیا کی کسی چیز کو اُن کے بالمقابل نہیں لایا جاسکتا!۔

ایک عاشق اُن کی محبت کے بدلے کائنات کی ہر چیز کو اِشارۂ اَبرو پر قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو سمجھ لیں کہ اُسے معراجِ ایمان کی سند نصیب ہوچکی ہے۔۔۔ اس کا پلڑا بھاری، اس کا دعویٰ دلیل آشنا، اور اس کا مرتبہ ومقام ثریا نشان ہوچکا ہے۔

ظاہر ہے اَب اُس کے معاصرین اُسے للچائی نگاہوں سے نہ دیکھیں تو کیا کریں!، اس کے دوست آشنا اُس کی منزلت پر اَب صرف رشک ہی کرسکتے ہیں!!۔

بخت آور ہے وہ شخص جسے اُس کا یوسف گم شدہ مل گیا، جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں حقیقی معنوں میں ٹھنڈی ہوگئیں۔ کاش! کوئی اِس فرمانِ سعادت نشان پر عمل پیرا ہوکر تو دیکھے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ
نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

ترجمہ: ''تم میں کوئی اُس وقت تک مومن ہو ہی نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان و مال، اولاد و والدین اور دنیا جہان کے سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں!''۔

خواب میں دیدارِ مصطفیٰ - اِک سعادتِ عظمیٰ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب ایسے خوش بختوں کو خواب میں دیدارِ محبوب کردگار علیہ السلام سے مشرف فرماتا ہے تو پھر یہ عروج وکمال کے کس مقام پر ہوتے ہیں اندازہ نہیں کیا جاسکتا!۔ اب وہ پورے اِنہماک و اِتباع اور توجہ وآداب کے ساتھ

درود وسلام کی کثرت کرتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے کہ مولائے کریم کا فضل عظیم جو بنوں پر ہوتا ہے اور وہ خواب میں دیکھنے والی مبارک ہستی کو کھلی آنکھوں دیکھنے کا شرف بھی پاجاتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ جسے یہ سعادتِ عظمیٰ نصیب ہوجائے اُس کے مقدر کی یاوری اور مرتبے کی بلندی کا کیا کہنا!۔

کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ جنھوں نے محنت کی، تو کامیابی ہاتھ لگ گئی۔ فصل لگائی، تو وہ لہلہا اُٹھی، اور وہی کاٹی جو بوئی تھی۔ یقینا اِسے اللہ جل مجدہ کے بے اِنتہا کرم ہی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ جب خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کرنے والوں کے مقام ومرتبہ کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا تو پھر بیداری میں اِس سعادت سے بہرہ ور ہونے والوں کی رفعت ومنزلت کا اندازہ کہاں ہوسکتا ہے!۔ وہ خواب کے پردے پر نظر آئیں پھر بھی تاجدارِ کائنات اور اشرف المرسلین ہیں، (اُن کا خواب عین حقیقت ہوتا ہے)۔ آپ کا بڑا مشہور فرمان ہے:

مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ حَقًّا، فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔[1]

ترجمہ: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے دراصل مجھی کو دیکھا؛
کیوں کہ شیطان کبھی میرا روپ نہیں دھار سکتا!''۔

بالکل سچ فرمایا میرے صادق ومصدوق نبی معصوم علیہ السلام نے۔ اس کے بعد پھر آقائے کریم ﷺ نے ہمیں یہ بشارت سنائی:

(۱) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۳/۲۵۶۔۔۔ کنز العمال: ۱۵/ ۳۸۳ حدیث: ۴۱۴۸۱۔۔۔ موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/۲۶۶۴۴۶ حدیث: ۲۶۶۲۰۶۔

مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ، أَوْ فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي۔[1]

ترجمہ: ’’جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھنے (کی سعادت حاصل کرے) گا - یا - (خواب میں دیکھنا ایسے ہی ہے) گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھ لیا، اور شیطان کبھی میری شکل نہیں بنا سکتا!۔‘‘

اِس حدیث کی شرح وغیرہ آگے ایک خاص باب کے تحت آئے گی - اِن شاء اللہ -

آمدم بر سرِ مطلب

اَز اں بعد میرے بہت سے دوست اَحباب نے مجھ سے کچھ ایسے فوائد ووظائف مرتب کرنے کا مطالبہ کیا جن کی روشنی میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت بے بہا اُن کے لیے ممکن الحصول ہوجائے؛ کیوں کہ اُن کے گمان میں میں اِس میدان کا شہسوار ہوں، یا اُن لوگوں میں سے ہوں جن کی (علمیت وقابلیت کی) طرف اُنگلیوں سے اِشارے کیے جاتے ہیں؛ حالاں کہ میں کیا اور میری حیثیت کیا!۔ میں کسی

(۱) صحیح بخاری: ۲۱/ ۳۴۹ حدیث: ۶۴۷۸ ۔۔۔ صحیح مسلم: ۱۱/۳۶۱ حدیث: ۴۲۰۷ ۔۔۔ سنن ابوداؤد: ۱۳/۲۱۱ حدیث: ۴۳۶۹ ۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۴۶/۹۹ حدیث: ۲۱۵۵۸ ۔۔۔ دارمی: ۶/ ۳۸۲ حدیث: ۲۱۹۴۔

طور خود کو اِس کا اہل نہیں پاتا کہ اِس راہ کی صحرانوردی کروں؛ لیکن اُن کے پیہم اِصرار، دیرینہ محبت اور حسن ظن کو دیکھتے ہوئے (اَب کچھ نہ کچھ لکھ ہی دینا چاہیے)۔

والمرء ان یعتقد شیئا فلیس کما
یظنه لم یخب واللّٰه یعطیه

ترجمہ: ’’اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں کوئی گمان رکھے، اور وہ اُس کی اہلیت نہ رکھتا ہو تو وہ نامراد نہیں ہونے پاتا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی رحمت سے اُس شخص کو اُس کا اَہل کر دیتا ہے۔‘‘

چنانچہ جب میں نے اُن کے صدقِ ارادہ، اور اِخلاصِ نیت پر نگاہ کی تو کچھ کر گزرنے کا عزم لے کر اُٹھ کھڑا ہوا، اِس اُمید پر کہ میرے دینی بھائی، عزیز ہمدم، اور مخلص دوست مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

ہمارا اپنا کوئی رشتہ ناطہ نہیں بلکہ جو کچھ ہے سب نسبت محمدی کی برکات ہے، اور - اِن شاء اللہ - مجھے اِس نسبت سے یقین کامل ہے کہ مجھے منزل مقصود نصیب ہوگی، اور میری یہ عاجزانہ کوشش ٹھکانے لگے گی۔ اللہ ہمارے لیے بس ہے، اور کیا ہی اچھا کارساز۔ وہی توفیق دینے والا، اور ہدایت کی راہ پر لگانے والا ہے۔

وصلی اللّٰه علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آله وصحبه وسلم۔

اللہ کی توفیق اور اس کی مدد سے اب یہاں سے اَصل کتاب شروع ہورہی ہے۔

اچھے خواب کے لیے کچھ لوازمات

اس سلسلے میں جو چیز ہر صاحب ایمان کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ آداب واَطوار، کردار وگفتار، اَخلاق وصفات اورحسن سیرت ومعاملات میں اِس اِنسانِ کامل محمد عربی ﷺ کی بھرپور اِتباع وپیروی کی جائے۔ اُن کی حیاتِ طیبہ کے مختلف گوشوں کو زیر مطالعہ رکھا جائے، اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ آپ نے اہل وعیال کے ساتھ کیسے وقت گزارا ہے۔ صحابۂ کرام کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے تھے، اور دیگر متعلقین ورفقا کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا ہوا کرتا تھا۔

مختصر یہ کہ کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ ﷺ کو دانتوں تلے دبا لیا جائے، اور اپنی پوری زندگی کو اسی سنہرے رنگ میں رنگ دینے کی جی توڑ کوشش جاری رکھی جائے تو اُس خوش نصیب کے دونوں جہان روشن ہو اُٹھتے ہیں جو اِن دونوں کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے، اور زندگی کے کسی موڑ پر راہِ راست سے پھسلنے نہیں پاتا۔

آقاے کریم ﷺ نے اسی سچائی کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

تَرَكْتُ فِيكُمْ اثْنَتَيْنِ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا مِنْ بَعْدِيْ أَبَدًا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ۔[1]

(۱) مستدرک حاکم: ۱/ ۳۰۷ حدیث: ۲۹۱ ۔۔۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۱۰/ ۱۱۴ ۔۔۔ سنن دار قطنی: ۱۰/ ۴۰۷ حدیث: ۴۶۶۵ ۔۔۔ کنز العمال: ۱/ ۱۷۳ حدیث: ۸۷۵ ۔۔۔ موسوعۃ اطراف الحدیث، رقم حدیث: ۸۱۱۷۹؛ مگر ان کتابوں میں سے کسی میں اثنتیں کا لفظ نہیں آیا بلکہ کہیں شیئیں اور کہیں ثقلین کا لفظ وارد ہوا ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔ - چریاکوٹی -

ترجمہ: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک ان کے دامن سے وابستہ رہوگے میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے: قرآن اور میری سنت۔“

پھر اس اِتباع کے نتیجے میں اِنسان کو دنیا و آخرت کے بہت سے فوائد وثمرات نصیب ہوتے ہیں، اور بہت سے آفاق روشن ہوتے ہیں جن کے روزن سے وہ پھیلتے انوار اور چمکتے ستاروں کا مشاہدہ کرلیتا ہے، اور یہی دراصل ہر سعادت وفضلیت کا منبع ہوتا ہے۔

قرآن وسنت کی کامل اِتباع سے سرکارِ دوعالم ﷺ کے نقش قدم پر گامزن رہنے کی توفیق ارزانی ہوتی ہے۔ اور پھر آپ کی مکمل تابعداری قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا حوصلہ عطا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں اُسے دنیا وآخرت کی سعادت وفلاح نصیب ہوتی ہے، پھر یہ سعادت' دوقدم آگے بڑھ کر دیدارِ مصطفیٰ کی راہ ہموار کردیتی ہے۔

پھر جب دیدارِ یار کی سعادت میسر آجائے تو تعلق بالمصطفیٰ کی جڑیں عاشق کے قلب وشعور میں پیوست ہونا شروع ہوجاتی ہیں، پھر وہ سفر حضر جہاں کہیں ہو اُسی دھن میں رہتا ہے، نقش کف ِپائے محمدی کی تلاش اُس کا مقصود بن جاتا ہے اور اسی سفر میں خود کو فنا کردینے کو اپنی زندگی کی معراج سمجھتا ہے۔

آفریں ہے ایسا تعلق اور لگاؤ پیدا کرلینے والے پر؛ کیوں کہ اس تعلق کے بعد پھر وہ اُس کی صفات وخصائل کا پیراہن اپنے وجود پر چڑھانے کی کوشش کرتا ہے، اور جب یہ رنگ بھی چڑھ جائے پھر وہ اپنی حقیقی مراد پانے میں کامیاب

ہوجاتا ہے۔

اے عاشقانِ مصطفیٰ! یہ اس کے مراحلِ شوق ہیں۔ یاد رکھیں ایک طالب ومحب کے لیے تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت ہر سعادت کا نچوڑ، اور کائنات کے اعلیٰ ترین رتبہ ومنصب سے کہیں بڑھ کر ہے!۔

صحیح بخاری، کتاب المناقب کے باب علامۃ النبوۃ: ۶/ ۶۰۴ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَلَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ ۔[1]

ترجمہ: ”تم پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ تم میں سے ایک آدمی کو میرا دیکھنا اسے اپنی اولاد اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔“

بالکل سچ فرمایا آپ نے اے شاہِ دوعالم رحمت عالم نورمجسم صلی اللہ علیک وسلم!۔

محبت کے قرینے

برادرانِ گرامی! محبت کی بہت ساری شرطوں میں سے کچھ یہ ہیں: حسب اِستطاعت کامل اِستقامت واِتباع، سنت طریقے پر جملہ فرائض اِلٰہیہ کی اَدائیگی کے ساتھ اللہ کی مرضی وخوشنودی کا حصول، سچی نیت، عظیم مقصد، اورمنہاجِ نبوت کے

(۱) صحیح بخاری: ۱۱/ ۴۲۳ حدیث: ۳۳۲۲۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۱۹/ ۴۶۱ حدیث: ۹۴۱۸۔۔۔ کنزالعمال: ۱۴/ ۲۰۵ حدیث: ۳۸۴۰۴۔۔۔ مسند جامع: ۵/ ۴۵ حدیث: ۶ ۱۴۷۷۔

مطابق عمل۔ اور صدقِ نیت کے ساتھ تقویٰ واِستقامت دراصل ہر عمل کی جان ہیں۔

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ (سورۂ جن)

ترجمہ: ”اور یہ (وحی بھی میرے پاس آئی ہے) کہ اگر وہ طریقت (راہِ حق، طریق ذِکر اِلٰہی) پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے۔“

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ (سورۂ حم سجدہ، ۳۰ تا ۳۲)

ترجمہ: ”بے شک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اس پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو ان پر فرشتے اُترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں

(بھی) تمہارے دوست اور مددگار ہیں اور آخرت میں (بھی)، اور تمہارے لیے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو۔ (یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔"

اِن آیتوں پر کچھ دیر کے لیے رُک کر غوروفکر فرمائیں۔ ذرا یہ ارشادِ باری تو دیکھیں:

نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓـؤُکُمۡ۔

ترجمہ: "ہم تمہارے دوست اور مددگار ہیں۔"

تو جب کوئی بندہ اس مقام پر پہنچ جائے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے اپنا دوست منتخب کرلے، تو پھر اس کی خوش بختی اور فیروز مندی کا کیا عالم ہوگا! اور پھر وہ کسی سے کیوں ڈرنے لگے!، سو اَب تو وہ کسی پر ظلم اور کسی کی توہین کا تصور بھی نہیں کرسکتا!۔

اور پھر یہ آیت کریمہ صرف دنیا ہی میں ولایت الٰہی کے بیان پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ آخرت میں بھی -اللہ نے چاہا تو- اس کی ولایت کی دھوم ہوگی!۔ اس سے بڑھ کر حمایت اور مراعات و اِنعامات کسی بندے کے لیے کیا ہوسکتے ہیں!۔

و إذا العناية أدركتك عيونها
نم فالمخاوف كلهن أمان

ترجمہ: "جب فضل وعنایت تجھ پر مہربان اور سائبان ہوجائے، پھر تجھے ہر قسم کے خوف وخطر سے بے نیاز ہوکر بالکل چین کی نیند سونا

چاہیے۔"

اِتباعِ کامل کے تین فائدے

اِتباع کے تین بڑے زبردست فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی اِقتدا نصیب ہوتی ہے۔ دوسرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت اُس پر سایہ فگن ہوجاتی ہے۔ تیسرے گناہوں کی بخشش کا سامان ہوجاتا ہے۔ قرآن مجید کی اِس آیت کریمہ میں یہی فلسفہ بیان ہوا ہے:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۱﴾ (سورۂ آل عمران)

ترجمہ: "(اے حبیب!) آپ فرمادیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرمادے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔"

بِقَوۡمٍ یُّحِبُّہُمۡ وَ یُحِبُّوۡنَہٗۤ ۙ (سورۂ مائدہ: ۵۴)

ترجمہ: "۔۔۔ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔"

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ

خَشِیَ رَبَّہٗ ﴿۸﴾ (سورۂ بینہ)

ترجمہ: "۔۔۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں، یہ (مقام) اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔"

یہ مقام دراصل اُس کا مقدر بنتا ہے جس کے دل میں خوفِ الٰہی نے گھر کرلیا ہو، جو ہمہ وقت مراقبہ اِلٰہیہ میں غرق رہتا ہو، اور جس کے تحت الشعور میں یہ راسخ ہوچلا ہو کہ وہ مالک ومولا نہ صرف جملہ معاملات کی باریکیوں سے بھی واقف ہے، بلکہ مخفی اور پوشیدہ ترین اُمور پر بھی آگاہی رکھتا ہے۔

جب کسی بندے کے اندر یہ اِحساس جڑ پکڑ جائے تو وہ مرتبہ 'اِحسان' پر فائز ہوجاتا ہے۔ پھر اس کی بندگی کا رنگ یوں ہوتا ہے کہ جیسے دورانِ عبادت وہ خالق مطلق کا مشاہدہ کر رہا ہے؛ ورنہ یہ ضرور سوچتا ہے کہ وہ رب سبحانہ وتعالیٰ ہمہ وقت مجھے دیکھ رہا ہے۔

پھر جب حقیقی معنوں میں اُسے مقام اِحسان حاصل ہوجاتا ہے، تو رحمٰن کا فضل واحسان اُس پر ساون بن کر برستا ہے، اس کے دل میں سکون وطمانیت کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے، اور شیطان مردود اُسے دیکھ کر کوسوں دور بھاگتا ہے۔ 'بے شک حق ہے کہ رحمٰن کے کچھ بندوں پر اُس کا ایک ذرا بس نہیں چلتا!'۔

محبتِ مصطفیٰ ہر سعادت کی کلید ہے

جملہ سعادتیں' محبت رسول ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں۔ (اس سے

ہٹ کر کسی سعادت و شرف کا کوئی تصور نہیں کیا جاسکتا!) کسی شاعر نے کتنی پیاری بات کہی ہے۔

فاتباع النبی أکمل حب

للنبی مغزاہ حاء وباء

ترجمہ: ''سب سے کامل محبت کا راز نبی کی اِتباع میں پنہاں ہے، جس کا مغز و نچوڑ حرفِ حا، با ہے، (یعنی حب)۔''

یہی تو ہمارے حبیبِ مکرم، اور مقصودِ اعظم ﷺ ہیں۔

ھو المقصود فی الدنیا

وفی الأخریٰ فلا تعنی

ترجمہ: ''دنیا و آخرت ہر جگہ مقصود و مراد انہی کی ذاتِ گرامی ہے؛ لہٰذا اِن سے بے نیاز ہوجانے کی کبھی بھول نہ کر بیٹھنا!۔''

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا!

ہے 'خلیل اللہ' کو حاجت رسول اللہ کی

بھری کائنات میں حضور فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہی ایک ایسی ہستی ہیں جن کی خلقت و اَخلاق دونوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر اعتبار سے کامل و اکمل بنایا ہے۔ آپ کے اَوصاف و کردار کی کیا تعریف ہو!، یوں کہہ لیں کہ وہ بس لاجواب اور اپنی نظیر آپ ہیں۔ اللہ بھلا کرے حبیب علی بن محمد حبشی کا جو اپنے میلاد نامے میں ابن فارض عمر بن ابوالحسن کے اَشعار نقل کرتے ہوئے بڑی خوبصورت بات کہہ گئے

ہیں:

کملت محاسنہ فلو أھدی السنا

للبدر عند تمامہ لم یخسف

و علیٰ تفنن واصفیہ بحسنہ

یفنی الزمان و فیہ ما لم یوصف

ترجمہ: ''اُن کے محاسن و کمالات سرتاپا مکمل ہی مکمل ہیں۔ اگر انھوں نے بدرِ کامل کو اپنا نور عطا فرمایا ہوتا تو چاند کو کبھی گہن نہ لگتا۔ یوں ہی ان کے حسن و جمال کی مختلف پیرایوں میں تعریف و توصیف کرنے والا رہتی دنیا تک بھی کماحقہ اُن کی توصیف کا حق اَدا نہ کرسکے گا!؛ (کیوں کہ کچھ نہ کچھ اوصاف ایسے ضرور رہ جائیں گے جو اس کی حدِ توصیف سے بالا تر ہوں گے۔)''

اللہ برکت عطا کرے، دیبعی نے بھی اپنے مولود میں بڑی عمدہ فکر پیش کی ہے، کہتے ہیں:

''اُس مقدس ذات کی مزید تعریف و توصیف اور کیا ہوسکتی ہے جس کا مداح خود قرآن کریم ہو!۔ توریت و زبور اور انجیل و فرقان کے اندر بھی اُن کے فضل و کمال کے زمزمے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے اِعزازِ دیدار اور شرفِ ہم کلامی دونوں سے انھیں نوازا۔ نیز اُن کے نام پاک کو اپنے اسم مقدس کے

ساتھ ملا لیا تاکہ اُن کے مقام و مرتبہ کا اِظہار ہو، اور انھیں کل کائنات کے لیے رحمت و نور بنا کر مبعوث فرمایا گیا تو پھر بھلا اُن کے میلاد کے وقت دلوں کے اندر کیف و سرور کا سماں کیوں نہ ہو! اور لوگ رنگ و نور میں نہا نہا کیوں نہ جائیں!!۔''

یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے، اور سرکارِ دوعالم ﷺ کا نور ہر جگہ چمکتا دمکتا دکھائی پڑتا ہے۔ وہ ہر فضیلت کے جامع ہیں۔ اس رنگ محمدی کے آگے سارے رنگ پھیکے ہیں۔ آپ کی رحمت و نور سے دور و قریب ہر شخص نے حصہ پایا۔ اگر آپ کی مدح و توصیف میں اور کچھ بھی نازل نہ ہوتا تو بس یہ آیت کریمہ آپ کی عزت و وجاہت کے اِظہار کے لیے کافی تھی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ (سورۂ مائدہ: ۱۵ تا ۱۶)

ترجمہ: ''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آگیا ہے، اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)۔ اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔''

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ انھیں 'نور' کہہ کے یاد فرمارہا ہے، اور اس نے خود ہی اُن کی تخلیق فرمائی، اور انھیں رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے، تو اب اس کے بعد (آپ کی توصیف و ثنا میں) کوئی شعر کہنے کی کیا گنجائش باقی رہتی ہے؟ (فیض الانوار فی سیرۃ

النبی المختار' میں اس مفہوم کو یوں نظم کیا گیا ہے:

وماذا يقول المادحون وقد أتى
مديح رسول الله فى محكم الذِكر
و قد قرن الله اسمه مع اسمه
وهل بعد هٰذا الفخر ياصاح من فخر!

ترجمہ: ''شعرا اُن کی مدح وثنا میں کیا کچھ کہہ سکتے ہیں؟ جب کہ قرآنِ مقدس اُن کی مدح وتوصیف کرتا نظر آتا ہے۔
اللہ رب العزت نے اُن کے نام کو اپنے اسم پاک کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ تواے شور بپا کرنے والو! کیا اِس فخر واِعزاز کے بعد بھی کسی فخر کی گنجائش ہے!۔''

والدِ گرامی -قدس سرہ العزیز- نے بھی بڑی پتے کی بات کہی ہے:

ترجمہ: ''رحمت عالم ﷺ کی مدح وتوصیف میں ہر قول معتبر ہے، اور اس کے سوا جو کچھ ہے فضول ہے۔
مخلوق کی مدحِ پیغمبر بھلاکس شمار وقطار میں آئے، جب کہ قرآنِ عظیم کی آیتیں اُن کی تائید وتوصیف کرتی نظر آرہی ہیں۔
ہم نے بھی نعت پیغمبر لکھنے کے لیے کچھ پھول چنے ہیں؛ لیکن زبان کی گرہیں بندھتی چلی جارہی ہیں۔
اگر کوئی میدانِ نعت کے شہسواروں کا پتا لگانا شروع کردے تو نسلاً بعد نسل اس کا شمار کرنا مشکل ہوگا۔

سچی بات یہ ہے کہ اپنی نظموں سے میں محمد عربی کی توصیف کا کوئی حق ادا نہیں کرسکا ہوں، ہاں! اُن کے ذکر کی بدولت میری نظمیں معتبر ہوگئی ہیں۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُن پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے؛ بلاشبہہ وہ اس کے نور ہیں۔ حبیب علی بن محمد حبشی نے ایک مصرعے میں اُن کے 'نور' ہونے کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے:

هو النور يهدى الحائرين ضياؤه

ترجمہ: ''وہ ایک ایسا 'نور' ہیں جس کی روشنی گم گشتگانِ راہ کو منزلِ ہدایت سے ہمکنار کرتی رہتی ہے۔''

یارسول اللہ! آپ ہی تو رؤف ورحیم ہیں، اللہ نے آپ کا مقام کتنا بلند کردیا ہے!۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (سورۂ توبہ)

ترجمہ: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف ومشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب وآرزو مند رہتے ہیں (اور)

مؤمنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق، بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔''

حق تو یہ ہے کہ اُن کا وصف اور بڑائی بیان کرنے والے کرتے رہیں، مدح وثنا کے گل نچھاور کرنے والے کرتے رہیں، اور اہل زبان اُن کے اَوصافِ حمیدہ کا لاکھ بیان کرتے رہیں؛ مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں جو مقامات واَسرار، اور امداد واَنوار سے سرفراز فرمایا ہے شاید وہ اس کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکیں۔ ذرا اِن اِرشاداتِ باری پر تو غور کریں:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ (سورۂ قلم)

ترجمہ: ''اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متصف ہیں)۔''

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ (سورۂ حجر)

ترجمہ: ''(اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمر مبارک کی قسم! بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔''

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۂ احزاب:۶)

ترجمہ: ''یہ نبی (مکرم) مؤمنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب (اور حقدار) ہیں۔''

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (سورۂ حجرات:۲)

ترجمہ: ’’اپنی آوازوں کو نبی (کریم ﷺ) کی آواز سے بلند نہ کرنا۔‘‘

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ (سورۂ احزاب:۴۰)

ترجمہ: ’’محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔‘‘

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ (سورۂ انفال:۳۳)

ترجمہ: ’’اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ان پر عذاب فرمائے درآں حالے کہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں۔‘‘

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (سورۂ فتح:۱۰)

ترجمہ: ’’(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔‘‘

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (سورۂ حجرات:۷)

ترجمہ: ’’اور جان لو کہ تم میں رسول اللہ (ﷺ) موجود ہیں۔‘‘

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (سورۂ توبہ:۱۲۸)

ترجمہ: ’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔‘‘

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ (سورۂ احزاب:۴۵ تا ۴۶)

ترجمہ: ’’اے نبی (مکرم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منور کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)۔‘‘

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ (سورۂ فتح:۱)

ترجمہ: ’’(اے حبیبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدو جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے)۔‘‘

وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ (سورۂ نساء:۱۱۳)

ترجمہ: ’’اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔‘‘

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

(سورۂ احزاب:۵۶)

ترجمہ: ’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔‘‘

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیه وعلیٰ آله وأصحابه وذریته وأتباعه۔۔۔

اِس قسم کی بہت سی آیتیں قرآن مجید کے اندر موجود ہیں، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ پورا کا پورا قرآن ہی مدح وتوصیف پیغمبر میں نازل ہوا ہے، اور ہر آیت مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی شان میں نعت معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اَخلاقِ محمدی کی بابت اِستفسار ہوا تو آپ نے فرمایا تھا:

’اُن کا اَخلاق قرآن تھا‘۔[1]

---

(۱) عوارف المعارف میں ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ’آپ کا خلق قرآن تھا‘ میں اخلاقِ ربانیہ کی طرف ایک لطیف اِشارہ ہے۔ اُم المومنین نے بارگاہِ ربوبیت میں یہ کہنے سے حیا محسوس کی کہ ’رحمۃ للعالمین ﷺ‘ احکم الحاکمین عزوجل کے اَخلاق سے متصف تھے‘۔ تو آپ نے اپنے فرمان: ’کان خلقه القرآن‘ سے یہ معنی مراد لیا تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جلالت سے حیا بھی برقرار رہے اور اس لطیف کلام کے ذریعہ حقیقت سے پردہ بھی اُٹھ جائے۔ اور یہ فرمان‘ ام المومنین کی اِنتہائی عقلمندی اور با اَدب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح قرآنِ کریم کے معانی کی کوئی انتہا نہیں اسی طرح خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کے اَخلاقِ عظیمہ پر دلالت کرنے والے اَوصاف کی بھی کوئی حد نہیں؛ کیوں کہ تمام اَحوال میں تاجدارِ کون ومکاں ﷺ کے عمدہ اَخلاق اور اچھی عادات کی نئی جھلک سامنے آتی ہے۔ (عوارف المعارف:۱۳۸ بحوالہ حدیقہ ندیہ:۱۷۹، ۱۸۰)

-چریاکوٹی-

سرورِ دوعالم ﷺ بڑے ہی اَدب شناس و اَدب نواز تھے۔ سخاوت وبردباری اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اور رحم وکرم اور نرمی وشفقت میں وہ اپنی نظیر آپ تھے۔ جب صحابۂ کرام نے آپ کی اِن صفاتِ حمیدہ اور آدابِ وافرہ کو دیکھا توبے ساختہ پوچھ پڑے، یارسول اللہ! ہم آپ کے اندر حسن اَدب کا ایک گلشن آباد دیکھتے ہیں، (یہ کہاں سے آگئے؟)۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا:

أدبني ربي فأحسن تأديبي ۔[1]

ترجمہ: ”میرے رب نے مجھے اَدب سکھایا، تو میرے اَدب کو بہت اچھا کردیا۔“

صلوٰۃ وسلام ہو اُس میر کاروانِ نبوت اور اُن کی آل واَصحاب و ذرّیت پر۔ بلاشبہہ وہ جانِ ہدایت بھی ہیں، اور راہِ راست پر لگانے والے بھی۔

یہ ہم پر فرض کے درجے میں ہے کہ ہم اُس مالک ومولا کے حضور سجدۂ شکر کا خراج پیش کریں جس نے ہمیں اُن کی اُمت میں ہونے کا شرف بخشا۔ دعا ہے کہ پروردگارِ عالم ہمیں اُن کی ملت ہی پر قائم و دائم رکھے، اُن کی سنتوں کو زندہ کرنے کی ہمت وجرأت دے، اُن کے آدابِ جمیلہ واَخلاقِ حمیدہ کے رنگ میں رنگنے کی توفیق مرحمت کرے، اور ان کا اُسوہ وسیرت اپنانے، نیز سوتے جاگتے اُن کے چہرۂ والضحیٰ کا دیدارِ مشک بار کرنے کی سعادت اَرزانی فرمائے۔ اور اللہ کے لیے ایسا کردینا کچھ مشکل نہیں۔

(۱) کنز العمال، متقی الہندی: ۱۱/۴۰۶ حدیث: ۳۱۸۹۵ ۔۔۔ الدرر المنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ: ۱/۱۔

الحمدللہ! ہمیں اِس میدان میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوئی، اور دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سعادت سے ہماری آنکھیں روشن ہوچکی ہیں۔ رسولوں میں سب سے عظیم وکریم رسول ﷺ کی اُمت میں ہونے کا کیا خوب فیضان ہے کہ ہم ساری اُمتوں میں سب سے عظیم وکریم قرار پائے!۔

پاکیزہ زندگی کا تصور

ایک دعویدارِ محبت رسول کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ اپنی زندگی میں اِس نورِ مبین کو تکنے اور اس کا دیدار کرنے کا آرزومند نہ ہو؛ کیوں کہ ہر خوشی اِسی سعادت کے دروازے سے ہوکر گزرتی ہے۔ جسے یہ سعادت نصیب ہوگئی، سمجھ لیں اُس کی دنیا، برزخ اور عقبیٰ سب درخشاں وتابندہ ہوگئی۔ اور پھر اِس سعادت کے حصول کے بعد تاجدارِ اُمم ﷺ کے ساتھ اس کی محبت اِنتہاؤں کو پہنچ جاتی ہے۔

یا عاشق المختار کیف تنام
والنوم مع بعد الحبیب حرام
إن کنت مشتاقا فھم فی حبه
تبدو لک الخیرات والإنعام

ترجمہ: ”اے مختارِ کائنات ﷺ کے عشق کا دم بھرنے والے! تجھے نیند کیسے آجاتی ہے؛ حالاں کہ محبوب کی جدائی میں تو نیند حرام ہوجایا کرتی ہے!۔“

اگر تو صحیح معنوں میں اُن کے جمال ووصال کا مشتاق ہے تو اُن کے عشق میں فنا ہوجا، پھر دیکھ تجھ پر کیسے کیسے انعام ہوتے ہیں اور تجھے کیا کیا سرفرازیاں ملتی ہیں۔

کسی کی زندگی اس وقت تک خوشگوار اور پاکیزہ نہیں ہوسکتی جب تک اس کی سانسوں سے ذکرِ رسول کی مہک نہ پھوٹے، اُن کے لیے دل نہ تڑپے، اور شوقِ فراواں بے قرار نہ کرے؛ لہٰذا جب اُن کا ذکر چھڑ پڑے تو درودوں کے گجرے اُن کی بارگاہ میں پیش کرنا نہ بھول جانا؛ کیوں کہ اس سے سینے ٹھنڈے، دل پرسکون، ضمیر پرکیف، اور اَحوال خوشگوار ہوجاتے ہیں۔

ایک عاشق (عہدِ رسالت کی) اُس بے جان سی ٹہنی کی کیفیت کو کیوں ذہن میں نہیں لاتا جو فراقِ رسول ﷺ میں سسکیاں لینے لگی؛ تو کیا ایک مومن اس سے بھی گیا گزرا ہے! حالاں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تو اسے بہت سوں پر فضیلت وشرف بخشا ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ (سورۂ اسرا: ۷۰)

ترجمہ: ”اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے۔“

یہ بات دل کی تختی پر نوٹ کرلیں کہ رسولِ امین ﷺ ہماری اس دنیا سے کسی بھی لمحہ بے خبر نہیں، انھیں پل پل کی خبر ہے، اور آفتابِ نبوت ﷺ کی کرنیں ہمہ وقت ہمیں اپنے حصار میں لیے ہوئے ہیں۔ جب وہ نہ تھے تو کیا تھا؟ اور اگر وہ نہ ہوں گے تو پھر کیا ہوگا؟ وہی تو جانِ کائنات، بلکہ ماحصل کل موجودات ہیں۔ وہی تو بنی نوعِ انسان کے سرور، مالک حوضِ کوثر اور شفیع روزِ محشر ہیں۔

تاجدارِ کائنات ﷺ ہی تو وہ سب سے پہلے نور ہیں جس کو اللہ نے سب سے پہلے خلق کیا، اور پھر اس سے زمینی وآسمانی کائنات کی تخلیق عمل میں آئی۔ تو بھلا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ سردارِ کائنات ہو کر کائنات سے کسی لمحہ چھپ جائیں۔

عقیدہ سلامت ہو تو دیکھنے والی آنکھیں اُنھیں ڈھونڈ ہی لیتی ہیں، اور پہچاننے والے دل حسب اِستعداد دور ہی سے اُنھیں پہچان لیتے ہیں؛ بلکہ تعلق ونسبت کی سرفرازیاں رکھنے والے تو اس مقام پر بھی جا پہنچے کہ علی الاعلان کہتے پھرتے تھے:

لو غاب عني رسول الله ﷺ ما عددت نفسي من المؤمنين۔

ترجمہ: ''اگر باعث تخلیق کائنات فخر موجودات ﷺ (ایک لمحے کے لیے بھی) میری نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں تو اس لمحہ میں خود کو اہل ایمان میں سے نہ سمجھوں۔''

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸ (سورۂ بینہ: ۸)

ترجمہ: ''اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اُس سے راضی ہیں، یہ (مقام) اُس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔''

دیدارِ مصطفیٰ کے فوائد وبرکات

صاحب مفاتیح المفاتیح فرماتے ہیں کہ جس نے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ

ﷺ کی سعادت پائی، تو سمجھیں کہ یہ اُس کے خاتمہ بالخیر کی کھلی علامت ہے۔ اس کی برکت سے بروزِ محشر اسے شفاعتِ مصطفوی نصیب ہوگی، خلد بریں اُس کی رہائش گاہ بنے گی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نہ صرف اُس کی بلکہ اُس کے والدین کی بھی - اگر وہ مسلمان ہوئے- مغفرت فرما دے گا۔ نیز دیدارِ مصطفیٰ کرنا بارہ مرتبہ ختم قرآن کرنے کے برابر ہے۔ اللہ کریم موت کی سختیاں اُس پر آسان، عذابِ قبر سے اَمان، اور قیامت کی ہولناکیوں سے نجات عطا فرما دے گا۔ ساتھ ہی دنیا وآخرت کی اُس کی جملہ حاجتیں بھی اپنے لطف وکرم سے پوری کر دے گا۔

دیرینہ آرزو

یوں تو ہر انسان اپنے ساتھ آرزوؤں کا ایک جہان رکھتا ہے؛ مگر ایک عاشق رسول جس آرزو کو اپنے دل میں بسائے رکھتا ہے وہ صرف اور صرف دولت دیدارِ مصطفیٰ ہے؛ تاکہ اُس کی برکت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس پر فیوض وانوار کی بارش فرمائے اور سربستہ راز اُس کے لیے منکشف کر دے، پھر وہ صبح وشام رحمتوں کی اُسی رم جھم برسات میں نہاتا رہے، اور نوازشِ مولا پاتا رہے۔ خداوند قدوس اپنی رحمت سے جسے چاہتا ہے ایسے فیضان کے لیے خاص کر لیتا ہے، اور وہ مختار ہے جو چاہے کرے!۔

ترتیب فوائد کی حکمت

اے عاشقانِ خیر الوریٰ! آپ کو یہ جان کر یقینا خوشی ہوگی کہ میں نے اِس

کتاب میں ایسے زبردست قسم کے فوائد اکٹھا کر دیے ہیں جو دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کرانے میں آپ کے معاون ومددگار ہوں گے۔ اِن فوائد کی تعداد کوئی سو سے زیادہ ہے، جنھیں میں نے متعدد معتبر کتب سے جمع کیے ہیں، جب کہ ان میں آپ کو بعض ایسے فوائد بھی ملیں گے جو میں نے اپنے معاصر مشائخ وصالحین اور معتمد اہل فضل وعرفان کی زبان سے سن کر اس میں شامل کیے ہیں۔

گرچہ کتاب کا حجم چھوٹا ہے؛ لیکن اِس میں کیا کچھ پنہاں ہے وہ تو آپ کو مطالعے کے بعد ہی معلوم ہوگا؛ لہٰذا اِس کے مطالعے میں جٹ جائیں، اور اپنی فکر کو مہمیز لگائیں۔ ایسی بشارتیں آپ کو نصیب سے مل رہی ہیں؛ ورنہ اس دور میں بھلا کون کسی کو ایسے اَسرارِ سربستہ کی خبر دینے لگا!۔ اُس سمیع وبصیر کی ذات پر ہمارا پورا بھروسہ ہے جسے ہماری آنکھیں تو دیکھنے سے قاصر ہیں؛ مگر جملہ آنکھیں (اور سارے لوگ) اس کی نگاہ میں ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف فرمانے والا اور پل پل کی خبر رکھنے والا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اُن گراں بہا فوائد کا بیان شروع کریں، اس تعلق سے وارد شدہ صریح آیات اور صحیح اَحادیث کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہیں؛ لہٰذا نصیحتوں کے اِن پھولوں کو دِل کے طاقوں میں سجائیں اور مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد فرمائیں؛ تاکہ کل وہ میری فوز وفلاح کا سامان بن جائیں جب مال واَولاد کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے بجز اس کے کہ جو قلب سلیم لے کر حاضر بارگاہِ اِلٰہ ہوا ہو، اور یقینا یہی دلِ بینا اِنسان کو صراطِ مستقیم پر گامزن رکھتا ہے۔

بقولِ عارفِ مشرق:

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

سچے خوابوں کی حقیقت

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان کی بابت دریافت کیا:

لَهُمُ الْبُشْرٰی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ (سورۂ یونس: ۶۴)

ترجمہ: ''ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت وشفاعت کی-یا- دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)۔''

تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''تو نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ تم سے پہلے میرے کسی اُمتی نے اس کے متعلق نہ پوچھا تھا۔ (تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) اِس سے مراد سچے خواب ہیں جسے ایک شخص خود دیکھتا ہے، یا اُس کے لیے (کسی اور کو) دکھایا جاتا ہے۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص ہے کہ جب کوئی اچھا کام کرتا ہے تو لوگ اُس کی تعریف و توصیف کرنے لگتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''وہ دراصل ایک مومن کا نقد اِنعام ہوتا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آیت کریمہ

لَهُمُ الْبُشْرٰی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ

کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد سچے خواب ہیں جس کے ذریعہ ایک مومن کو بشارت دی جاتی ہے، اور یہ سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں ٹکڑا ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کے تحت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا ہے کہ دنیا میں اِس سے مراد تو سچے خواب ہیں جسے بندہ خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جاتا ہے۔ اور آخرت میں اس سے مراد جنت ہے۔

اور آپ ہی سے ایک روایت یوں بھی آئی ہے کہ آپ نے فرمایا: سچے خواب اللہ کی طرف سے ایک نوید اور بشارت ہوتے ہیں۔

حضرت اُمِ کرز کعبیہ سے مروی کہ میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ۔[1]

(۱) سنن ابن ماجہ: ۱۱/۳۷۰ حدیث: ۳۸۸۶۔۔۔مسند احمد: ۱۱۷/۵۵ حدیث: ۲۵۸۹۰۔۔۔ سنن دارمی: ۶/ ۳۸۰ حدیث: ۲۱۹۳۔۔۔صحیح ابن حبان: ۲۵/ ۱۴۳ حدیث: ۶۱۵۴۔۔۔مشکل الآثار طحاوی: ۵/ ۱۶۳ حدیث: ۱۸۱۲۔۔۔کنز العمال: ۱۵/۳۷۶ حدیث: ۴۱۴۵۳۔۔۔مسند جامع: ۵۳/ ۱۳ حدیث: ۱۷۷۴۲۔۔۔تحفۃ الاشراف: ۱۱/ ۴۱۰ حدیث: ۱۸۳۴۸۔۔۔ روضۃ المحدثین: ۷/۱۷۱ حدیث: ۲۹۴۶۔

ترجمہ: ''سلسلہ نبوت تو بند ہو چکا ہے، البتہ اِلہام و بشارت کا سلسلہ قائم رہے گا۔''

تفسیر ابن کثیر کے صفحہ ۴۳۹ پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لَنْ يَّبْقٰی بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوْا وَ مَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ[1]

ترجمہ: ''میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی، ہاں! بشارتیں ہوتی رہیں گی۔ لوگوں نے پوچھا: یہ بشارتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سچے خواب۔''

خواب میں زیارتِ نبوی حق ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِرشاد فرمایا:

(۱) موطا امام مالک: ۶/ ۲۸ حدیث: ۱۵۰۶۔۔۔کنز العمال: ۱۵/ ۳۶۸ حدیث: ۴۱۴۰۸۔۔۔ صحیح بخاری: ۲۱/ ۳۴۱ حدیث: ۶۴۷۵۔۔۔مشکوٰۃ المصابیح: ۲/ ۵۴۳ حدیث: ۴۶۰۶۔۔۔معجم کبیر طبرانی: ۳/ ۲۹۷ حدیث: ۲۹۷۹۔۔۔شعب الایمان بیہقی: ۱۰/ ۲۶۷ حدیث: ۴۵۶۳۔۔۔شرف اصحاب الحدیث خطیب بغدادی: ۱/ ۲۷۳ حدیث: ۲۲۱۔۔۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۳/ ۲۵۱۔۔۔ کشف الخفاء: ۱/ ۴۱۸ حدیث: ۱۳۴۱۔۔۔مسند جامع: ۵۱/ ۱۷۵ حدیث: ۱۷۰۷۹۔۔۔تحفۃ الاشراف: ۱۱/ ۴۱۰ حدیث: ۱۳۱۶۰۔

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي۔[1]

ترجمہ: ”جس نے مجھے دیکھا، اس نے دراصل مجھے ہی دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میری مثل نہیں بن سکتا!“

حضرت انس ہی سے ایک دوسری روایت یوں آئی ہے کہ رحمت عالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَزَيَّا بِي۔[2]

ترجمہ: ”جس نے مجھے دیکھا، اس نے یقیناً حق کو دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میرے نزدیک نہیں آسکتا!“

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) صحیح بخاری:۲۱/ ۳۴۹ حدیث: ۶۴۷۸۔۔۔صحیح مسلم:۱۱/۳۶۰ حدیث: ۴۲۰۶۔۔۔سنن ترمذی: ۲۳۶/۸ حدیث: ۲۲۰۲۔۔۔سنن ابن ماجہ:۱۱/۳۷۶ حدیث: ۳۸۹۱۔۔۔مسند احمد: ۴۲۱/۱۴ حدیث: ۶۸۷۱۔۔۔مصنف ابن ابی شیبہ:۷/ ۲۳۳ حدیث: ۶۔۔۔مسند ابویعلی موصلی:۷/ ۳۱۱ حدیث: ۳۱۹۷۔

(۲) صحیح بخاری:۲۱/ ۳۵۳ حدیث: ۶۴۸۲۔۔۔ مسند احمد:۲۷۹/۱۵ حدیث: ۷۲۳۸۔۔۔صحیح ابن حبان: ۲۵/ ۱۵۳ حدیث: ۶۱۵۹۔۔۔کنز العمال:۱۵/ ۳۸۳ حدیث: ۴۱۴۸۵۔۔۔مسند جامع: ۱۴/ ۲۹۵ حدیث: ۴۵۶۹۔

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي۔[1]

ترجمہ: ”جس نے مجھے دیکھا، اس نے حقیقت میں حق کو دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میری صورت اختیار نہیں کرسکتا!“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ ’شیطان کبھی میرا روپ نہیں دھار سکتا‘۔

دراصل مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ حق کے مظہر کامل ہیں، تو جو کچھ اُن کے لب ہائے مبارک سے نکلتا ہے، اور سنا جاتا ہے وہ مبنی برحق ہوتا ہے۔

ایک اور مقام پر مزید وضاحت کے ساتھ آقاے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

مَنْ رَآنِي فَإِنِّي أَنَا هُوَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي۔[2]

ترجمہ: ”جس نے مجھے دیکھا، تو بلاشبہہ وہ میں ہی تھا؛ کیوں کہ شیطان کی کیا مجال کہ میرا روپ دھار سکے!“

(۱) صحیح بخاری:۲۱/ ۳۵۳ حدیث: ۶۴۸۲۔۔۔ مسند احمد:۲۷۹/۱۵ حدیث: ۷۲۳۸۔۔۔صحیح ابن حبان: ۲۵/ ۱۵۳ حدیث: ۶۱۵۹۔۔۔کنز العمال:۱۵/ ۳۸۳ حدیث: ۴۱۴۸۵۔۔۔مسند جامع: ۱۴/ ۲۹۵ حدیث: ۴۵۶۹۔

(۲) سنن ترمذی: ۲۴۳/۸ حدیث: ۲۲۰۶۔۔۔ کنز العمال:۳۸۱/۱۵ حدیث: ۴۱۴۷۳۔۔۔مسند جامع: ۴۴/ ۱۱۰ حدیث: ۱۴۴۴۴۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔[1]

ترجمہ: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تو اس نے یقیناً مجھی کو دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آسکتا! نیز مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں ٹکڑا ہوا کرتا ہے۔“[2]

(۱) صحیح بخاری:۲۱/ ۳۵۰ حدیث: ۶۴۷۹۔۔۔سنن ابن ماجہ:۱۱/ ۳۷۷ حدیث: ۳۸۹۲۔۔۔مسند احمد بن حنبل: ۷/ ۴۱۳ حدیث: ۳۳۷۸۔

(۲) علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۸۵۲ھ) حضرت سیدنا حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ مذکورہ حدیث پاک میں نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں سے نبوت کے چھیالیس خصائص مراد ہیں۔ پھر انھوں نے وہ خصائص درج ذیل ترتیب سے بیان فرمائے ہیں:

۱- بغیر کسی واسطے کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کلام کرنا۔

۲- بغیر کلام کے اِلہام، یوں کہ کسی حِس اور اِستدلال کے بغیر اپنے دل میں کسی چیز کا علم پانا۔

۳- فرشتے کے ذریعہ وحی ہونا کہ اسے دیکھ کر اس سے کلام کریں۔

۴- فرشتے کا دل میں کوئی بات ڈالنا اور یہ ایسی وحی ہے جو دل کے ساتھ خاص ہے، سماعت کو اس میں دخل نہیں۔ حضرت سیدنا حلیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کبھی فرشتہ کسی نیک آدمی کے دل میں بھی کوئی بات ڈالتا ہے؛ مگر اس طرح کہ دشمن پر غلبہ کی خواہش دلائے، کسی شے کی رغبت دے اور کسی چیز سے ڈرائے وغیرہ۔ تو اس کے سبب اس نیک آدمی سے شیطانی وسوسہ زائل ہوجاتا ہے، اور یہ اس طرح نہیں ہوتا کہ اس سے احکام، اور وعدہ ووعید کے علم کی نفی ہوجائے؛ کیوں کہ یہ تو نبوت ◀◀

مذکورہ بالا متعدد اَحادیث طیبہ میں شیطان کے ساتھ عدم مماثلت کی جو بات کی گئی ہے اُس کی کئی حکمتیں ہیں، فرمایا کہ 'شیطان میری طرح بن کر نہیں آسکتا!'، وہ میری

◀◀ کے خصائص میں سے ہے۔

۵- عقل کا کامل ہونا کہ اس میں انھیں کوئی عارضہ اَصلاً لاحق نہیں ہوتا۔

۶- باکمال قوتِ حافظہ یہاں تک کہ لمبی سورت یک بارگی سن کر یاد کر لینا کہ پھر اس کا ایک حرف بھی نہ بھولے۔

۷- اجتہاد میں خطا سے محفوظ ہونا۔

۸- عقل وفہم کی غیر معمولی ذہانت ہونا جس کے ذریعہ مسائل کے اِستنباط میں انھیں مہارت ہوتی ہے۔

۹- بصارت کا قوی ہونا حتیٰ کہ زمین کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی چیز دیکھ لینا۔

۱۰- سماعت ایسی مضبوط ہونا کہ زمین کے ایک کنارے کھڑے ہوکر دوسرے کنارے کی آواز کوسن لینا جو دوسرے نہ سن سکیں۔

۱۱- سونگھنے کی غیر معمولی قوت ہونا جیسے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کا بہت دور سے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص لائے جانے پر ان کی خوشبو سونگھ لینے کا واقعہ ہے۔

۱۲- جسم کی بہت زیادہ قوت، حتی کہ تیس راتوں کی مسافت ایک رات میں طے کر لینا۔

۱۳- آسمانوں کی طرف تشریف لے جانا۔

۱۴- گھنٹی کی آواز کی مثل وحی نازل ہونا۔

۱۵- بکریوں کا ان سے کلام کرنا۔

۱۶- نباتات۔

۱۷- درخت کے تنے۔

۱۸- اور پتھروں کا ان سے بات کرنا۔

۱۹- بھیڑیے کے چیخنے کو سمجھنا کہ اس کے لیے کوئی حصہ مقرر کیا جائے۔

۲۰- اونٹ کے بلبلانے کو سمجھنا۔

۲۱- متکلم کو بغیر دیکھے اس کی بات سن لینا۔ ◀◀

شکل نہیں اِختیار کرسکتا، وہ میرا روپ نہیں دھار سکتا!، یعنی اس سے آپ اَندازہ کرسکتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے تمثیل کے لیے جتنی لغتیں اور صیغے بیان ہوسکتے تھے سب

◀ ۲۲- جنات کو دیکھنے پر قادر ہونا۔

۲۳- غائب اَشیا کی مثال 'یعنی نقشہ' ان کے سامنے ظاہر کر دیا جانا جیسا کہ معراج کی صبح بیت المقدس کا نقشہ حضور رحمت عالم ﷺ کے منے کیا گیا۔

۲۴- کسی بھی حادثہ کی وجہ جان لینا جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آقائے کریم ﷺ نے اونٹنی کے بیٹھنے کی وجہ جان لی اور فرمایا تھا کہ 'ابرہہ کے ہاتھی کو روکنے والی ذات نے اسے روک دیا'۔

۲۵- نام سے کام پر استدلال کرنا جیسا کہ سہیل بن عمرو حاضر خدمت ہوا تو ارشاد فرمایا کہ 'اللہ تعالیٰ نے تمہارا معاملہ آسان کر دیا'۔

۲۶- آسمان کی کوئی چیز دیکھ کر زمین پر واقع ہونے والے کام پر استدلال کرنا جیسے ایک بار بادل کو دیکھ کر سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بادل بنوکعب کی مدد کے لیے برس رہا ہے۔

۲۷- پیٹھ پیچھے کے حالات ملاحظہ کر لینا (جیسا کہ دورانِ نماز ایک شخص کو داڑھی سے کھیلتے ہوئے ملاحظہ فرمایا)۔

۲۸- وصال کر جانے والے کے متعلق کسی بات کی اِطلاع دینا جیسا کہ حالت جنابت میں جامِ شہادت نوش کرنے والے صحابی سیدنا حنظلہ کے متعلق خبر دی کہ 'میں دیکھ رہا ہوں کہ ملائکہ اسے غسل دے رہے ہیں'۔

۲۹- کسی شے کے ظہور سے مستقبل کی فتح پر استدلال کرنا جیسا کہ غزوۂ خندق کے دن ہوا۔

۳۰- دنیا میں رہتے ہوئے جنت ودوزخ کا مشاہدہ فرمانا۔

۳۱- فراست 'یعنی ظاہر سے باطن کو جان لینا'۔

۳۲- درخت کا اِطاعت کرنا حتیٰ کہ ایک درخت جڑوں اور ٹہنیوں سمیت ایک جگہ سے دوسری جگہ آیا اور پھر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔

۳۳- ہرن کا قصہ اور اس کا اپنے چھوٹے بچہ کی حاجت کی شکایت رحمت عالم ﷺ سے کرنا۔

۳۴- خواب کی تعبیر ایسی بیان کرنا جس میں خطا کا ذرا سا بھی اِحتمال نہ ہو۔ ◀◀

کے سب بیان فرما دیے۔ گویا شیطان سے عدم مماثلت میں اَب نہ تو کسی شک کی گنجائش رہی، اور نہ ہی کسی شبہے کا اِحتمال، نہ خواب میں اور نہ ہی بیداری میں۔

امام ابن باقلانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اِن حدیثوں کا مفاد یہ ہے کہ آفتابِ نبوت ﷺ کا دیدار وزیارت بالکل سچ اور حق ہے، یہ کبھی بھی وہم یا شیطان کا کرشمہ نہیں ہوسکتا!۔

دیگر محدثین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کے دیدار کی سعادت پائی، اس نے حقیقت میں آپ کو دیکھ لیا۔ اور ایسا مراد لینے میں

◀◀ ۳۵- درخت پر موجود پکی کھجوروں کا اندازہ کر کے بتا دینا کہ 'ان سے اتنے اتنے وزن کے چھوہارے بنیں گے'۔ اور بغیر کمی بیشی کے ویسا ہی وقوع ہونا۔

۳۶- اَحکام کی ہدایت دینا۔

۳۷- دینی ودنیاوی سیاست کی طرف رہنمائی فرمانا۔

۳۸- عالَم کی ہیئت اور اس کی بناوٹ کی طرف ہدایت فرمانا۔

۳۹- اِصلاحِ بدن کے لیے طب کے مختلف طریقوں کی طرف رہنمائی فرمانا۔

۴۰- عبادت کے طریقوں کی طرف رہنمائی کرنا۔

۴۱- نفع بخش صنعتوں کی طرف ہدایت فرمانا۔

۴۲- مستقبل کے حالات پر مطلع ہونا۔

۴۳- گذرے ہوئے حالات کی خبر دینا کہ جن کو نبی غیب داں ﷺ سے پہلے کسی نے بیان نہ کیا تھا۔

۴۴- لوگوں کے رازوں اور پوشیدہ باتوں پر انھیں مطلع کرنا۔

۴۵- اِستدلال کے طریقے سکھانا۔

۴۶- زندگی گزارنے کے سنہرے اُصولوں سے آگاہ فرمانا۔

(فتح الباری شرح بخاری، کتاب التعبیر: ۱۳/ ۳۱۳)- چڑیا کوٹی-

نہ تو کوئی مانع ہے، اور نہ ہی یہ عقلاً محال ہے کہ اِس کو اس کے ظاہر سے پھیرنے کی زحمت کی جائے۔

جہاں تک رہی بات نبی کریم ﷺ کے بسا اوقات اصل حالت میں نظر نہ آنے کی، یا بیک وقت دو یا زیادہ مقامات پر دیکھے جانے کی، تو یہ دراصل دیکھنے والے کے خیال میں اِختلاط کا نتیجہ ہوتا ہے؛ ورنہ ایسا ہونا شاہِ مدینہ ﷺ کی صفات میں سے نہیں ہے؛ کیوں کہ حضور اقدس ﷺ کی ذات دکھائی دی جانے والی حضور اقدس ہی کی ذات ہوگی۔ اس میں ادراک شرط نہیں اور نہ قرب مسافت۔ اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ وہ مدفون ہو یا زمین کے اوپر ہو؛ البتہ اُس کا موجود ہونا ضروری ہے۔

اور حضور رحمت عالم نورِ مجسم ﷺ کے جسم اقدس کے فنا ہونے پر کوئی دلیل ہے ہی نہیں؛ بلکہ بہت سی صحیح اَحادیث میں واضح طور پر یہ موجود ہے کہ نہ صرف سرکارِ دوعالم ﷺ بلکہ دیگر انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اَجسامِ مبارکہ بھی باقی اور محفوظ ہیں؛ بلکہ یہاں تک آیا ہے کہ وہ اپنی قبروں میں نمازیں اَدا کرتے ہیں، اور اُن کے نیک اَعمال اُن کی ظاہری حیات کی طرح بدستور جاری رہتے ہیں۔[1]

بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ - اور اقوالِ علما

شیخ احمد بن حجر ہیثمی مکی کے 'فتاویٰ حدیثیہ' صفحہ ۲۲۵ پر ایک سوال درج ہے کہ کیا بیداری میں زیارتِ نبوی کرنا ممکن ہے؟۔ تو آپ نے اس کے جواب میں

(۱) الذخائر المحمدیہ، سید علوی مالکی: ۱۱۵۔

فرمایا: اہل علم کا اس سلسلے میں اِختلاف ہے، کچھ نے بالکل اِنکار کر دیا ہے؛ جب کہ بعض نے اِسے جائز مانا ہے، اور از روے شرع یہی بات حق و درست معلوم ہوتی ہے۔ ناممکن جاننے والے علما پر کوئی تنقید کیے بغیر اِس کے جواز کی دلیل بخاری کی اس مشہور حدیث سے پکڑی جاسکتی ہے جس میں آقاے کریم ﷺ نے فرمایا:

من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة۔[1]

ترجمہ: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ جلد ہی بیداری میں دیکھنے کا بھی شرف پائے گا۔''

یعنی اپنے سر کی آنکھوں سے بھی مجھے دیکھے گا۔ جب کہ بعض نے کہا کہ اس سے سر نہیں بلکہ دل کی آنکھیں مراد ہیں۔ تاہم اس سے قیامت میں آقا علیہ السلام کی زیارت کو مراد لینا کسی طور درست معلوم نہیں ہوتا۔ جب حدیث میں بیداری کا لفظ مطلق آیا ہے تو پھر اُسے کسی چیز کے ساتھ خاص کرنے کا کیا فائدہ!؛ کیوں کہ بروزِ محشر تو آقا کی ساری اُمت سرِعام اُن کی شانِ محبوبی ملاحظہ کرے گی، خواہ اس نے خواب میں آقا کی زیارت کی ہو یا نہ کی ہو۔

لہٰذا حدیث کی مراد یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھنے والا حسب وعدہ بیداری میں بھی دیدارِ مصطفیٰ سے مشرف ہوگا، خواہ ایک ہی بار؛ تاکہ آقا علیہ السلام کا کیا ہوا وعدۂ مبارکہ سچ ثابت ہو؛ کیوں کہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ وہ وعدہ خلافی

(۱) صحیح بخاری: ۲۱/۳۴۹ حدیث: ۶۴۷۸۔۔۔ صحیح مسلم: ۱۱/۳۶۱ حدیث: ۴۲۰۷۔۔۔ سنن ابوداؤد: ۱۳/۲۱۱ حدیث: ۴۳۶۹۔۔۔ مسند احمد: ۴۶/۹۹ حدیث: ۲۱۵۵۸۔۔۔ معجم کبیر طبرانی: ۱۴/۲۰۷ حدیث: ۱۶۰۱۵۔

فرمائیں۔ عامۃ الناس کے لیے اکثر و بیشتر اس کا وقوع قبل از موت اُس وقت ہوتا ہے جب جان لبوں پر ہوتی ہے، تو طائر روح اُس وقت تک اُس کے قفس جسم سے پرواز نہیں کرتا جب تک کہ وہ اُس وعدے کو پورا ہوتا ہوا نہ دیکھ لے۔

لیکن خواص کا معاملہ اس سے جدا ہے کہ انھیں یہ سعادت اُن کی اہلیت، شوق و رغبت، تعلق و نسبت، اور اتباعِ سنت کے مطابق دم رخصتی سے پہلے عطا کر دی جاتی ہے، اور انھیں رکاوٹ اِنہی مذکورہ چیزوں میں کمی کے باعث ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(اسی سے کچھ ملتی جلتی بڑی دلچسپ بات علامہ سید محمد بن علوی مالکی نے 'ذخائر محمدیہ' میں بھی کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ارشادِ رسالت مآب ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ اس کے بارے میں علما کا خیال ہے کہ یہ دیدار حالت بیداری میں دنیا کے اندر ہی ہوگا، اگرچہ موت کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

جن لوگوں نے بیداری کے دیدار کو آخرت کے دیدار سے تعبیر کیا ہے، اہل علم نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن تو ہر مومن سرکارِ اقدس علیہ السلام کے دیدار سے شرف یاب ہوگا، چاہے اس نے عالم دنیا میں دیدار کیا ہو یا نہ کیا ہو؛ بلکہ کفار و منافق بھی قیامت کے دن نوبہارِ شفاعت ﷺ کو دیکھیں گے، اور آپ کے مقام و مرتبے کو تسلیم کریں گے۔

دنیا میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بعض اہل ایمان کو فراست و بصیرت جیسے کمال سے نواز دیتا ہے اور ان کے دل کو صاف و شفاف بنا دیتا ہے جیسا کہ اللہ

تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ (سورۃ النور، ۳۵)

ترجمہ: ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال (جو نورِ محمدی ﷺ کی شکل میں دنیا میں روشن ہے) اس طاق (نما سینہ اقدس) جیسی ہے جس میں چراغِ (نبوت روشن) ہے؛ (وہ) چراغ، فانوس (قلبِ محمدی صلی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں رکھا ہے۔ (یہ) فانوس (نورِ الٰہی کے پرتو سے اس قدر منور ہے) گویا ایک درخشندہ ستارہ ہے (یہ چراغِ نبوت) جو زیتون کے مبارک درخت سے (یعنی عالمِ قدس کے بابرکت رابطۂ وحی سے یا انبیا و رسل ہی کے مبارک شجرۂ نبوت سے) روشن ہوا ہے نہ (فقط) شرقی ہے اور نہ غربی (بلکہ اپنے فیضِ نور کی وسعت میں عالم گیر ہے)۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تیل (خود ہی) چمک رہا ہے اگرچہ ابھی اسے (وحی ربانی اور معجزاتِ آسمانی کی) آگ نے چھوا بھی نہیں، (وہ) نور کے اوپر نور ہے، (یعنی نورِ

وجود پر نورِ نبوت گویا وہ ذات دوہرے نور کا پیکر ہے)۔“

دراصل یہ تمثیل ہے اُن لوگوں کی جن کے دلوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نورِ ایمان کے علاوہ علوم ومعارف سے بھی منور کر دیا ہے۔ اور یہ تمثیل ہے عارف کے دل، اور اس کے معارف کی، جو کوئی اس طرح کے دل کا مالک ہو وہ درحقیقت حالتِ بیداری میں بھی تاجدارِ کائنات ﷺ کے دیدار کا اہل ہے اور اسی طرح دوسرے غیوب کا بھی۔[1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اس کا اہل بنائے، ہمارے دلوں کو بھی وہ فراست مومنانہ نصیب کرے، اور اس راہ کا مسافر بننے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ بے شک اسے ہر چیز پر کامل قدرت ہے، اور وہ دعائیں بھی قبول فرماتا ہے۔ وہ کتنا اچھا حامی وناصر ہے!۔

وصلی اللّٰہ علی البشیر النذیر، والسراج المنیر وعلیٰ آلہ و صحبہ والتابعین لھم إلی یوم الدین، والحمد للّٰہ رب العٰلمین

خواب - اور علم مکاشفہ کی باریکیاں

امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ 'احیاء علوم الدین' میں فرماتے ہیں:

”ہم جیسے لوگوں کے لیے تو بس ایک دھندلا سا مشاہدہ ہی ممکن

(۱) الذخائر المحمدیہ، سید محمد بن علوی مالکی۔

ہے، اگرچہ یہ بھی نبوی مشاہدہ ہے۔ اور اس سے ہماری مراد خواب ہے جو نبوت کے اَنوار میں سے ایک نور ہے۔ جس کے متعلق سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں ٹکڑا ہوا کرتے ہیں۔“

خواب بھی ایک انکشاف ہے، اور اس وقت ہوتا ہے جب دل سے پردہ ہٹ جاتا ہے۔ اسی لیے صرف اس شخص کے خواب کا اِعتبار ہوتا ہے جو نیک چلن اور راست باز ہو؛ لیکن جو شخص بہت زیادہ جھوٹ بولتا ہے اس کا خواب قابل اِعتبار نہیں ہوتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جس شخص کے معاصی زیادہ ہوتے ہیں اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے، اور وہ نیند کے عالم میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ خوابِ پریشاں کہلاتا ہے۔ اسی لیے تاجدارِ کائنات ﷺ نے سونے سے پہلے وضو کا حکم دیا ہے تا کہ آدمی پاک ہو کر سوئے۔

اس حدیث میں باطن کی طہارت کے لیے تکمیل اور تتمہ ہے۔ آپ دیکھیں نا کہ جب باطن صاف ہوتا ہے تو قلب مبارک پر مکہ مکرمہ میں داخلہ منکشف ہو گیا تھا؛ حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے مکاشفے کی تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ (سورۂ فتح، ۲۷)

ترجمہ: ”بے شک اللہ نے اپنے رسول (ﷺ) کو حقیقت کے عین مطابق سچا خواب دکھایا تھا۔“

شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو سچا خواب نہ دیکھ پاتا ہو؛ ورنہ عام طور پر لوگ خواب میں ایسی باتیں دیکھ لیتے ہیں جو بعد میں حقیقت بن کر سامنے آتی ہیں۔ خواب

کا سچا ہونا، اور نیند میں اُمورِ غیب کی معرفت اللہ تعالیٰ کے عجائب صنعت اور فطرتِ انسانی کے روشن اور عمدہ پہلوؤں میں سے ایک پہلو ہے، اور عالم ملکوت پر واضح ترین دلیل ہے۔

مخلوق جس طرح قلب اور عالم کے دیگر عجائبات سے غافل ہے اسی طرح وہ خواب کے عجائب سے بھی غافل ہے؛ لیکن خواب کی حقیقت کا بیان علومِ مکاشفہ کے دقائق سے متعلق ہے اور یہاں علم معاملہ سے ہٹ کر گفتگو نہیں کی جاسکتی۔[1]

دیدارِ مصطفیٰ کی گوناگوں شکلیں

اے عاشقانِ رسول! یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ توفیق الٰہی جس کے شامل حال ہوتی ہے، وہ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت سی شکلوں میں ملاحظہ کرتا ہے۔ اور ایسا کچھ دیکھنے والے کے مرتبہ وحال کے باعث ہوتا ہے؛ کیوں کہ اس کے اِستقامت و خدا خوفی اور صحیح طور پر اَدائیگی فرائض کی کیفیت یکساں نہیں ہوتی۔ پھر جیسے جیسے دیکھنے والے کے اَحوال واَفعال سنورتے جاتے ہیں جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمالِ جہاں آرا بھی اُس کے لیے بدستور بڑھتا چلا جاتا ہے۔

کبھی وہ آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالکل اُسی طرح دیکھتا ہے جیسا اُس نے کتب شمائل میں آپ کی بابت پڑھ رکھا تھا؛ حالاں کہ تاجدارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن وجمال، آپ کے اَوصافِ حمیدہ، کمالاتِ چیدہ، اَنوار وتجلیات، اور فیوض وبرکات اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ ہم صحیح طور پر اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے، اس کا صحیح علم اُس

(۱) احیاء علوم الدین:: ۴/ ۵۰۴۔

خالق ومالک عزوجل ہی کو ہے۔

مقامِ مصطفیٰ کیا ہے محمد کا خدا جانے

شیخ یوسف نبہانی نے ایک مرتبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں اِستدعا کی کہ اے پروردگار! مجھے خواب میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسی طرح دیدار کرا جیسے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے سر کی آنکھوں سے اُس حسن بے پناہ فخر اِنس وجاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکا کرتے تھے۔

چنانچہ آپ نے اس مقصد کے حصول کے لیے جب تین ہزار بار سورۂ اِخلاص کا ورد کیا تو قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا اور ایسے عظیم وجلیل اَوصاف کے ساتھ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا کہ خود اِعترافِ عجز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُس مبارک خواب کی تعبیر وتشریح میرے لیے حرف وصوت سے ممکن ہی نہیں- اللہ ایسا خوابِ گراں مایہ انھیں مبارک فرمائے-

'مفاتیح المفاتیح' میں آتا ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے کچھ اَدھورا اور ناقص خواب دیکھتا ہے، تو یہ دراصل دیکھنے والے کے اَحوال ومرتبے کا قصور وفتور ہوتا ہے کہ (سنت وشریعت پر) اِستقامت وثبات قدمی کے معاملے میں اس کے اَحوال بدلتے رہتے ہیں۔ شہنشاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال آئینے کی سی ہے (کہ جو جیسا ہوتا ہے وہ آئینے میں ویسا ہی نظر آتا ہے)۔

ابو حامد غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(دیدارِ مصطفیٰ سے) مراد یہ نہیں ہوتا کہ دیکھنے والا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن مبارک اور جسم اقدس دیکھتا ہے بلکہ اسے اس کا عکس وتمثیل نظر آتا ہے۔ تو گویا وہ

مثال ایک آلے کی مانند ہوئی کہ جو نفس معنی ومفہوم پیش کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اَب آلہ کبھی حقیقی ہوتا ہے اور کبھی خیالی۔ اور نفس خیالی مثال نہیں؛ لہٰذا وہ جو شکل دیکھتا ہے وہ اصلاً نہ روحِ مصطفیٰ ہوتی ہے، اور نہ اُن کی اصل شخصیت؛ بلکہ سچی بات یہ ہے کہ وہ ایک عکس ومثال ہوتی ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

رفیق گرامی! موضوع کی مناسبت سے بہتر ہوگا کہ امام مناوی کی کتاب 'فیض القدیر' سے بھی کچھ نقل کردیا جائے؛ شاید وہ بھی اِتمام فائدہ اور اِس نکتے کو سمجھنے میں معاون ہو۔ اور توفیق ونصرت اللہ ہی کی جانب سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آسکتا!۔

من رآنی فی المنام کی شرح میں آتا ہے کہ اس سے سونے کی حالت مراد ہے؛ مگر عصام کہتے ہیں کہ 'سونے کی حالت' محل نظر ہے، اور اس سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والے نے مجھے بالکل اُنھیں صفات کے ساتھ دیکھا جن پر میں ہوں؛ گویا دیکھنے والے کو بشارت دی جارہی ہے کہ اس نے درحقیقت مجھے میری اصل ہیئت کے ساتھ دیکھ لیا۔

اب اس صورت میں شرط وجزا متحد نہ ہوئیں، اور یہاں دراصل خبر دینا مقصود ہے کہ جس نے مجھے دیکھ لیا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا دیکھنا بالکل حق وسچ تھا، کوئی خوابِ پریشاں یا تخیلاتِ شیطانیہ نہیں تھا۔ پھر اس معنی کی مزید تائید و توثیق کے لیے آگے یہ فرمادیا کہ 'شیطان کبھی میرا روپ نہیں دھار سکتا'۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ ’شیطان کو حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ میری شکل وشباہت اِختیار کرے‘۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ ’اُسے میری صورت میں متمثل ہوکر آنے کا کوئی حق نہیں‘۔ اور صحیح مسلم کے علاوہ دوسری روایتوں میں یوں وارد ہوا ہے کہ ’وہ کبھی میرے جیسا بن کر نہیں آسکتا‘۔ اور ایسا اس لیے ہے تاکہ وہ اُس روپ میں اپنی زبان سے جھوٹ بولنے کی جراَت نہ کرسکے؛ حتیٰ سونے کی حالت میں بھی، بالکل اسی طرح جس طرح عالم بیداری میں شیطان کا آپ کی صورت دھارنا محال ہے۔ اگر ایسا ہونے لگے پھر تو حق وباطل گڈمڈ ہوکر رہ جائیں۔ اسی سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ جملہ انبیاے کرام کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

ظاہر حدیث سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ زیارتِ نبوی حق و درست ہے؛ گرچہ مشہور ومعروف صفات کے ساتھ نہ ہو۔ نووی نے اسی کی تصریح کی ہے، مگر ساتھ ہی امام ترمذی اور قاضی عیاض وغیرہ کی طرح آپ نے اس حکم کو مقید مانا ہے کہ (یہ اس وقت ممکن ہے کہ) اگر وہ نبی کریم ﷺ کا اُن کی معروف صورت میں اُن کی حیاتِ ظاہری میں دیدار کرچکا ہو۔ بعض دیگر محققین نے بھی اس کی موافقت کی ہے۔

پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو آپ کی معروف صورت کے برعکس دیکھا جائے، جب کہ دو مختلف جگہوں پر دو شخص آپ کو ایک ہی حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ بدن تو آخر ایک ہی ہے جو بیک وقت ایک ہی جگہ پر رہ سکتا ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہاں ذات میں تغییر مراد نہیں بلکہ صفات میں؛ تو آپ کی

ذاتِ مبارک اللہ کے چاہے سے کہیں بھی ہوسکتی ہے؛ مگر آپ کی صفات ذہنوں میں خیال بن کر جلوہ فگن ہوتی ہیں۔ اور اس میں اِدراک شرط نہیں اور نہ قربِ مسافت۔ نہ یہ شرط ہے کہ وہ زمین کے اوپر حیاتِ دنیوی کے ساتھ ظاہر ہو؛ البتہ اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔[1]

ایک شب میں بہت سوں کا دیدارِ مصطفیٰ کرنا

اُمت کے علما واَکابر کے بقول تمام اہل زمین کے لیے ایک ہی رات میں حضور تاجدارِ کائنات ﷺ کا دیدار ممکن ہے؛ کیوں کہ تمام عالم آئینہ کی مانند ہے اور حضور اقدس ﷺ کی حیثیت ایک سورج کی سی ہے۔ جب یہ سورج چمکتا ہے تو ہر ایک آئینے کے ظرف کے مطابق اس میں سورج کی صورت نظر آتی ہے۔ اب یہ آئینے پر منحصر ہے کہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا۔ صاف ہے یا گندا۔ لطیف ہے یا کثیف۔ تو جس قسم کا شیشہ ہوگا، سورج بھی اسی لحاظ سے اس میں چمکے گا۔ اَب اگر شیشہ گندا یا چھوٹا ہو تو اس میں سورج صاف نظر نہیں آئے گا۔ ایسی صورت میں قصور شیشے کا ہوگا نہ کہ سورج کا۔

یوں ہی جو شخص بھی سرکارِ ابدقرار ﷺ کا دیدار کرتا ہے وہ دراصل اپنے نفس ودل کے آئینے کے مطابق دیکھتا ہے۔ اگر وہ حضور اقدس ﷺ کو صفت کمال پر دیکھتا ہے تو یہ کمال خود دیکھنے والے کا ہے، یا اگر وہ حضور اکرم ﷺ کا دیدار کسی نامناسب حالت میں کرتا ہے تو یہ نقص خود دیکھنے والے میں ہے۔

کوئی اِسی ماہ کی بات ہے کہ مدینہ منورہ کی پربہار فضاؤں میں مکین

(۱) فیض القدیر، مناوی: ۶/۱۳۱۔

گنبد خضرا سے نسبت وتعلق رکھنے والے ایک عاشق صادق نے ’السیرۃ العطرۃ‘ کے عنوان سے سیرت نبوی پر ایک کتاب تالیف کی۔ اس کتاب کی تالیف کے دوران اُس کی قسمت مہربان ہوگئی، اور وہ خواب میں شہنشاہِ کون ومکاں ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا، اور اس نے آقا علیہ السلام کو نہایت ہشاش بشاش خوشگوار حالت میں دیکھا۔

لیکن اس نے جن اَنوار وتجلیات کا مشاہدہ اِس بار کیا تھا، اس سے پہلے کے خوابوں میں اُسے وہ ذاتِ نبوی میں نظر نہ آئے تھے، جسے سوچ سوچ کر وہ خواب ہی میں حیران وپریشان ہو رہا ہے کہ نہ معلوم یہ رسول اللہ ﷺ ہی ہیں، یا کوئی اور؟۔ ابھی وہ اسی کشش وپنج کی کیفیت میں مبتلا تھا کہ آقاے کریم ﷺ نے اسے آواز دے کر بلایا اور فرمایا: اے شخص! میں (تیرا نبی) رسول اللہ ﷺ ہی ہوں۔

قابل مبارک باد ہیں اس نورِ مبین سے تعلق خاطر جوڑ لینے والے۔ انھیں کو تو اللہ پاک نے کل کائنات کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ جس وقت وہ سورج ان پر اپنی کرنیں بکھیرتا ہے تو وہ بصارت وبصیرت دونوں کے ساتھ اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور یہ سورج کوئی اور سورج نہیں رسول اللہ ﷺ کے اَنوار کا سورج ہے۔

جوں جوں اُن کی آنکھیں اس سورج سے روشنی کشید کرتی ہیں ان کے نکہت ونور اور کیف وسرور میں مزید اِضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ نور اس وقت ان پر جلوے بکھیرتا ہے جب ان کے دلوں کے برتن شفاف ہوتے ہیں۔ یوں ہی حسن سیرت اور اخلاقِ کریمانہ کا رنگ اس وقت چڑھتا ہے جب وہ فرائض کی اَدائیگی میں چوبند

ہوتے ہیں، اور ہر وہ چیز محبوب رکھتے ہیں جس کو اللہ و رسول نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

نیز دیدارِ مصطفیٰ کی دولت سے مشرف ہونے والے کا فرض بنتا ہے کہ اللہ کے لیے تواضع و اِنکسار اِختیار کرے، اور رسول اللہ ﷺ کے لیے سراپا اَدب بنا رہے۔ اللہ اُسے انھیں مقامات پر دیکھے جو اُسے محبوب و مرغوب ہیں، اور اللہ و رسول کی ناراضگی کے جگہوں پر وہ بھولے سے بھی نہ جائے۔ اگر اس نے یہ خصلتیں اپنے اندر پیدا کرلیں تو پھر ہمہ وقت وہ اللہ کی معیت میں ہوگا۔ اور جو اللہ کے ساتھ ہوتا ہے اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو صاحبانِ تقویٰ ہیں اور محسنین بھی۔۔۔ یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، اور یاد رکھنا بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے۔۔۔ یقیناً اِس قسم کی چیزوں کے حصول میں شائقین کو جلد کوشش کر کے سبقت لے جانا چاہیے۔۔۔ اور دراصل ایسی (کامیابی) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ﴿۱۰۵﴾ (سورۂ توبہ، ۱۰۵)

ترجمہ: ”اور فرما دیجیے: تم عمل کرو، عنقریب تمہارے عمل کو اللہ (بھی) دیکھ لے گا اور اس کا رسول (ﷺ بھی) اور اہلِ ایمان (بھی)،

اور تم عنقریب ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے (رب) کی طرف لوٹائے جاؤ گے، سو وہ تمہیں ان اَعمال سے خبردار فرما دے گا جو تم کرتے رہتے تھے۔“

وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمدٍ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

موقع کی مناسبت سے یہ واقعہ پیش کرنا خالی اَز فائدہ نہ ہوگا کہ میرے بچپن کے زمانے میں کسی نے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا: یہ کیسے ممکن ہے کہ (کل بروزِ قیامت) رسول اللہ ﷺ اکیلے اپنے حوض سے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے تمام اُمت کو کوثر کے جام بھر بھر کر پلائیں گے؟۔

تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ بالکل اسی طرح جیسے ایک اکیلا سورج پوری دنیا کو اپنی روشنی سے روشن و منور رکھتا ہے۔ یہ تشفی بخش جواب سن کر اُن کی اُلجھنیں ختم ہوگئیں، اور خوشی خوشی وہاں سے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

تین قسم کے خواب

اے عاشقانِ خیر الانام! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بشارت والا خواب، اور یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ شیطانی خواب، جو اِنسان کے لیے حزن و پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ عام خواب، جو دراصل اِنسان کے اپنے حالات وخواہشات کا عکاس ہوتا ہے۔

پہلا: اللہ عزوجل کی طرف سے ہونے والا خواب جو اپنے اندر بشارت و نوید رکھتا

ہے؛ کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کو خوش خبریاں سناتا رہتا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں پر بے اِنتہا لطیف و مہربان ہے۔

دوسرا: شیطان کی طرف سے ہونے والا خوابِ پریشاں، جو اِنسان کی پریشانی میں اِضافہ کرجاتا ہے؛ کیوں کہ شیطان نے تو اِنسان سے کھلی دشمنی مول لے لی ہے، حتیٰ کہ وہ خواب میں بھی بدلہ لینے کا کوئی موقع رائیگاں نہیں جانے دیتا۔

تیسرا: وہ خواب، جس میں اِنسان خود اپنی ہی ذات سے ہم کلام ہوتا ہے۔

حضور رحمت عالم نورِ مجسم ﷺ نے ایک طویل حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ خواب کی تین قسمیں ہیں:

- ایک صالح خواب:

  جو اللہ کی طرف سے بشارت و نوید ہے۔

- دوسرا غمگین کرنے والا خواب:

  جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

- تیسرا وہ خواب:

  جو انسان کے خیالات اور خواہشات کا عکس ہوتا ہے۔

لہٰذا اگر تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھ لے تو فوراً اُٹھ کھڑا ہو اور وضو کر کے نماز اَدا کرے، اور لوگوں کو وہ خواب بیان نہ کرے۔ آپ نے فرمایا: میں خواب میں بیڑیاں دیکھنا پسند کرتا ہوں، اور طوق دیکھنا ناپسند کرتا ہوں۔ بیڑیوں سے

مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔[1]

راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ (آخری) کلام حدیث کا حصہ ہے یا امام ابن سیرین کا قول ہے۔ اسی سے ملتی جلتی ایک روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وارد ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے (خواب میں) بیڑیاں اچھی لگتی ہیں۔ اور میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور بیڑیوں سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

آدابِ خواب

خواب کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اس کے لیے تحری کرے۔ خواب دراصل بندہ اور اس کے رب کے درمیان ایک سربستہ راز ہے۔ نیز یہ خواب اللہ کی ایک نعمت ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے

(۱) جمع الفوائد: ۷۱۲۷۔

حاشیہ: فیض القدیر میں علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماے کرام کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ اچھا خواب وحی کی اَقسام میں سے ہے؛ لہٰذا سویا ہوا شخص معرفت الٰہی میں سے جس شے سے ناواقف ہوتا ہے، اللہ عزوجل اس کو اس پر مطلع فرمادیتا ہے، اور پھر اس کا وقوع وظہور حالت بیداری میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کرتے تو حضراتِ صحابۂ کرام سے اِستفسار فرماتے: کیا آج کی شب تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟۔ اور یہ اس لیے تھا کہ اچھا خواب سب کا سب آثارِ نبوت میں سے ہے۔ لہٰذا اُمت کے سامنے اسے ظاہر فرمانا لازم ٹھہرا۔ اور لوگ اس مرتبہ سے بالکل ناواقف ہیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہمیت دیتے اور اس کے متعلق روزانہ دریافت فرماتے۔ جب کہ اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواب دیکھ کر اس پر اعتماد کرنے والے شخص کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ فیض القدیر: ۴/۵۹، بحوالہ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ: ۵۶۱۔ -چریاکوٹی-

وہ یہ نعمت عطا کردیتا ہے؛ اس لیے خواب دیکھنے والے کو ہمیشہ سچائی اور صدق بیانی سے کام لینا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إذا اقترب الزمان لم تكن رؤيا المسلم تكذب وأصدقكم رؤيا أصدقكم حديثا۔ ورؤيا المسلم جزء من ستة وأربعين جزءًا من النبوة۔[1]

ترجمہ: ''جب زمانہ قریب ہوجائے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ جو شخص زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔ مسلمان کا خواب نبوت کے اَجزا میں سے چھیالیسواں حصہ ہے''۔

حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أصدق الرؤيا بالأسحار۔[2]

(۱) امام نووی علیہ الرحمہ نے شرحِ مسلم میں اِس حدیث کے تحت کہ 'جب زمانہ قریب ہوجائے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا' نقل کیا ہے کہ حضرت امام ابوسلیمان احمد خطابی اور دیگر مشائخ فرماتے ہیں کہ ایک قول کے مطابق قربِ زمانہ سے مراد وہ وقت ہے جس میں دن اور رات قریب قریب برابر ہوتے ہیں (یعنی موسم بہار کے شب وروز جن میں طبیعتیں اِعتدال پر ہوتی ہیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ قربِ زمانہ سے مراد قیامت کے قریب کے ایام ہیں۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ: ۵۶۲) -چریاکوٹی-

(۲) سنن ترمذی: ۸/ ۲۳۳ حدیث: ۲۲۰۰۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۲۲/ ۳۵۵ حدیث: ۱۰۸۱۰۔۔۔ مستدرک حاکم: ۱۹/ ۶۴ حدیث: ۸۲۹۸۔۔۔ شعب الایمان بیہقی: ۱۰/ ۲۸۴ ◄◄

ترجمہ: ''رات کے آخری پہر میں دیکھے جانے والے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں''۔

❁ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو کوئی ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جَو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کے لیے فرمائے گا؛ مگر وہ ایسا کبھی نہ کرسکے گا۔ اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی؛ حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارہ کش رہتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا، اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس سے اس میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا جب کہ وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکے گا''۔[1]

❁ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ کوئی شخص اُس چیز کو آنکھوں

◄◄ حدیث: ۴۵۸۰۔۔۔ سنن دارمی: ۶/ ۳۹۶ حدیث: ۲۲۰۱۔۔۔ مسند ابویعلی موصلی: ۳/ ۳۷۰ حدیث: ۱۳۲۶۔۔۔ صحیح ابن حبان: ۲۵/ ۱۳۱ حدیث: ۶۱۴۸۔۔۔ مسند عبد بن حمید: ۳/ ۴۸ حدیث: ۹۳۰۔۔۔ مسند جامع: ۱۴/ ۲۹۸ حدیث: ۴۵۷۲۔

(۱) صحیح بخاری: ۲۱/ ۴۲۶ حدیث: ۶۵۲۰۔۔۔۔ سنن ترمذی: ۸/ ۲۴۶ حدیث: ۲۲۰۸۔۔۔ سنن ابن ماجہ ۱۱/ ۳۹۷ حدیث: ۳۹۰۶۔۔۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۷/ ۲۶۹۔۔۔ بغیۃ الحارث: ۱/ ۷۶

دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھا نہ ہو۔"[1]

آدابِ خواب-حدیث کی روشنی میں

- حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"سچے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی برا اور ناپسندیدہ خواب دیکھ بیٹھے تو فوراً اپنی دائیں طرف تین بار تھوکے، اور اللہ کی اس سے پناہ مانگے۔ تو اس کا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔"[2]

- دوسری روایت میں یہ آتا ہے کہ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا: "میں عام طور پر ایسے ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے زیادہ وزنی معلوم ہوتے تھے؛ لیکن جب سے یہ حدیث سنی تو اب ان کی کوئی پرواہ نہیں رہی۔"[3]

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

(۱) صحیح بخاری: ۲۱/۴۲۷ حدیث: ۶۵۲۱۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۱۱/۴۹۰ حدیث: ۵۴۵۳۔ معجم کبیر طبرانی: ۱۵/۴۴۶ حدیث: ۱۷۶۳۶۔۔۔ شعب الایمان بیہقی: ۱۰/۳۴۱ حدیث: ۴۶۳۷

(۲) صحیح بخاری: ۲۱/۳۶۳ حدیث: ۶۴۸۸۔۔۔ موطا امام مالک: ۶/۲۹ حدیث: ۱۵۰۷۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۴۶/۹۳ حدیث: ۲۱۵۵۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۶/۲۲۴ حدیث: ۱۰۷۳۵۔

(۳) صحیح بخاری: ۱۸/۳۰ حدیث: ۵۳۰۶۔۔۔ موطا امام مالک: ۶/۲۹ حدیث: ۱۵۰۷۔۔۔ صحیح ابن حبان: ۲۵/۱۶۷ حدیث: ۶۱۶۶۔۔۔ مسند جامع: ۳۸/۳۹۹ حدیث: ۵۹۵۹۔

"جب تم میں سے کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اسے اپنے دائیں طرف تین مرتبہ تھوک کر اللہ کی شیطانِ رجیم سے تین بار پناہ مانگنی چاہیے، اور پھر اپنی کروٹ بدل لے۔"[1]

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے۔ جب تک اس کا تذکرہ نہیں کرتا وہ اس کے اوپر پرندے کی مانند لٹکا ہے؛ لیکن بیان کرتے ہی وہ نیچے گرجاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آقا علیہ السلام نے اس کے بعد یہ فرمایا: اس لیے تم اپنے خواب کسی دانا شخص یا دوستوں ہی سے بیان کیا کرو۔"[2]

- نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

"سچا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہوتا ہے۔۔۔۔"

اس حدیث کی روشنی میں ہمارا عمل یہ ہونا چاہیے کہ ہم جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھیں تو اپنے دائیں طرف تھوک کر شیطان کے شر سے پناہ مانگیں، اور وہ کچھ کریں جو اس حدیث میں وارد ہوا ہے۔

(۱) صحیح مسلم: ۱۱/۳۵۲ حدیث: ۴۱۹۹۔۔۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱/۳۸۵ حدیث: ۳۸۹۸۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۲۹/۳۰۲ حدیث: ۱۴۲۵۳۔۔۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۲۴۰۔۔۔ مستدرک حاکم: ۱۹/۶۳ حدیث: ۸۲۹۷۔

(۲) سنن ابو داؤد: ۱۳/۲۰۸ حدیث: ۴۳۶۶۔۔۔ سنن ترمذی: ۸/۲۴۰ حدیث: ۲۲۰۴۔۔۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱/۳۹۳ حدیث: ۳۹۰۴۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۳۲/۴۲۱ حدیث: ۱۵۶۰۶۔۔۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۲۳۰۔

مزید برآں اچھے خوابوں کو صرف باشعور لوگوں یا دوستوں ہی سے بیان کریں۔ میں نے ایک مرتبہ کسی عظیم شیخ کی زبانی سنا، وہ فرمارہے تھے کہ تم اپنے خوابوں کو تین شخصوں کے سوا کسی سے نہ بتایا کرو: اپنے شیخ سے۔ اپنے والد سے اور اپنے دینی دوست سے۔

یاد رہے کہ ہم میں سے جب بھی کوئی غیر پسندیدہ خواب دیکھے تو اسے کسی سے بتانے کی جرأت نہ کرے، بلکہ شیطان سے پناہ مانگے؛ کیوں کہ برا خواب برے شیطان کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی دیکھتے چلیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی بارگاہِ رسالت میں آیا اور عرض کیا: (یارسول اللہ) میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کٹا ہوا ہے اور میں اس کے پیچھے دوڑا چلا جا رہا ہوں۔

یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا کہ

"شیطان نے خواب میں تمہارے ساتھ کیا شرارت کی ہے اس کے بارے میں کسی سے کچھ نہ بتایا کرو۔"[1]

- امام دارمی بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

"(خواب کے نقطہ نگاہ سے) دودھ 'فطرت کی، کشتی' نجات کی، بوجھ' غم کی، ہریالی' جنت کی، اور عورت' خیر کی علامت ہے۔

(۱) صحیح مسلم: ۱۱/۳۶۶ حدیث: ۴۲۱۱۔۔۔ سنن کبریٰ نسائی: ۶/۲۲۶ حدیث: ۱۰۷۴۸۔۔۔ مستدرک حاکم: ۱۹/۶۲ حدیث: ۸۲۹۶۔۔۔ صحیح ابن حبان: ۲۵/۱۶۱ حدیث: ۶۱۶۳۔

❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صحابہ کرام سے پوچھتے رہتے تھے کہ کیا تم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۔ تو اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو اللہ کی توفیق سے اسے بیان کر دیتا۔

شرفِ دیدار نہ پانے والا بددل نہ ہو

ایک عاشق صادق یہ بات ذہن نشین کرلے کہ حسب توفیق وظائف وفوائد پڑھنے کے بعد بھی اگر وہ دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کی دولت سے شرف یاب نہیں ہوتا تو اسے اِس کا کوئی قلق و اِضطراب نہیں ہونا چاہیے۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی بہتری کا علم صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کو ہوتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں کے لیے ہمیشہ بھلائی ہی چاہتا ہے۔

اس عاشق صادق کے لیے یہی شرف وسعادت کیا کم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے تلاوتِ قرآن، توبہ و اِستغفار، درود وسلام اور یہ اوراد و وظائف وغیرہ پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ قرآن کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں؛ اور الٓمٓ کے اَندر تین حروف ہیں جس کو پڑھنے کے نتیجے میں اُسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

پھر آپ اندازہ فرمائیں کہ جس نے ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل -یا- ہزار بار سورۂ کوثر- یا -سورۂ اِخلاص -یا- سورۂ قدر-یا- سورۂ لایلافِ قریش پڑھا اس کے اَجروثواب کا کیا عالم ہوگا!۔ اور یہی وہ وظائف وفوائد ہیں جن کے ورد سے زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

اور پھر شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جس نے صرف ایک بار پڑھا، اللہ رب العزت اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، تو پھر اس سے بڑھ کر خوش بختی اور اَجروصلہ کی کیا بات ہوسکتی ہے!۔

یوں ہی اگر اُس نے اِستغفار کیا تو اُس کے فوائد وبرکات بھی کچھ کم نہیں۔ اس کی عظمت ورفعت کا اندازہ کرنے کے لیے یہی ایک فرمانِ الٰہی بس ہے:

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲ (سورۂ نوح، ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ: ”تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر زوردار بارش بھیجے گا۔ اور تمہاری مدد اموال اور اولاد کے ذریعہ فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات اُگائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔“

نیز مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ فَاِنِّي اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

ترجمہ: ”لوگو! اللہ سے اِستغفار کرتے رہا کرو؛ کیوں کہ میں خود دن میں ستر (۷۰) مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں اِستغفار کرتا ہوں۔“

اس کے علاوہ بھی اس کے بہت سے فوائد وثمرات ہیں۔ ایک یہ بھی کہ اس عاشق صادِق کا دل ہر وقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں اٹکا رہے گا۔ ممکن ہے کہ اِبتدا میں اسے یہ سعادت اَرزانی نہ ہو؛ مگر شاید اَنجام کار اسے یہ دولت بیدار نصیب ہی ہوجائے۔ اس فرمانِ الٰہی پر بھی ذرا غور کریں:

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵۳

(سورۂ زمر، ۵۳)

ترجمہ: ”آپ فرمادیجیے: اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کرلی ہے! تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔“

لہٰذا حسن ظن کا تقاضا یہی ہے کہ خالق ومخلوق دونوں کے بارے میں مثبت سوچ اور اچھا گمان رکھیں۔ جادۂ سلیم اور صراطِ مستقیم پر پامردی سے گامزن رہیں، سستی وکاہلی کو قریب بھی پھٹکنے نہ دیں۔ جب جب آپ کو توفیق توبہ نصیب ہوتی ہے آپ کے دل میں روشنی اُترتی جاتی ہے، آپ کا ضمیر تشفی و اِطمینان پاتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کی بصارت وبصیرت دونوں کو نوربداماں کر دیتا ہے۔

اس مقصد عظیم کی تحصیل کے سلسلے میں اللہ رب العزت کی طرف سے جو اَجر وثواب آپ کو مل سکتا ہے اس کو میں نے شرح وبَسط سے بیان کر دیا ہے، اور اللہ کبھی کسی پُراُمید کو نااُمید نہیں کرتا، کسی عامل کی مزدوری ضائع نہیں جانے دیتا۔ عمل

صالح پر آپ کا صبر و اِستقامت اور جدوجہد آپ کو یہ محاذ سر کرا سکتا ہے، اللہ کے دروازے پر کھڑے رہیں دیکھیں ایک نہ ایک دن کرم ہو ہی جائے گا۔

اس تعلق سے صاحب مفاتیح المفاتیح نے بڑی پیاری بات کہی ہے، وہ فرماتے ہیں:

''جملہ وظائف واَعمال سرانجام دینے کے بعد بھی اگر دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت نہ پاسکیں، تو پریشان ہونے یا دل چھوٹا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ پاک کا یہی فضل و کرم آپ کے لیے کیا کم ہے کہ اس نے آپ کو اپنے ذکر کی توفیق مرحمت فرمائی، اپنے مقدس کلام کی تلاوت کا ذوق بخشا۔ اپنے محبوب رسول کی ذات پر درود وسلام کا تحفہ گزارنے کا موقع عنایت فرمایا۔ تو دیدارِ مصطفیٰ کا یہ شوق دراصل آپ کو کشاں کشاں کھینچ کر دیدارِ مصطفیٰ کے عمل کی طرف لے آیا۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے دیدارِ مصطفیٰ کا شرف نہ پانے والا مقام و مرتبہ میں اس سے بڑھ کر ہو جس نے یہ شرفِ دیدار پالیا ہو۔

وہ ایسے بندہ پرور حبیب ہیں کہ اپنے چاہنے والے کو اپنا دیدار کرانے میں کبھی کسی بخل سے کام نہیں لیتے۔ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ بھی ان کے چاہنے والوں میں شامل ہوتا ہے جو اعضا و جوارح کی کمزوری کے باعث دیدارِ مصطفیٰ کے بعد ثابت قدم نہیں رہ سکتا؛ مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے لیے ثبات قدمی

پسند کرتا ہے تاکہ وہ اپنا پیغام معاشرہ، اہل وعیال اور مسلمانوں کو پہنچا سکے۔''

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو ثباتِ جوارح اور جذب قلوب کے ساتھ دنیا و آخرت میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی صحبت و رفاقت میں اِکٹھا رکھے۔

حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں منقول ہے کہ جب حرّہ کے دنوں میں مسجد نبوی میں نماز (باجماعت) متروک ہوگئی تو یہ حجرۂ انور سے اذان کی آواز سے پہچان لیتے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے، اور کچھ بعید نہیں کہ یہ مقام انبیا علیہم السلام کے ساتھ خاص ہو، اور اسی طرح ان کے لیے بھی جو اللہ کے نیک اور صالح بندے ہیں۔ اہل علم کی یہی رائے ہے۔

صالحین وغیرہ کیلئے زیارتِ نبوی اور فتوئ اِمام نووی

فتاویٰ امام نووی، مرتبہ شیخ علاء الدین عطار، محققہ ومعلقہ شیخ محمد حجاز کے ۳۱۲ پر ایک سوال ہے کہ کیا خواب میں زیارتِ مصطفوی صرف صالحین کے لیے خاص ہے، یا ان کے علاوہ اور لوگ بھی کرسکتے ہیں؟۔

❁ جواب میں فرمایا:

''زیارتِ نبوی صالحین اور غیر صالحین ہر ایک کو ہوسکتی ہے۔
صاحب تعلیق وتحقیق نے اس پر نوٹ لگاتے ہوئے لکھا کہ سرکارِ اقدس ﷺ کی زیارت و دیدار ہر خوشی کا سرچشمہ اور ایک زبردست نوید ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے اِعزاز کے لیے اپنے

محبوب بندوں ہی کا اِنتخاب کرتا ہے۔ اور یہ حصہ ہر مومن ومسلم کو نصیب ہوسکتا ہے، خواہ وہ نیک پارسا ہو یا بد، بے پارسا۔ یہ اَحوال تو دراصل دلوں کے پیمانے، اور کیفیات و اِستعداد بدلنے سے بدلتے رہتے ہیں۔''

❁ شیخ ابومحمد بن ابی جمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''شیطان کبھی بھی نبی کریم ﷺ کی صورت اِختیار نہیں کرسکتا۔ سو جس نے اچھی صورت میں دیدارِ مصطفیٰ کا شرف پایا، تو وہ دراصل دیکھنے والے کے دین واِیمان کی خوبی تھی۔ اور اگر کسی نے انھیں نامناسب حالت میں دیکھا تو وہ دیکھنے والے کے دین کا خلل اور خامی تھی۔''

❁ آگے فرماتے ہیں کہ

''یہی حق ہے۔ نیز تجربے سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے۔ اور کبھی دیدارِ مصطفیٰ سے ایک بڑا فائدہ یہ حاصل ہوجاتا ہے کہ دیکھنے والے شخص کو پتا چل جاتا ہے کہ اس میں کچھ خلل وخامی ہے، یا نہیں؟''

نیند - نعمتِ اِلٰہی ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نیند بھی ہے، جس کے تصور کو لوگ فراموش کیے بیٹھے ہیں اور اس کی اہمیت کا ذرا بھی اِحساس نہیں رکھتے۔ یقینا

نیند اللہ کے فضل و رحمت کی کھلی نشانیوں میں سے ہے جو اُس نے اپنی مخلوق کو عطا کیا۔ نیند اِنسان کی دن بھر کی محنت، تھکن اور درد و کوفت کو راحت سے بدلنے کا ذریعہ ہے۔ ایک مسافر نیند کے باعث سفر کی تھکاوٹ سے سکون پاتا ہے۔ مریض کو سونے سے چین میسر آتا ہے۔

ماں بھی اُسی وقت آرام کا سانس لیتی ہے جب اُس کا بچہ نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ساری کائنات' کاروبارِ حیات کی سختی و تنگی سے چھٹکارا پانے کے لیے نیند کا سہارا لیتی ہے؛ لہٰذا جب اِنسان کام کر کر کے تھک کر چور ہو جاتا ہے، تو اپنی خواب گاہ میں جا کر نیند کی چادر اُوڑھ لیتا ہے جو اسے اِحساسِ راحت و کیف عطا کرتی ہے۔ دنیا کے اندر اِنسان و حیوان میں سے شاید ہی کوئی ایسی مخلوق ہو جسے نیند سے کوئی سروکار نہ ہو، تھوڑا، بہت سونا ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔

آپ دیکھیں نا کہ بسا اَوقات اِنسان جب رات گئے تک کام کرتا ہے اور اچھی طرح سو نہیں پاتا تو پورے دن سستی و کاہلی کا خمار اُس پر چڑھا رہتا ہے، اور اس کی وجہ سے ہر کام متأثر ہوتا ہے، خواہ اسے سفر پر جانا ہو، مدرسے میں پڑھانا ہو یا کوئی اور کام کرنا ہو۔ اور اگر کوئی شخص مسلسل کئی دن تک جاگتا رہے، تو پھر اس کا کیا حال ہوگا، یہ آپ خود ہی محسوس کر سکتے ہیں!۔

اس منزل پر پہنچ کر انسان کو یہ مانے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ نیند بلا شبہہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت و رحمت ہے۔ اُس پروردگار کا شکر ہے جس نے رات کو ہمارے لیے لباس، نیند کو باعث آرام، اور دن کو اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔

سورۂ فرقان میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا﴿۴۷﴾ (سورۂ فرقان، ۴۷)

ترجمہ: ''اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پوشاک (کی طرح ڈھانک لینے والا) بنایا اور نیند کو (تمہارے لیے) آرام (کا باعث) بنایا اور دن کو (کام کاج کے لیے) اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔''

یعنی اُس خالق و مالک نے تمہارے لیے رات کو پوشاک کی طرح ڈھانکنے والی بنا دیا۔ ایک دوسری آیت میں اس کا اِشارہ یوں ملتا ہے:

وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی﴿۱﴾ (سورۂ لیل، ۱)

ترجمہ: ''رات کی قسم جب وہ چھا جائے (اور ہر چیز کو اپنی تاریکی میں چھپالے)۔''

اور نیند کو باعث آرام بنایا۔ یعنی زندگی کی چہل پہل سے کٹ کر اِنسان کچھ دیر کے لیے سو رہتا ہے تاکہ بدن کو راحت و آرام مل سکے؛ کیوں کہ زیادہ کام کاج کر لینے کے بعد جسم کے اَعضاو جوارح شکایت کرتے ہیں، اور آرام کا مطالبہ کرتے ہیں، جو صرف اور صرف نیند کی صورت ہی میں پورا کیا جاسکتا ہے؛ لہٰذا جب رات آتی ہے اور سکون کا ماحول ملتا ہے تو جسم اِنسانی پُرسکون ہو کر سو جاتا ہے جس سے اسے نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی طور پر بھی راحت و سکون میسر آتا ہے۔

اور دن کو اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ یعنی لوگ دن میں کسبِ مِعاش، حصولِ رزق، اور کام کاج کے لیے زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ ہم پر اللہ کی نعمت کا ظہور ہی تو ہے کہ اس کے باعث ہمارے جسم و بدن کو کس قدر راحت و سکون حاصل ہوا!۔ قلب و نفس کو فرحت و تشفی نصیب ہوئی۔ سینوں کے بام و در کھلے، اور روحیں سراپا راحت بن گئیں۔ اب جب انسان صبح ہشاش بشاش اُٹھتا ہے تو اسے وہ ساری تھکاوٹیں اور تکلیفیں بھول چکی ہوتی ہیں جو اسے کل حصولِ معاش، طلب علم اور اپنی محبوب چیز کو پانے کے سلسلے میں اُٹھانی پڑی تھیں۔

فَلَهُ الْحَمْدُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور ہم نے رات کو (اس کی تاریکی کے باعث) پردہ پوش، اور ذریعہ راحت بنایا ہے۔ اور ہم نے دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا ہے۔ یعنی ہم نے اسے روشن و تاباں کیا تاکہ لوگوں کو روزی روٹی کمانے، رزقِ حلال تلاش کرنے، کاروباری مصروفیات اور دیگر ضروری اُمور اَنجام دینے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اور ہم نے تمہاری نیند کو (جسمانی) راحت (کا سبب) بنایا ہے۔ یعنی زندگی کی مصروفیات سے کنارہ کش ہوجانے کی صورت میں تاکہ بہت زیادہ دوڑ دھوپ اور تھکاوٹ کے بعد

تمہیں راحت میسر آسکے۔“

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا ﴿۶۱﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ (سورۂ فرقان، ۶۱،۶۲)

ترجمہ: ”وہی بڑی برکت وعظمت والا ہے جس نے آسمانی کائنات میں (کہکشاؤں کی شکل میں) سماوی کروں کی وسیع منزلیں بنائیں اور اس میں (سورج کو روشنی اور تپش دینے والا) چراغ بنایا اور (اس نظامِ شمسی کے اندر) چمکنے والا چاند بنایا۔ اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے گردش کرنے والا بنایا اس کے لیے جو غور وفکر کرنا چاہے یا شکر گزاری کا اِرادہ کرے (ان تخلیقی قدرتوں میں نصیحت و ہدایت ہے)۔“

’اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے گردش کرنے والا بنایا‘ اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ ”دن اور رات یکے بعد دیگرے بغیر کسی سستی اور کمزوری کا مظاہرہ کیے لگاتار آتے رہتے ہیں، اور دونوں باری باری فوراً ایک دوسرے کی جگہ لیتے ہیں۔“

جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا:

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ (سورۂ ابراہیم، ۳۳)

ترجمہ: ”اور اس نے تمہارے فائدہ کے لیے سورج اور چاند کو (باقاعدہ ایک نظام کا) مطیع بنا دیا۔ جو ہمیشہ (اپنے اپنے مدار میں) گردش کرتے رہتے ہیں۔“

یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ (سورۂ اعراف، ۵۴)

ترجمہ: ”وہی رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے (درآنحالیکہ دن رات میں سے) ہر ایک دوسرے کے تعاقب میں تیزی سے لگا رہتا ہے۔“

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ (سورۂ یس، ۴۰)

ترجمہ: ”نہ سورج کی یہ مجال کہ وہ (اپنا مدار چھوڑ کر) چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے نمودار ہوسکتی ہے۔“

آگے فرمایا:

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ (سورۂ فرقان، ۶۲)

ترجمہ: ”اس کے لیے جو غور وفکر کرنا چاہے یا شکر گزاری کا اِرادہ کرے۔“

یعنی اگر رات کا کوئی عمل فوت ہوجائے تو دن کے وقت اس کی تلافی ہوسکتی ہے اور اگر کوئی دن کا عمل فوت ہوجائے تو رات کے وقت اس کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔ حدیث صحیح میں ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہ گار توبہ کرلے، اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہ گار توبہ کرلے۔[1]

اس آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس کی رات کی کوئی چیز چھوٹ جائے اُسے دن میں کرلے اور جس کی دن کی کوئی چیز چھوٹ جائے وہ رات میں۔ حضرات مجاہد وقتادہ نے ’خلفۃً‘ کا معنی مختلف اور متضاد کیا ہے یعنی رات تاریک ہے، اور دن روشن۔[2]

ربانی حکمت، برادرانہ نصیحت

اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑی حکمت پوشیدہ ہے کہ اس نے دن کو روزی کمانے کا ذریعہ، رات کو پوشاک کی طرح ڈھانپنے والی، اور نیند کو باعث آرام وراحت بنایا ہے۔ لیکن المیے کی بات یہ ہے کہ جس دور میں ہم جی رہے ہیں اس میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا کمانے کی فکروہوس میں یا تو رات بھر جاگتے رہتے ہیں یا پھر بہت کم سوتے ہیں؛ حالاں کہ دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک مچھر

(۱) صحیح مسلم: ۱۳/ ۳۲۲ حدیث: ۴۹۵۴۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۴۰/ ۲۵ حدیث: ۱۸۷۰۸۔۔۔ مسند طیالسی: ۲/ ۵ حدیث: ۴۸۶۔۔۔ الابانۃ الکبریٰ ابن بطہ: ۶/ ۲۵۶ حدیث: ۲۶۱۵۔۔۔ مسند عبد بن حمید: ۲/ ۱۷۹ حدیث: ۵۶۴۔۔۔ شعب الایمان بیہقی: ۱۵/ ۱۰۷ حدیث: ۶۸۱۰۔

(۲) تفسیر ابن کثیر: ۶/ ۱۲۱۔

کے پنکھ کے برابر بھی نہیں۔ اور بعض تو یوں ہی رت جگے کرتے پھرتے ہیں، مقصود نہ دنیا ہوتی ہے اور نہ آخرت، بلکہ ٹی وی یا ٹیلیفون کے ذریعہ لایعنی اور بیہودہ باتوں میں ان کی شب کی قیمتی گھڑیاں ضائع ہوجاتی ہیں۔

جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس خاص وقت کو سونے کے لیے بنایا ہے؛ تاکہ اس کا جسم آرام پاسکے اور روح کو سکون مل سکے۔ پھر جب صبح اُٹھے تو ہشاش بشاش ہو، اور پوری تن دہی کے ساتھ دین و دنیا کے اُمور ومعاملات سرانجام دے سکے۔ اور پھر اس شب بیداری کے نتیجے میں دنیا ومافیہا سے بھی زیادہ قیمتی چیز نمازِ فجر فوت ہوجاتی ہے۔ اور بلاشبہہ نمازِ فجر کے اَنوار وبرکات اور اُس کی دو رکعات' دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر موجود ہے اس سے بہت بہتر ہیں۔ پیارے آقا ﷺ کی تعلیمات وہدایات سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ایسے لوگ جوان بھی ہوتے ہیں، اور بوڑھے بھی، باپ بھی ہوتے ہیں بیٹے بھی، ماں بھی ہوتی ہے اور بیٹی بھی۔ گویا سربراہانِ خانہ اِس حدیث رسول سے بالکل ہی غافل ہوبیٹھے ہیں:

کلکم راع وکل راع مسئوول عن رعیتہ۔

ترجمہ: ''تم میں ہر کوئی ذمہ دار ہے، اور ہر ذمہ دار سے اس کے ماتحتوں کی بابت پوچھا جائے گا۔''

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (سورۂ طٰہٰ، ۱۳۲)

ترجمہ: ''اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمائیں اور خود اس پر ثابت قدم رہیں۔''

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں نیند کی جو نعمت بخشی ہے، اس کے فوائد کا سلسلہ یہیں رُک نہیں جاتا، بلکہ اب آئیں دیکھیں کہ نیند کے اندر کیا ہوتا ہے۔ یوں تو خواب ہر کوئی دیکھتا ہے؛ مگر پروردگارِ عالم اس کے لیے اِہتمامات کرنے والوں کو بڑے عظیم الشان خوابوں کے ذریعہ عزت بخشتا ہے۔

اس لیے ہمیں ہمیشہ باوضو ہوکر سونا چاہیے۔ بہتر ہے کہ ظاہر وباطن کی کامل طہارت اور بارگاہِ الٰہی میں توبہ ورجوع کے ساتھ بستر ے پر آیا جائے؛ کیوں کہ کیا پتا کہ سونے کے بعد کیا ہوگا، اُسے کیا کھونا ہے اور کیا پانا ہے۔ نینداسی لیے موت کی بہن اور وفاتِ صغریٰ کہلاتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی بابت خبر دیتے ہوئے بتایا کہ بھری کائنات میں صرف اُسی کا حکم چلتا ہے، اور اُسے ہرطرح کے تصرف پر قدرت حاصل ہے۔ وہ اپنے نگہبان ومتعین فرشتوں کو بھیجتا ہے؛ تاکہ جسموں سے روحیں قبض کرکے اُن پر وفاتِ کبریٰ (بڑی موت) طاری کردیں؛ اور ہر نیند کے وقت اُن پر وفاتِ صغریٰ (چھوٹی موت) طاری ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ اُسی کے قبضہ واِختیار میں ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ (سورۂ اَنعام ۶۰)

ترجمہ: ''اور وہی ہے جو رات کے وقت تمہاری روحیں قبض فرمالیتا

ہے، اور جو کچھ تم دن کے وقت کماتے ہو وہ جانتا ہے۔''

اگلی آیت میں فرماتا ہے:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ (سورۂ انعام ۶۱)

ترجمہ: ''یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے (تو) ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کرلیتے ہیں اور وہ خطا (یا کوتاہی) نہیں کرتے۔''

ان دونوں آیتوں میں اللہ جل مجدہ نے چھوٹی اور بڑی دونوں موتوں کا ذکر کیا ہے۔ اور مندرجہ ذیل آیت میں پہلے بڑی کا ذکر کیا ہے اور پھر چھوٹی موت کا۔ فرمایا:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

(سورۂ زمر، ۴۲)

ترجمہ: ''اللہ جانوں کو اُن کی موت کے وقت قبض کرلیتا ہے، اور اُن (جانوں) کو جنہیں موت نہیں آئی ہے اُن کی نیند کی حالت میں، پھر اُن کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر ہوچکا ہو اور دوسری (جانوں) کو مقررہ وقت تک چھوڑے رکھتا ہے۔''

اِس سے پتہ چلتا ہے کہ روحیں ملاَ اعلیٰ میں جمع ہوتی ہیں۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اپنے تہبند کے اندرونی حصے سے اُسے جھاڑ لے اور بسم اللہ پڑھے؛ کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد بستر پر کون (جانور) آیا تھا اور جب لیٹنے کا اِرادہ کرے تو دائیں کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ رَبِّیۡ بِکَ وَضَعۡتُ جَنۡبِی
وَبِکَ اَرۡفَعُہٗ اِنۡ اَمۡسَکۡتَ نَفۡسِی فَاغۡفِرۡ لَھَا
وَاِنۡ اَرۡسَلۡتَھَا فَاحۡفَظۡھَا بِمَا تَحۡفَظُ بِہٖ
عِبَادَکَ الصَّالِحِیۡنَ۔

ترجمہ: ”اے اللہ، میرے رب! تو پاک ہے، میں تیرے نام کے ساتھ کروٹ رکھتا ہوں، اور تیرے نام کے ساتھ اُٹھوں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کو بخش دینا، اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“[1]

(۱) صحیح بخاری: ۱۹/ ۳۸۷ حدیث: ۵۸۴۵۔۔۔ صحیح مسلم: ۱۳/ ۲۴۰ حدیث: ۴۸۸۹۔۔۔ سنن ابوداؤد: ۱۳/ ۲۴۵ حدیث: ۴۳۹۱۔۔۔ سنن ترمذی: ۱۱/ ۲۶۸ حدیث: ۳۳۲۳۔۔۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱/ ۳۳۹ حدیث: ۳۸۶۴۔۔۔ سنن کبریٰ نسائی: ۶/ ۱۹۸ حدیث: ۱۰۶۲۷۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۱۵/ ۹۷ حدیث: ۷۰۵۶۔

بعض عرفا کا قول ہے کہ مُردوں کی روحیں بوقت موت، اور زِندوں کی روحیں بوقت نیند قبض کرلی جاتی ہیں۔ تو یہ روحیں اللہ کی توفیق سے آپس میں ایک دوسرے سے تعارف وملاقات کرتی ہیں۔ پھر اُن روحوں کو روک لیا جاتا ہے جن پر موت کا حکم صادر ہو چکا ہو، جب کہ دوسری روحوں کو مقررہ وقت تک کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بقول سدی: تاکہ وہ زندگی کے بقیہ اَیام گزار لیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرنے والوں کی روحیں روک لی جاتی ہیں، اور زندوں کی واپس بھیج دی جاتی ہیں، اور اس میں کبھی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ بے شک اس میں اَربابِ فکر ونظر کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔[1]

پردۂ نیند میں پوشیدہ ایک اور نعمت

اے محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جب یہ بات آپ کے علم میں آگئی کہ اللہ رب العزت نے رات کو پوشاک، دن کو ذریعہ معاش، اور نیند کو باعث آرام بنایا ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی جان لیں کہ جس وقت آپ نیند کی آغوش میں ہوتے ہیں، پروردگارِ عالم ایسے عالم میں ایک اور نعمت سے بھی آپ کو نوازتا ہے، اور وہ ہے نعمت خواب۔

گزشتہ اَوارق میں آپ پڑھ آئے کہ روحیں ملاَ اعلیٰ میں جمع ہوتی ہیں (اور باہم تعارف وملاقات کرتی ہیں)، پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ پر ایسے خواب اُتارتا ہے جس سے آپ کے دل مچل اُٹھتے ہیں، سینے خوشی سے چوڑے ہوجاتے ہیں، اور قلب کو دولت اطمینان وتشفی نصیب ہوتی ہے۔

(۱) مختصر تفسیر ابن کثیر: ۷/ ۱۰۱۔

خواہ آپ نے اس کے لیے تیاری کی ہو یا نہ کی ہو وہ کریم مولا جب اپنے کرم کی برسات کرنا چاہتا ہے تو یوں ہی کر دیتا ہے۔ یقیناً یہ اللہ کی بڑی نعمت وعطا اورعظیم فضل واِحسان ہے۔ آپ اس نعمت کے اعتراف میں زبانِ حال سے کہیں کہ 'یہ میرے رب کا فضل ہے'۔ اللہ کی نعمتوں پر ہمیشہ شکرگزاری کا شیوہ اپنائیں، پھر دیکھیں کہ اُس کا فضل وکرم آپ پر کیسے برستا چلا جاتا ہے! ۔وہ خود اس کا اِعلانِ عام فرماتا ہے:

لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ وَ لَئِنۡ کَفَرۡتُمۡ اِنَّ
عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ۝ (سورۂ ابراہیم ۷)

ترجمہ: ”اگر تم شکر اَدا کرو گے تو میں تم پر (نعمتوں میں) ضرور اِضافہ کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے۔“

(لیکن اَفسوس تو اِسی کا ہے کہ) بندگانِ خدا میں بہت کم ہی شکرگزار ہوتی ہیں۔

خواب کا تعلق دراصل دیکھنے والے کے دل سے ہوتا ہے؛ لہٰذا جس کے دل میں دنیا کی حرص، چاہت، اور اُس کی زیب وزینت رچ بس گئی ہو، یا کوئی محبوبہ ہو جو اس کے دل کی دھڑکن بنی ہوئی ہو، یا کوئی محبوب ہو جس پر وہ جان چھڑکتی ہو، یا کوئی مخصوص علاقہ ہو جس کے لیے دل کھنچا کھنچا رہتا ہو؛ ظاہر ہے ایسے لوگوں کے خواب میں اِن مذکورہ چیزوں کے علاوہ اور کیا چیز اُتر سکتی ہے!۔

دلِ بینا کا فسانہ

تاہم کچھ ایسے دل بھی ہیں جن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اَنوار وتجلیات کا بسیرا ہوتا ہے، اور جن کا باطن، ظاہر سے پہلے ہی درخشندہ وتاباں ہوتا ہے۔ تو ان کے اندر کچھ اور ہی خواہش جڑ پکڑے ہوتی ہے، اور وہ کسی بڑے فضل وکمال کے طلب گار ہوتے ہیں۔ ایسے دل، شوق ومحبت کے سمندروں میں ڈبکیاں لگاتے ہیں، اور اللہ جل مجدہ اپنے خاص نور سے انھیں منور فرماتا ہے، پھر ان پر ایسے اَسرار واَنوار اور اِمداد وبرکات کے در کھلتے ہیں (جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا) اور بے شک اللہ جو چاہے کرتا ہے، اُس یہر چیز پر قدرت و اختیار ہے۔

پھر جب اس پر اَنوارِ ربانیہ پرتوفگن ہوتے ہیں، تو اَن جانی چیزوں کے اَحوال اس پر منکشف ہونا شروع ہوجاتے ہیں، اور پھر اسی سہارے اُن دلوں کی ڈوری اپنے مولا سے بندھ جاتی ہے، اور نفوس مطمئنہ ہوا اُٹھتے ہیں، پھر انھیں انوار واسرار میں وہ محو رہتے ہیں اور وہ کچھ مشاہدے میں رکھتے ہیں کہ کوئی اور جن کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ شاعر کہتا ہے:

وإذا لم تر الهلال فسلم

لأناس رأوه بالأبصار

ترجمہ: ’’اگر تمہیں چاند دیکھنے کی سعادت نصیب نہیں ہوسکی تو اُن لوگوں کو جا کر سلام پیش کرآؤ جنھوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے اُسے دیکھا ہے۔‘‘

دل کی پاکیزگی بصارت وبصیرت کو تاباں رکھتی ہے

یاد رکھیں کہ اگر آپ نے دل کی دنیا کو پاکیزہ وشفاف کرلیا، اور فرائض ونوافل کے اہتمام کے ساتھ خود کو قربِ مولا کی رسی سے باندھ لیا، تو پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا وفتوحات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے، اور وہ مالک ومولا رحمت ومحبت اور فتح ونصرت کی نگاہ سے آپ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جب آپ یہ زینے طے کرلیں تو سمجھ لیں کہ آپ کو دنیا وآخرت دونوں کی سرخروئی نصیب ہوگئی ہے۔ بزبانِ شاعر:

اعط المعية حقها

و الزم له حسن الأدب

واعلم بأنك عبده

فى كل حال وهو رب

ترجمہ: ’’اب آپ اُس قرب ومعیت کا پاس ولحاظ رکھیں، اور حسن اَدب کا دامن کسی حال میں چھوٹنے نہ دیں۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ آپ جو کچھ بھی ہیں اس کے بندے ہیں اور وہ آپ کا مالک ومولا ہے۔‘‘

خوش خبری کس کے لیے؟

اب آپ اِس آیت کریمہ میں ذرا سا غور فرمائیں:

لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ

(یونس، ۶۴)

ترجمہ: ’’ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی۔۔۔)۔‘‘

سوال یہ ہے کہ آخر یہ بشارت ونوید کس کے لیے ہے؟۔ آخر یہ کون لوگ ہیں جنھیں اللہ رب العزت دنیا وآخرت میں خوش خبری سنا رہا ہے؟؟ ایسے سعادت مند، طالع بخت، اور پاکیزہ صفت کون ہوسکتے ہیں؟؟؟ یاد رہے وہ اَولیا ہیں (جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی کے لیے چن لیا ہے)۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۴﴾ (سورۂ یونس)

ترجمہ: ’’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت وشفاعت کی/ یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت

میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے۔''

ولایت کی دو پہچانیں

اِس ابدی وسرمدی سعادت ونجابت کی بس دو ہی نشانیاں ہیں: ایمان اورتقویٰ۔وہ صاحبانِ ایمان وتقویٰ ہی ہیں جنھیں دنیوی زندگی اورحیاتِ اُخروی میں بشارت سنائی گئی ہے۔غور فرمائیں کہ اس کے بعد اللہ پاک نے کتنی عظیم بات کہہ دی ہے، اورایک اٹل قانون دے دیا ہے کہ''اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے''اور یہ نہ بدلنا کیا ہے؟ تو فرمایا: یہی عظیم کامیابی ہے- الحمدللہ والشکر للہ-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز کسی شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! اولیاء اللہ کون ہوتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: 'وہ کہ جب تم انھیں دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔'[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیا ہیں نہ شہدا؛ لیکن قیامت کے دن اَنبیا اور شہدا اُن کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام کو دیکھ کر اُن پر رشک کریں گے۔''

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ:۸/ ۲۶۴ حدیث: ۹۳۔۔۔معجم کبیر طبرانی: ۱۷/۴۱۰حدیث: ۱۹۹۰۰۔۔۔مسند عبد بن حمید: ۴/ ۲۲۸ حدیث: ۱۵۸۵۔۔۔اتحاف الخیرۃ المہرۃ:۶/ ۲۲حدیث: ۵۳۵۸۔

صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں اُن کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ ایسے لوگ ہیں جن کی باہمی محبت صرف اللہ کی خاطر ہوتی ہے، نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔''

''اللہ کی قسم! ان کے چہرے نور ہوں گے، اور وہ نور پر ہوں گے، انھیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔''[1]

''مبارک ہو ایسے خوش بختوں کو یہ اِعزاز اور سعادتیں! دراصل یہ لوگ تھکے کم؛ مگر آرام زیادہ پایا۔اور فنا ہوجانے والے چندروزہ گھر میں کام کیا تو سدا باقی رہنے والے گھر میں انہیں عیش وراحت کے لمحے نصیب ہوئے۔'اور اِس بات کے عوض کہ انہوں نے صبر کیا ہے (تو انھیں رہنے کو) جنت اور (پہننے کو) ریشمی پوشاک عطا کیا جائے گا۔''[2]

(۱) سنن ابوداؤد:۹/ ۴۰۴ حدیث: ۳۰۶۰۔۔۔سنن کبریٰ نسائی: ۶/ ۳۶۲ حدیث: ۱۱۲۳۶۔۔۔مسند احمد بن حنبل: ۴۶/ ۳۸۲ حدیث: ۲۱۸۳۲ ۔۔۔مصنف ابن ابی شیبہ:۸/ ۸۷ حدیث: ۱۴۳۔۔۔بغیۃ الحارث: ۱/ ۳۳۱۔

(۲) سورۂ دہر:۷۶/ ۱۲۔

درِ توبہ وا ہے

دوستو! جلدی کرو،اورسرپٹ دوڑو؛وہ دیکھو سامنے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ نافرمانوں کا منتظر ہے کہ وہ اپنی زبانِ توبہ کھولیں تو انھیں پروانۂ بخشش سنا دیا جائے اور بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرکے اُن کی خطائیں معاف کردیتا ہے۔

(اور پھر اُن سے کہا جائے گا:)

''خوب لطف اَندوزی کے ساتھ کھاؤ اور پیو اُن (اعمال) کے بدلے جو تم گزشتہ (زندگی کے) اَیام میں آگے بھیج چکے تھے۔''[1]

گزشتہ زندگی خواہ کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو، آخر شب وروز کا مجموعہ ہی تو ہے، وہ کوئی لامحدود تو نہیں بلکہ اُس کی ایک حد ہے، اور ہر وہ چیز جس کی کوئی اِبتدا ہو انجام کار وہ ختم ہوجایا کرتی ہے۔

يا أيها المعدودة أنفاسه

لابد يوماً أن يتم العدد

ترجمہ: ''اے شخص! ذرا غور تو کر کہ تیرے پاس جو سانسیں ہیں وہ گنی ہوئی ہیں؛ لہٰذا ایک روز ایسا ضرور آئے گا جب یہ گنا ہوا عدد مکمل ہوجائے گا۔''

''اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھول، اور تو (لوگوں سے ویسا ہی)

(۱) سورۂ حاقہ:۶۹/ ۲۴۔

اِحسان کر جیسا اِحسان اللہ نے تجھ سے فرمایا ہے۔‘‘[۱]

’’بہت دیر ہوگئی، اب اُٹھیں اور سرگرمِ عمل ہو جائیں۔ جدو جہد کریں، صبر سے کام لیں، ’اور صبر کیے جائیں جس طرح عالی ہمت پیغمبروں نے صبر کیا تھا۔‘‘[۲]

میرے شیخ علامہ حبیب احمد معروف بہ ُحداد ٔفرمایا کرتے تھے کہ جب یہ آیت کریمہ مجھے یاد آتی ہے تو سستی و کاہلی مجھ سے رفو چکر ہو جاتی ہے، اور میں اپنے اندر کافی چستی ونشاط محسوس کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: وہ آیت کریمہ کیا ہے؟۔

فرمایا:

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾

ترجمہ: ’’اور آپ اپنے رب کے لیے صبر کیا کریں۔‘‘[۳]

جن کو سچی جستجو وطلب ہوتی ہے وہ اپنی انتھک کوششوں سے منزل پا ہی لیتے ہیں۔ مثل مشہور ہے: ’جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے‘۔ اور اللہ کے فضل وکرم کی تو کوئی حد ہی نہیں، اور اس کی کسی کے ساتھ کوئی تخصیص وتعیین بھی نہیں؛ بلکہ جملہ مخلوقاتِ الٰہیہ کے لیے عام ہے۔

لہٰذا صبر سے کام لیں، اور کوشش جاری رکھیں، اگر واقعتا منزل رسید ہونا چاہتے ہیں تو ایک دن ضرور آئے گا جب خود کو اپنے مقصود پر فائز پائیں گے۔ ہم میں کون ہے جو اچھے خواب نہیں دیکھنا چاہتا!۔

(۱) سورۂ قصص: ۲۸/ ۷۷۔

(۲) سورۂ اَحقاف: ۴۶/ ۳۵۔

(۲) سورۂ مدثر: ۷۴/ ۷۔

ہر کسی کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ جیسے ہمارے اسلاف واکابر نے دیکھا اسی طرح ہمیں بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی دولت نصیب ہو؛ لیکن افسوس کہ ہم اُن کے سے عمل اور اُن کی سی محنت نہیں کرنا چاہتے۔ نہ تو اُن کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہیں، اور نہ ان کی کوششوں کی طرح کوشش ہی کرتے ہیں۔ ہم میں ان کی طرح صبر بھی نہیں، اور نہ ہی ان کی مانند قیام اللیل اور شب خیزی واشک ریزی ہی کر پاتے ہیں۔

یہ بندگانِ خدا کے ساتھ نیک کاموں میں ریس کی بات ہوئی؛ لیکن جہاں تک دنیا، جھوٹی آرزوؤں، اور فاسد خیالات کا معاملہ ہے، اُن کے پیچھے ہم بک ٹٹ دوڑتے ہیں، اُن کے لیے رت جگے، اور جی توڑ کوششیں کرتے ہیں۔ اور پورے پورے دن دنیا کمانے کی حرص و دوڑ میں گزار دیتے ہیں؛ بلکہ بعض کا تو یہ حال ہے کہ چاہتا ہے کہ رات بھی دن ہو جائے تاکہ اُسے مزید کام کرنے کی مہلت میسر آسکے، اُسے نہ نیند سے کوئی غرض ہوتی ہے اور نہ اَعضا کو آرام وراحت پہنچانے سے سروکار!۔

اُس کا کرم کہ رات کو دِن کیا!

اے عاشقانِ رسول! ذرا غور کریں کہ سورۂ قصص میں اللہ کیا فرمارہا ہے:

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ (سورۂ قصص ۷۱ تا ۷۳)

ترجمہ: ’’فرما دیجیے: ذرا اِتنا بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے اوپر روزِ قیامت تک ہمیشہ رات طاری فرما دے (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے۔ کیا تم (یہ باتیں) سنتے نہیں ہو؟۔ فرما دیجیے: ذرا یہ (بھی) بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے اوپر روزِ قیامت تک ہمیشہ دن طاری فرما دے (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں رات لا دے کہ تم اس میں آرام کرسکو، کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟۔ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم رات میں آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل (روزی) تلاش کرسکو اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔‘‘

گویا یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت وشفقت ہے کہ اُس نے ہمارے لیے رات اور دن بنائے، تاکہ ہم اُن میں آرام پائیں، اور اس کے فضل وکرم کو تلاش کرکے اُس کے لیے سجدۂ شکر گزاریں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اپنے

شکر گزار بندوں میں سے بنائے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

اے پروردگار! ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی راتوں کو جسموں کے آرام، روحوں کی راحت، اَعضا کے سکون، اور مناجات و رجوع کی لذت وکیف کے لیے خاص کرسکیں؛ تاکہ ہم خود کو اُن پاکباز لوگوں میں شامل کرسکیں جن پر تیرا کرمِ خاص ہوا، جن کے بارے میں تو نے فرمایا:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (سورۂ ذاریات، ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: ''وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے۔ اور رات کے پچھلے پہروں میں (اُٹھ اُٹھ کر تجھ سے) مغفرت طلب کرتے تھے۔''

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؗ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (سورۂ سجدہ: ۱۶)

ترجمہ: ''ان کے پہلو اُن کی خواب گاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور اُمید (کی ملی جلی کیفیت) سے پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔''

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ

يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

(سورۂ الزمر، ۹)

ترجمہ: ''بھلا (یہ مشرک بہتر ہے یا) وہ (مومن) جو رات کی گھڑیوں میں سجود اور قیام کی حالت میں عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی اُمید رکھتا ہے۔ فرما دیجیے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہوسکتے ہیں۔ بس نصیحت تو عقل مند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔''

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمّدٍ وعلیٰ آله وصحبه وسلم۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ۝ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

(سورۂ فرقان: ۶۳ تا ۶۵)

ترجمہ: ''اور (خدائے) رحمٰن کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیام (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (ہمہ وقت حضورِ باری تعالیٰ میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹا لے، بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے۔''

اے اللہ! ہمیں اپنی شرابِ محبت پلا، اور اپنے محبوبوں سے محبت رکھنے کی توفیق دے، اور ایسے عمل سر انجام دینے کی ہمت عطا کر جو ہمیں تیرے قربِ محبت سے شاد کام کر دیں۔ واسطہ تیرے حبیب معظم محبوب مکرم ﷺ کا۔ اور ہمیں (ظاہر و باطن کی جملہ بیماریوں سے) شفائے کامل وعاجل عطا فرما، اے مولا! صرف تو ہی شفا بخشنے والا ہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

رفیقانِ گرامی! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمہیدی جملے آپ کے لیے کافی ہو گئے ہوں گے؛ لہٰذا اب اپنے مقصدِ اصلی اور اس پاکیزہ عمل کی طرف لوٹتے ہیں، جس کی نسبت سے اللہ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ جس پر پیارے آقا رحمت سراپا ﷺ، صحابہ وتابعین اور اہل اللہ تاحیات گامزن رہے۔ ان کی منزلِ مقصود بس ایک ہی تھی: رضائے الٰہی اور محبتِ رسالت پناہی۔

اب ہم آنے والی سطروں میں ایسے فوائد وبرکات کا مطالعہ کریں گے، جن

سے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی دولتِ بیدار ہاتھ آتی ہے۔ اللہ جس کے لیے یہ دروازہ کھول دے، اسے شرحِ صدر نصیب ہوجاتا ہے، دل کے اندر تشفی وطمانیت پیدا ہوجاتی ہے، اور وہ مولا کے ساتھ جڑ جاتا ہے۔ دنیا اس کی نگاہوں میں حقیر معلوم ہونے لگتی ہے، اور وہ پورے طور پر آخرت کے لمبے سفر کے لیے زادِ راہ اکٹھا کرنے میں جٹ جاتا ہے، اور پھر قیام اللیل اور صیام النہار اس کا دائمی معمول بن جاتا ہے۔ اس طرح اسے اس کا مطلوب ومقصود ہاتھ آجاتا ہے اور وہ نہ صرف اپنے محبوب کی زیارت سے شادکام ہوتا ہے بلکہ اس کے ہاتھوں سے محبت کے جام بھی نوش کرتا ہے۔

اب وہ اپنے عیوب وذنوب کا سختی سے محاسبہ کرتا ہے، اگر اس طریقہ کار سے اسے اپنے نفس کی معرفت نصیب ہوجاتی ہے تو پھر وہ اپنے مولا کو بھی پہچان لیتا ہے؛ اور جسے مولا کی معرفت ہو وہ نفس کی معرفت بھی رکھتا ہے۔

ہر وہ انسان جس کی زبان پر 'لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کاورد ہوتا ہے، اس کی یہ سب سے بڑی اور دیرینہ آرزو ہوتی ہے۔ اب جیسے جیسے اُس نور کا قرب حاصل ہوتا جائے، معاملات کی گرہیں کھلتی چلی جائیں گی، دلوں کے بند ٹوٹتے چلے جائیں گے، اور انجام کار وہ خود بھی اہل نور میں سے ہوجائے گا۔ گویا اس نے دنیا ہی میں آخرت کی بازی مار لی۔

لہٰذا اب مالک ومولا کا شکر اَدا کرنے کا وقت ہے کہ اس نے آپ کو ایسے سعادت مندوں اور فیروز بختوں میں سے کردیا۔ مگر حیف کہ تھوڑے ہی لوگ شکرگزار ہوتے ہیں۔ اللہ ہی سارے اُمور کی تدبیر فرماتا ہے، اُسے آنکھوں کی خیانت، اور

دل کے مخفی رازوں کا بھی پتہ ہے۔

یہ ایک عظیم نعمت ہے، جس کو اس کی قدر وقیمت کا اِحساس ہوگیا' ہوگیا، اور جو اس سے بیگانہ رہا سو بیگانہ رہا۔ لہٰذا اِس مقصد عظیم وجلیل کی تحصیل کے لیے جتن کرنے والے پر شکرِ مولا واجب ہے۔ نیت صاف رکھیں، اور عمل کو بھی خالص رکھیں، پھر دیکھیں پروردگارِ عالم کی برکات وعطیات، خیرات وانعامات کی کیسی موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔

جب آپ کشادہ قلبی اور شرحِ صدر کے ساتھ اِس میدان میں اُتر ہی آئے ہیں، تو اَب اپنے حال اَحوال کو بہتر سے بہتر بنانے کی بھی کوشش کریں۔ جد وجہد سے کام لیں، سب کچھ کھلی آنکھوں نظر آئے گا۔ نیتوں کے برتن صاف رکھیں، سیرابی نصیب ہوگی، لوگوں کو جامِ محبت پلاتے رہیں وہ بھی آپ پر اپنی نوازشیں جاری رکھیں گے، اس طرح آپ کا شمار اہل محبت میں ہونے لگے گا۔

قلب وباطن کی پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوجائیں۔ خدا نہ کرے کہ آپ اُن میں سے ہوجائیں جو دنیا کمانے کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں، اور اُسی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں؛ اور آخرت کو بالکل ہی فراموش کر رکھا ہے، پھر اس کے لیے تیاری کیا کریں گے!۔

یاد رہے کہ دنیا فتنہ وفساد کا گھر اور بہت جلد اُجڑ جانے والی ایک سرائے ہے؛ اس لیے اس کی خاطر ریس کرنا عاقبت نااَندیشی ہی کہلائے گی۔ فانی دنیا کی محبت میں محو ہوکر باقی عقبیٰ کو نظرانداز کردینا شیوۂ مومنانہ نہیں۔ نہ بھولیں کہ اللہ نے اپنے یہاں آپ کے لیےبہت کچھ تیار کر رکھا ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر

اور پائیدار ہے۔

تنافسوها وأعطوها قوالبهم
مع القلوب فيا لله من عجب
وتب إلى مولاک يا إنسان
من قبل أن يفوتک الزمان

ترجمہ: ''ہائے! کتنی عجیب سی بات ہے کہ لوگ دنیا کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں، اور اُس کے لیے جان ودل تک کا نذرانہ پیش کردیتے ہیں۔''

اے انسان! کب تک تیرا یہ حال رہے گا، خدارا اب تو گناہوں سے توبہ کرکے اپنے مولا سے لو لگالے؛ ورنہ زمانہ جلد ہی تجھے الوداع کہنے والا ہے۔

ہم میں سے ہر کسی کا تقریباً یہی حال ہے۔ اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اے اللہ! ہمیں اپنا محبوب بنالے، ہمیں اپنی خاطر اِکٹھا کردے، جملہ اُمور میں ہمیں اپنی ذات پر توکل رکھنے کی توفیق مرحمت فرما، واسطہ اس پیارے رسول کا جسے تونے چاہا بھی ہے اور جسے تونے ہرشرافت وکرامت اور سعادت وعظمت بھی بخشی ہے، ہمیں اپنا محبوب بنا اور محب بھی رکھ۔ والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

''اے پروردگارِ عالم! ہم تیرے نوروں میں سے عین نور کے

طفیل تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کی صورت بالکل اسی طرح دکھا جیسے تیری نگاہ میں ہے۔"

والحمدلله رب العالمين وصلى الله علىٰ سيدنا محمدٍ فى الأول والأخر والباطن والظاهر وعلىٰ آله وأصحابه وأزواجه وذريته وأتباعه إلى يوم الدين والحمد لله رب العالمين۔

❁ یہ لیں، اَب فوائد و برکات کے مطالعے سے آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

تازہ دم ہو کر اُٹھیں، اور سعی و عمل میں کمی نہ کریں، کچھ بعید نہیں کہ وہ حسن کائنات اور کائناتِ حسن (۱) آپ کی آنکھوں میں بھی اُتر آئے۔ توفیق خیر دینے والا اللہ ہی ہے۔

فائدہ نمبر 1

سُورۂ قدر

جس نے طلوع وغروب آفتاب کے وقت اِس سورہ کو (۲۱) اِکیس مرتبہ پڑھا، تو اُسے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام نصیب ہوگا- اِن شاء اللہ-[1]

(۱) الوسائل الشافعہ: ۴۲۱۔

فائدہ نمبر 2

سُورۂ کوثر

جس نے کسی شب اِس سورہ کو (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھا، تو اُسے خواب میں زیارتِ نبوی نصیب ہوگی- اِن شاء اللہ- یہ طریقہ مجرب اور آزمودہ ہے۔[1]

فائدہ نمبر 3

سُورۂ مُزمِّل

جو دیدارِ مصطفیٰ کا آرزومند ہے، اُسے چاہیے کہ اس سورہ کو (۴۱) اکتالیس مرتبہ پڑھے، یقیناً اس کا مقدر جاگے گا، اور اسے زیارتِ نبوی کا شرف حاصل ہوگا -اِن شاء اللہ- یہ طریقہ بھی -الحمد للہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔[2]

فائدہ نمبر 4

'خزینۃ الاسرار' میں مذکور ہے کہ بعض علما کے بقول جس نے بروزِ جمعہ سورۂ قدر کی (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ تلاوت کی، وہ اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک کہ اسے دیدارِ مصطفیٰ کی دولت نہ حاصل ہوجائے۔ یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

(۱) الوسائل الشافعہ: ۴۲۴۔

(۲) الوسائل الشافعہ، امام خرد: ۴۱۸۔

فائدہ نمبر 5

بعض عرفا سورۂ کوثر کے خواص بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص شب جمعہ اس کو (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھے، ساتھ ہی ہزار بار تحفہ درود بھی سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر کے سوجائے، اُسے خواب میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ طریقہ بہت سے لوگوں نے آزمایا، اور -الحمدللہ- انھیں اس میں کامیابی ملی۔

فائدہ نمبر 6

بعض مشائخ نے بیان کیا ہے کہ جو شخص نصف شب جمعہ کو (۱۰۰۰) ہزار بار سورۂ لِاِیلٰفِ قُریش پڑھ کر باوضو سوجائے، اسے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ نصیب ہوگا، نیز اسے اُس کا گوہر مراد بھی مل جائے گا۔ یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- بہت ہی مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 7

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے آتا ہے کہ جس نے کسی شب (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ سورۂ اِخلاص کا ورد کیا، اسے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔[1]

(۱) الوسائل الشافعہ، امام خرد۔

فائدہ نمبر 8

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے یہ بھی ملتا ہے کہ جو کوئی مسلمان جمعہ کی رات کو دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (۲۵) پچیس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ کر (۱۰۰۰) ہزار بار یہ درود بھیجے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

دوسرا جمعہ آنے سے پہلے ہی اس کو خواب میں رحمت عالم ﷺ کی زیارت سے حصہ نصیب ہو جائے گا۔ اور جسے دیدارِ مصطفیٰ کا اِعزاز مل گیا اللہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اس فائدہ کو امام یوسف بن اسماعیل نبہانی نے بھی اپنی کتاب 'سعادۃ الدارین' میں درج فرمایا ہے۔[1]

فائدہ نمبر 9

مفاتیح المفاتیح میں قطب الاقطاب کی 'کتاب الاذکار' کے حوالے سے مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص شب جمعہ میں دو رکعت اس طرح اَدا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (۵) پانچ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ پھر فارغ ہو کر بارگاہِ رسالت میں درود وسلام کا نذرانہ

(۱) الوسائل الشافعہ، امام خرد: ۴۷۱۔

پیش کرے (تو اس کی برکت سے اللہ دیدارِ مصطفیٰ کی راہیں اس کے لیے ہموار فرما دے گا)۔''

فائدہ نمبر 10

'مجمع الحدیث' میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

جو شخص مجھے خواب میں دیکھنے کا آرزومند ہو، اُسے چاہیے کہ شب جمعہ میں دو سلاموں کے ساتھ چار رکعتیں اَدا کرے، اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، والضحیٰ، الم نشرح، انا انزلناہ، اور اِذا زلزلت الارض پڑھے، پھر سلام پھیر کر (۷۰) ستر مرتبہ درود، اور (۷۰) ستر مرتبہ اِستغفار پڑھے، اور درود وسلام کا ورد کرتا ہوا سو جائے تو اُسے مجھے خواب میں دیکھنے کا شرف نصیب ہوگا۔

فائدہ نمبر 11

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ہفتے کے دن مجھ پر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ درود بھیجا، مرنے سے پہلے وہ جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا۔ یہ طریقہ بھی -الحمد للہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔''[1]

فائدہ نمبر 12

'مفاخر علیہ' میں حضرت ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آتا ہے کہ آپ

(۱) الوسائل الشافعہ، امام خرد: ۴۶۷۔

نے فرمایا:

جو شخص زیارتِ نبوی کا طلب گار، اور روزِ قیامت وعرصۂ محشر کی شرمندگی سے بچنے کا خواست گار ہے، اسے چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ سورہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ، اور سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کی تلاوت کرے۔

فائدہ نمبر 13

سیدنا جمال الدین ابو المواہب شاذلی رضی اللہ عنہ - جن کا شمار اَخیارِ اُمت میں سے ہوتا ہے- فرماتے ہیں: میں خواب کے اندر حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے مجھے حکم دیتے ہوئے فرمایا: سوتے وقت پہلے پانچ مرتبہ 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'، اور پانچ مرتبہ 'اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' پڑھ کر پھر اس دعا کا ورد کیا کرو:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ أَرِنِي وَجْهَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَمَآلًا۔

جب بھی تم اس دعا کو پڑھو گے، میں تمہارے خواب میں آؤں گا، اور تم سے کبھی بھی پیٹھ نہ پھیروں گا۔ پھر فرمایا: کیا خوب بات ہو اگر کوئی اس دعا کو یاد کرلے، اور اس پر یقین کامل رکھے۔

خصوصاً جب آپ بارگاہِ رسالت میں درود وسلام کثرت کے ساتھ پیش کریں گے (تو یہ دولت بیدار کثرت سے آپ کے ہاتھ لگے گی)۔ یہ طریقہ بھی

-الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 14

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّي تَحِيَّةً وَّسَلَامًا۔

امام جبروان فاکہانی اور ابن وداعہ نے یہ حدیث فی القبور تک نقل کی ہے۔اس کے بعد فاکہانی فرماتے ہیں کہ جس نے درود کے اِس صیغے کے ساتھ (۷۰) ستر مرتبہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام پیش کیا، اُسے خواب میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

فائدہ نمبر 15

'منبع السعادات' اور'ذخائر محمدیہ' میں زیارتِ نبوی کا ایک فائدہ یوں درج ہے کہ مندرجہ ذیل دعا (۱۰۰) سومرتبہ پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ الْأَنْوَارِ، الَّذِيْ هُوَ عَيْنُكَ لَاغَيْرُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَجْهَ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ عِنْدَكَ۔

یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔ بہت سوں نے اس سے فائدہ اُٹھانے کی مجھے اطلاع دی ہے۔

فائدہ نمبر 16

ایک طریقہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص دیدارِ مصطفیٰ کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ دو رکعت نمازِ نفل اَدا کرنے کے بعد (۱۰۰) مرتبہ یوں پڑھے:

يَا نُوْرَ النُّوْرِ، يَا مُدَبِّرَ الْأُمُوْرِ بَلِّغْ عَنِّي رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّأَرْوَاحَ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا۔

فائدہ نمبر 17

علامہ سید احمد زینی بن دحلان اپنے مجموعۂ درود میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی معیت پانے کے لیے ایک مجرب وآزمودہ صیغۂ درود یہ ہے، جسے روزانہ (۱۰۰۰) بار پڑھنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْجَامِعِ لِأَسْرَارِكَ، وَالدَّالِّ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

یہی فائدہ حبیب حسن محمد فدعق نے بھی اپنی کتاب 'الفوائد الحسان' کے صفحہ ۲۶ پر ذکر کیا ہے۔ یہ طریقہ بھی -الحمد للہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 18

سیدی محمد بکری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ درود 'صلاۃ الفاتح' کہلاتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ۔

بتایا جاتا ہے کہ جس نے اس کو جمعرات، جمعہ یا سوموار کی رات میں (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھا، اُسے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اِجتماع نصیب ہوگا۔ یہ درود پڑھنے سے پہلے چار رکعتیں اِس ترتیب سے اَدا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ قدر تین مرتبہ، دوسری میں سورۂ زلزلہ، تیسری میں سورۂ کافرون، اور چوتھی میں سورۂ معوذ تین پڑھے۔ نیز یہ درود پڑھتے وقت اگر اگربتی وغیرہ جلالے تو کیا کہنے!۔ جو چاہے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے۔ یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 19

'بستان الفقراء' میں آتا ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے بروزِ جمعہ مندرجہ ذیل صیغے کے ساتھ (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ مجھ پر درود پڑھا تو وہ شخص اس رات ضرور اپنے رب یا اپنے نبی کا دیدار کرے گا، یا جنت میں اپنا گھر دیکھ لے گا۔ اور اگر وہ شخص نہ دیکھے تو یہ کام دو، تین یا پانچ جمعے تک جاری رکھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

ایک اور روایت میں آگے 'وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ' کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 20

'حدائق الاخبار' اور سیدی شیخ عبد القادر جیلانی ؓ کی 'غنیۃ الطالبین' میں ہے: حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے شبِ جمعہ دو رکعت نماز اِس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ، اور قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ پڑھا، پھر اس نے اپنی نماز کے آخر میں (۱۰۰۰) ہزار بار یہ درود پڑھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

تو وہ بلاشبہ مجھے خواب میں دیکھے گا، اگلا جمعہ آنے سے قبل اور جس شخص نے مجھے دیکھا جنت اس کا مقدر بن جاتی ہے، اور اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

اس صیغہ درود کو حبیب عطاس حبشی نے اپنی کتاب 'تذکرۃ المصطفیٰ' اور سید محمد بن علوی مالکی نے 'ذخائرِ محمدیہ' میں بھی بیان کیا ہے۔ یہ طریقہ بھی -الحمدللہ تعالیٰ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 21

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ

وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

سیدی ابو العباس المرسی ؓ بیان فرماتے ہیں کہ

''جس شخص نے بالالتزام رات و دن میں (۵۰۰) پانچ سو مرتبہ درج بالا صلوٰۃ وسلام پڑھا، وہ مرنے سے قبل حضور رحمت عالم ﷺ کو عالم بیداری میں ضرور دیکھے گا۔''

علامہ نبہانی ؓ نے 'سعادۃ الدارین' میں اس پر اتنا اِضافہ بھی کیا ہے:

وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

سیدی یوسف نبہانی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ

''اگر اس عمل سے بیداری میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف مل سکتا ہے تو خواب میں تو بدرجۂ اولیٰ آپ کے دیدار کی سعادت نصیب ہونی چاہیے۔ یہ طریقہ بھی -الحمد للہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔[1]

فائدہ نمبر 22

اِبریز شریف میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عبد العزیز دباغ ؓ نے سب سے پہلا وظیفہ جو حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کی تلقین پر شروع کیا تھا وہ مندرجہ ذیل تھا، جس کا وہ روزانہ (۷۰۰۰) سات ہزار مرتبہ ورد کیا کرتے تھے:

(۱) سعادۃ الدارین، یوسف نبہانی: ۴۸۸۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ﷺ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ۔

فائدہ نمبر 23

اپنے والدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ جو شخص سوتے وقت امام بوصیری کے قصیدۂ ہمزیہ کا مندرجہ ذیل شعر (۴۱) اکتالیس مرتبہ پڑھے، اسے دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت نصیب ہوگی:

لَیْتَہٗ خَصَّنِیْ بِرُؤْیَۃِ وَجْہٍ
زَالَ عَنْ کُلِّ مَنْ رَاٰہُ الشَّقَآءُ[1]

یہ فائدہ 'اجازات ومکاتباتِ حبیب عبد اللہ بن ہادی ہدار' کے صفحہ ۹ پر بھی مذکور ہے۔ نیز سید محمد بن علوی مالکی نے بھی اپنی کتاب 'ذخائرِ محمدیہ' کے صفحہ ۱۵۴ پر اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اللہ انھیں اس کی بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے۔

فائدہ نمبر 24

سیدی یوسف بن اسماعیل نبہانی کی کتاب 'سعادۃ الدارین' میں سید قطب

(۱) ترجمہ: کاش! مجھے آپ علیہ السلام کی زیارت کا شرف مل جائے جس سے ہر دیکھنے والے کی ہر تکلیف دور ہوجایا کرتی ہے۔

احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک مبارک صیغہ ذکر کیا گیا ہے۔ جس کی فضیلت میں آتا ہے کہ جس شخص نے اسے (۱۲۰۰۰) بارہ ہزار مرتبہ پڑھا، اسے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف نصیب ہوگا۔ نیز اس کے اور بھی بہت سے بے شمار فوائد وثمرات ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ الْقُرَشِیِّ، بَحْرِ أَنْوَارِکَ، وَمَعْدِنِ أَسْرَارِکَ، وَعَیْنِ عِنَایَتِکَ، وَلِسَانِ حُجَّتِکَ، وَخَیْرِ خَلْقِکَ، وَأَحَبِّ الْخَلْقِ إِلَیْکَ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِهِ الْأَنْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ، وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

فائدہ نمبر 25

سیدی یوسف نبہانی 'مجمع الصلوات' میں شیخ احمد دیربی کے مجربات میں سے ایک صیغۂ درود نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت

روزانہ شب میں اس درود کو دس دن تک (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھے، اور پھر باوضو، رو بہ قبلہ، دائیں کروٹ پر سو رہے، تو یقیناً اُسے زیارتِ نبوی نصیب ہوگی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ، عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِہٖ عِلْمُ اللّٰہِ، وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُ اللّٰہِ، وَنَفَذَ بِہٖ حُکْمُ اللّٰہِ، وَوَسِعَہٗ عِلْمُ اللّٰہِ، وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ، وَرِضَاءَ نَفْسِہٖ، وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ، عَدَدَ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ، وَمَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ، صَلَاۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ، وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ بَاقِیَۃً بِبَقَاءِ اللّٰہِ۔

فائدہ نمبر 26

سیدی یوسف نبہانی کی 'جامع الصلوات' صفحہ ۱۱۹ پر مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ ایک مبارک صیغہ ہے۔ ہر قسم کے جائز مقاصد کی تکمیل کے لیے اسے

(۱۰۰) سو سے لے کر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ تک پڑھا جائے۔ اور دیدارِ مصطفیٰ کے لیے (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ۔

اور اگر اس نے ہر دن (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیا، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے دائمی غنا و تونگری سے بہرہ ور فرمادے گا، وہ ساری مخلوق کا محبوبِ نگاہ ہو جائے گا، اور ہر قسم کی آفات و تکالیف اس سے دور کردی جائیں گی۔ الغرض! اس کے فوائد اتنے زیادہ ہیں کہ انھیں لفظوں میں بیان کرنا بہت مشکل ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ قَدْرَ لَاۤ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَأَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا، وَوَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّہٗ وَتَرْضَاہُ، وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْٓءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَیْنِ رَیْحَانَتَیِ خَیْرِ الأَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَئِمَّةِ الْھُدٰی وَمَصَابِیْحِ الظَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اللّٰہُ۔

فائدہ نمبر 27

سیدی یوسف نبہانی کی اِسی 'جامع الصلوات' صفحہ ۲۰ پر شیخ تیجانی کے حوالے سے مذکور ہے کہ جو شخص مندرجہ ذیل درود کو ایک ہفتہ پوری پابندی اور کامل

طہارت کے ساتھ پاک بستر پر سوتے وقت پڑھے، اسے -اِن شاء اللہ- زیارتِ نبوی نصیب ہوگی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَیْنِ الرَّحْمَةِ الرَّبَّانِیَّةِ، وَالْیَاقُوْتَةِ الْمُتَحَقِّقَةِ الْحَائِطَةِ بِمَرْکَزِ الْفُھُوْمِ وَالْمَعَانِیْ وَنُوْرِ الأَنْوَارِ الْمُتَکَوِّنَةِ الاٰدَمِیْ، صَاحِبِ الْحَقِّ الرَّبَّانِیْ، اَلْبَرْقِ الأَسْطَعِ بِمُزْنِ الأَرْیَاحِ الْمَائِلَةِ لِکُلِّ مُتَعَرِّضٍ مِنَ الْبُحُوْرِ وَالأَوَانِیْ، وَنُوْرِکَ اللاَّمِعُ الَّذِیْ مَلأْتَ بِہٖ کَوْنَکَ الْحَائِط بِأَمْکِنَةِ الْمَکَانِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَیْنِ الْحَقِّ الَّتِیْ تَتَجَلّٰی مِنْھَا عُرُوْشُ الْحَقَائِقِ عَیْنِ الْمَعَارِفِ الأَعْلَمِ، صِرَاطِکَ التَّامِ الأَقْوَمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی طَلْعَةِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْکَنْزِ الأَعْظَمِ، أَفَاضَتِکَ مِنْکَ إِلَیْکَ، إِحَاطَةِ النُّوْرِ

الْمُطلسمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ صَلَاةً تُعَرِّفُنَا بِھَا إِیَّاہُ۔

فائدہ نمبر 28

سیدی یوسف نبہانی کی اسی 'جامع الصلوات' صفحہ ۲۱ پر اُن کے استاذ شیخ محمد فاسی شاذلی کے حوالے سے ایک صیغۂ درود نقل ہوا ہے، جس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ جس نے پابندی کے ساتھ اس درود کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھا، -اللہ نے چاہا- تو وہ کثرت کے ساتھ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا، خواب میں بھی بیداری میں بھی، حسی طور پر بھی اور معنوی طور پر بھی۔ درود یہ ہے:

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ جَعَلْتَہٗ سَبَبًا لِانْشِقَاقِ أَسْرَارِکَ الْجَبْرُوْتِیَّةِ، وَانْفِلَاقِ أَنْوَارِکَ الرَّحْمَانِیَّةِ، وَصَارَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِیَّةِ، وَخَلِیْفَةَ أَسْرَارِکَ الذَّاتِیَّةِ فَھُوَ یَاقُوْتَةٌ أَحَدِیَّةٌ، ذَاتِکَ الصَّمَدِیَّةِ، وَعَیْنُ مَظْھَرِ صِفَاتِکَ الأَزَلِیَّةِ، فَبِکَ وَمِنْکَ صَارَ

حِجَابًا عَنْکَ، وَسِرًّا مِنْ أَسْرَارِ غَيْبِکَ، حَجَبْتَ بِهِ كَثِيْرًا مِنْ خَلْقِکَ. فَهُوَ الْكَنْزُ الْمُطَلْسَمُ، وَالْبَحْرُ الزَّاخِرُ الْمُطَمْطَمُ، فَنَسْأَلُکَ اللّٰهُمَّ بِجَاهِهٖ لَدَيْکَ وَبِكَرَامَتِهٖ عَلَيْکَ أَنْ تُعَمِّرَ قُلُوْبَنَا بِأَفْعَالِهٖ، وَأَسْمَاعَنَا بِأَقْوَالِهٖ، وَقُلُوْبَنَا بِأَنْوَارِهٖ، وَأَرْوَاحَنَا بِأَسْرَارِهٖ، وَأَشْبَاحَنَا بِأَحْوَالِهٖ، وَسَرَائِرَنَا بِمُعَامَلَتِهٖ، وَبَوَاطِنَنَا بِمُشَاهَدَتِهٖ، وَأَبْصَارَنَا بِأَنْوَارِ المحيا جَمَالِهٖ، وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِنَا فِي مَرْضَاتِهٖ، حَتّٰى نَشْهَدَکَ بِهٖ، وَهُوَ بِکَ فَأَكُوْنُ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَتَيْنِ بِالْحَضْرَتَيْنِ وَأَدُلُّ بِهِمَا عَلَيْهِمَا، وَنَسْأَلُکَ اللّٰهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً وَّتَسْلِيْمًا يَلِيْقَانِ بِجَنَابِهٖ وَعَظِيْمِ قَدْرِهٖ وَتَجْمَعُنَا بِهِمَا عَلَيْهِ، وَتُقَرِّبُنَا بِخَالِصِ وُدِّهِمَا لَدَيْهِ، وَتَنْفَحُنِي بِسَبَبِهِمَا نَفْحَةَ الْأَتْقِيَاءِ، وَتَمْنَحُنِي بِهِمَا مِنَّةً

الْأَصْفِيَاءِ لِأَنَّهُ السِّرُّ الْمَصُوْنُ، وَالْجَوْهَرُ الْفَرْدُ الْمَكْنُوْنُ فَهُوَ الْيَاقُوْتَةُ الْمُنْطَوِيَةُ عَلَيْهَا أَضْعَافُ مُكَوَّنَاتِکَ، وَالْغَيْهُوبَةِ الْمُنْتَخَبِ مِنْهَا أَصْنَافُ مَعْلُوْمَاتِکَ، فَكَانَ غَيْبًا مِنْ غَيْبِکَ، وَبَدَلًا مِنْ سِرِّ رُبُوْبِيَّتِکَ، حَتّٰى صَارَ بِذَالِکَ مَظْهَرًا نَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلَيْکَ، وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ ذٰلِکَ وَقَدْ أَخْبَرْتَنَا فِي مُحْكَمِ كِتَابِکَ بِقَوْلِکَ: إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ۔ وَقَدْ زَالَ بِذٰلِکَ الرَّيْبُ وَحَصَلَ الِانْتِبَاهُ، وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ دَلَالَتَنَا عَلَيْکَ بِهٖ، وَمُعَامَلَاتَنَا مَعَکَ مِنْ أَنْوَارِ مُتَابَعَتِهٖ، وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَلٰى مَنْ جَعَلْتَهُمْ مَحَلًّا لِّلْاِقْتِدَاءِ، وَصَيَّرْتَ قُلُوْبَهُمْ مَصَابِيْحَ الْهُدٰى الْمُطَهَّرِيْنَ مِنْ رَقِّ الْأَغْيَارِ وَشَوَائِبِ الْأَكْدَارِ، مَنْ بَدَتْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ دُرَرُ الْمَعَانِي، فَجَعَلْتَ قَلَائِدَ

التَّحْقِيْقِ لِأَهْلِ الْمَبَانِي، وَاخْتَرْتَهُمْ فِي سَابِقِ الِاقْتِدَارِ أَنَّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ نَبِيِّکَ الْمُخْتَارِ، وَرَضَيْتَهُمْ لِانْتِصَارِ دِيْنِکَ فَهُمُ السَّادَةُ الْأَخْيَارُ، وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ مَزِيْدَ رِضْوَانِکَ عَلَيْهِمْ مَعَ الْاٰلِ وَالْعَشِيْرَةِ وَالْمُقْتَفِيْنَ لِلْاٰثَارِ، وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ ذُنُوْبَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَمَشَائِخِنَا وَإِخْوَانِنَا فِي اللّٰهِ وَجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْمُطِيْعِيْنَ مِنْهُمْ وَأَهْلِ الْأَوْزَارِ۔

فائدہ نمبر 29

مدینہ منورہ میں شرفِ ولادت پانے والے چند مشائخ کی زبانی مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے یہاں مدینہ منورہ کے اندر سیدی یوسف نبہانی رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ وظیفہ بڑا مقبول ہے کہ جو شخص خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونا چاہے، تو اسے چاہیے کہ سوتے وقت (۲۲) بائیس مرتبہ ’محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘ کا ورد کرلیا کرے۔[1]

(۱) تفصیل کے لیے دیکھئے: سعادۃ الدارین: ۴۹۲۔

فائدہ نمبر 30

مجھے اپنے رفیق وشیخ حبیب زین بن ابراہیم بن سمیط –مدظلہ العالی– کے ذریعہ خبر پہنچی ہے، وہ فرمایا کرتے ہیں کہ حبیب علی بن محمد حبشی –قدس سرہ العزیز– سے منسوب مندرجہ ذیل صیغۂ درود دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت پانے کے لیے مجرب مانا جاتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً وَّسَلَاماً دَائِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

اور مجھے یہ سعادت ارزانی نصیب ہوئی کہ مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس کے قریب حبیب فاضل سید حسن بن عبداللہ شاطری نے پہلی ملاقات میں مجھے یہ مبارک وظیفہ عنایت کیا تھا۔

فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

فائدہ نمبر 31

سیدی یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۴ پر رقم طراز ہیں کہ ابوالقاسم سبکی نے اپنی کتاب 'الدر المنظّم فی المولد المعظم' میں سرکارِ

دو عالم ﷺ کا ایک فرمان نقل کیا ہے کہ جو شخص یوں درود بھیجے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْأَرْوَاحِ، وَّعَلیٰ جَسَدِهٖ فِی الْأَجْسَادِ، وَعَلیٰ قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

اُسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عرصۂ قیامت میں بھی میرے دیدار سے مشرف کیا جائے گا۔ اور جو بھی مجھے قیامت دیکھ لے اسے میری شفاعت سے ضرور حصہ ملے گا۔ اور جس کی میں شفاعت کردوں، وہ میرے حوض کوثر سے سیراب ہوگا، اور اس کے اوپر آتش جہنم حرام ہوگی۔

فائدہ نمبر 32

سیدی یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۴ میں شیخ شمس الدین عبدوسی کے حوالے سے مذکور ہے کہ جو شخص بعد نماز عشا اپنی آرام گاہ میں جا کر مندرجہ ذیل درود پڑھے، ساتھ ہی تین بار قل ھو اللہ، قل اعوذ برب الفلق، اور قل اعوذ بربّ الناس بھی پڑھ لے، اس کے بعد کوئی کلام کیے بغیر سو جائے تو اسے خواب میں تاجدارِ حرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ أَبَدًا، وَأَنْمٰی

بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا، وَأَزْكٰی تَحِيَّاتِكَ فَضْلاً وَّعَدَدًا عَلیٰ أَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَالْجَانِّيَّةِ، وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْإِيْمَانِيَّةِ، وَمَظْهَرِ التَّجَلِّيَاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ، وَمَهْبَطِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَوَاسِطَةِ عُقْدِ النَّبِيِّيْنَ، وَمُقَدَّمِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَقَائِدِ رَكْبِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ، وَأَفْضَلِ الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ، حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْأَعْلیٰ، وَمَالِكِ أَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْأَسْنیٰ، شَاهِدِ أَسْرَارِ الْأَزَلِ، وَمُشَاهِدِ أَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْأُوَلِ، وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ، وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ، مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ، وَإِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعَلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ، رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ، وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ، اَلْمُتَحَقِّقِ بِأَعْلیٰ رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ،

وَالْمُتَخَلِّقِ بِأَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الاِصْطِفَائِيَّةِ، الْخَلِيْلِ الْأَعْظَمِ، وَالْحَبِيْبِ الْأَكْرَمِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ، وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَجْمَعِيْنَ۔

اِس صیغۂ درود کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا ورد رکھنے والا شیطان کے وسوسوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ بعض عرفا کے بقول یہ قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی کا درود ہے، اور جو شخص اِسے بعد نمازِ عشا سورہاے اِخلاص و مُعوِّذ تین کے ساتھ پڑھے، وہ خواب میں دیدارِ مصطفیٰ سے مشرف ہوگا- اِن شاء اللہ-

پھر میں نے اِسے کچھ اِضافے کے ساتھ 'کنوز الاسرار' میں دیکھا، نیز اس میں 'مسالک الحنفا' کی عبارت بھی مذکور تھی۔ حضرت سید عبد الوہاب شعرانی اپنے شیخ امام نور الدین شوانی- قدس سرہ العزیز- کی سوانح پر مشتمل کتاب 'الطبقات الوسطیٰ' میں نقل کرتے ہیں کہ شیخ شوانی نے فرمایا: میں نے اِنتقال کے دو سال بعد انھیں خواب میں دیکھا، وہ مجھ سے فرمارہے تھے کہ مجھے شیخ عبد اللہ عبدوسی کا درود سکھاؤ؛

کیوں کہ میں نے اس کی مانگ عالم برزخ میں دیکھی ہے، اوراس کا ثواب آخرت میں یہ پایا ہے کہ اس کا ایک بار پڑھنا (۱۰۰۰۰) دس ہزار پڑھنے کے برابر ہے۔ والحمد للہ۔

سیدی حسن بن محمد فدعق نے بھی یہ فائدہ 'الفوائد الحسان' ص ۳۲ پر ذکر فرمایا ہے۔

فائدہ نمبر 33

جو شخص خواب کے اندر دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کرنے کا آرزومند ہو اُسے چاہیے کہ اِس درود کا وِرد رکھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ۔

جو شخص بھی یہ درود آقاے کریم ﷺ پر طاق عدد میں پڑھے گا، اُسے خواب میں زیارتِ نبوی نصیب ہوگی۔ نیز اس کے ساتھ میں یہ بھی شامل کرلے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ۔[1]

(۱) سعادۃ الدارین: ۴۸۵۔

سیدی حسن بن محمد فدعق نے بھی یہ فائدہ اپنی کتاب 'الفوائد الحسان' صفحہ ۲۶ پر ذکر فرمایا ہے، نیز اس میں: وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، کا اِضافہ کیا ہے۔

فائدہ نمبر 34

'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۵ پر امام یافعی کا ایک قول نقل کیا ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت سے بہرہ یاب ہونا چاہیے، اُسے چاہیے کہ مہینے کے پہلے جمعہ کی شب کو غسل کرے، پھر عشا کی نماز ادا کرکے بارہ رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ مزمل پڑھے، اخیر میں سلام پھیر کر بارگاہِ رسالت میں (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ درود وسلام بھیجے، اور پھر سوجائے۔ یقیناً اسے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ نصیب ہوجائے گا۔

دوسرے نسخے میں کچھ اِضافہ ہے کہ غسل کے بعد وضو کرے۔۔۔ اور پاک صاف سفید کپڑا زیب تن کرے۔۔۔۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔۔۔۔ ہزار بار درود پڑھنے کے بعد ہزار بار اِستغفار بھی کرے۔۔۔۔ پھر طہارت پر سوئے رہے، تو اسے خواب میں زیارتِ نبوی نصیب ہوگی۔ یہ طریقہ بھی مجرب اور آزمودہ ہے۔۔۔۔

فائدہ نمبر 35

اُسی 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۵ پر ہے کہ امام قسطلانی نے فرمایا: میں نے بعض معتبر کتابوں میں پڑھا ہے کہ جو شخص پابندی کے ساتھ سورۂ مزمل اور سورۂ

کوثر تلاوت کرتا رہے، اُسے کسی شب نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوجائے گی۔

ویسے یہ طریقہ اِس کتاب کے بالکل شروع میں گزر چکا ہے جہاں مختلف سورتوں کے مخصوص وظائف بیان ہوئے ہیں؛ مگر یہاں دوسورتوں کو ساتھ پڑھنے کی بات کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔

فائدہ نمبر 36

’سعادۃ الدارین‘ میں بعض (مشائخ) کے حوالے سے آتا ہے کہ شب جمعہ کو چار رکعتیں پڑھی جائیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ وسورۂ قدر۔ دوسری میں سورۂ فاتحہ، اور سورۂ زلزال تین مرتبہ۔ تیسری میں سورۂ فاتحہ وسورۂ کافرون۔ اور چوتھی میں سورۂ فاتحہ، اور سورۂ اِخلاص تین مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک بار سورہاے معوذین بھی پڑھ لے۔ پھر سلام پھیر کر روبہ قبلہ بیٹھ جائے، اور (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ اِس صیغے کے ساتھ بارگاہِ نبوی میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

تو وہ یقینا خواب میں دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام سے شرف یاب ہوگا، اسی جمعہ کو، یا دوسرے جمعہ کو، یا پھر تیسرے جمعہ کو - اِن شاء اللہ - امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ یہ آخری جملے میں نے امام العینیہ شیخ بہاء الدین حنفی - قدس سرہ العزیز - کی مبارک تحریر سے نقل کیے ہیں۔ اللہ ان پر اور ہم سب پر رحمت وعنایت کی نظر فرمائے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وسلم۔

فائدہ نمبر 37

امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس کے علاوہ اُن کے خط مبارک سے میں نے سورۂ فیل کے خواص بھی نقل کیے ہیں کہ جو شخص کسی بھی شب سورۂ فیل کو (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھے، اور (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ آقاے کریم ﷺ پر درود بھیج کر سوجائے، اسے خواب میں دیدار احمد مختار کی دولت ِبیدار نصیب ہوگی۔

نیز جو اِسے لکھ کر (گلے میں) لٹکالے، دشمنوں کی شرارتوں سے اَمان میں رہے گا، ہر محاذ پر اللہ اس کی مدد فرمائے گا، اور کوئی ناپسندیدہ چیز اس کے قریب بھی نہ بھٹکنے پائے گی۔

فائدہ نمبر 38

’سعادۃ الدارین‘ صفحہ ۴۸۶ پر ہے: حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ قرآن کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شب جمعہ کو آدھی رات میں اُٹھ کر نماز اَدا کی، اور (۱۰۰۰) ہزار بار سورۂ کوثر کا ورد کیا، وہ خواب میں شہنشاہِ مدینہ کی زیارت سے شادکام ہوگا۔

صاحب ’کنوز الاسرار‘ نے اس فائدے کو یوں بیان کیا ہے: جو شخص شب جمعہ نمازِ عشا اَدا کرنے کے بعد (۱۰۰۰) ہزار بار سورۂ کوثر، اور ساتھ ہی (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ درود وسلام پڑھ لے، تو اُسے زیارتِ نبوی نصیب ہوجائے گی۔

امام قسطلانی نے بھی شیخ تمیمی کے حوالے سے ’کنوز الاسرار‘ کی مانند کچھ

اِضافے کے ساتھ اِس فائدے کو نقل فرمایا ہے؛ لیکن میں یہاں اس سورہ کے خواص کے اِعادے کی کوئی ضرورت نہیں محسوس کررہا؛ کیوں کہ یہ شروع کتاب میں آٹھویں فائدے کے تحت مندرج ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ وہاں محض ہزار مرتبہ سورۂ کوثر پڑھنا تھی، اور یہاں سورۂ کوثر کو درود شریف کے ساتھ ملادیا گیا ہے، نیز یہ بھی کہ شب جمعہ کی نصف لیل ہو۔ واللہ اعلم۔

فائدہ نمبر 39

بعض اکابر - رحمہم اللہ - کے حوالے سے آتا ہے کہ (طالب دیدارِ مصطفیٰ) جب نمازِ مغرب مکمل کرلے، تو دو دو رکعتیں نفل پڑھتا جائے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر سجدے میں جائے اور سات بار ’سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ‘ نیز سات بار مندرجہ ذیل درود وسلام پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَسَلِّمْ۔

پھر سات بار: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ پڑھے۔ ہر دو رکعتوں میں یہی عمل کرتا رہے حتی کہ وقت عشا داخل ہوجائے، اَب نمازِ عشا اَدا کرے، اس کے بعد پھر (۱۰۰۰) ہزار بار یہ درود بھیجے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

دائیں کروٹ لیٹ کر یہ درود پڑھتا پڑھتا سوجائے، یقینا اس کی قسمت بیدار ہوگی اور اسے دیدارِ مصطفیٰ کی نعمت نصیب ہوگی۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب و آزمودہ ہے۔[1]

فائدہ نمبر 40

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص خواب میں دو عالم کے تاجدار ﷺ کے دیدار کا خواستگار ہو، وہ یہ عمل کرے۔ پہلے چار رکعت نماز اس ترتیب سے ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، اور سورۂ الضحیٰ، الم نشرح، انا انزلناہ، اِذا زلزلت پڑھے۔ اخیر میں تشہد میں بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر نبی کریم ﷺ پر (۷۰) ستر بار درود بھیج کر سلام پھیر دے۔ کسی سے گفتگو نہ کرے اور سو رہے، اللہ نے چاہا تو یہ شخص ضرور دیدارِ مصطفیٰ سے شاد کام ہوگا۔[2]

فائدہ نمبر 41

'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۷ پر درج ہے کہ (دیدارِ مصطفیٰ کا آرزومند) پہلے دو رکعت نماز ادا کرے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد (۱۰۰) سو بار پڑھے۔ پھر نماز سے فراغت کے بعد تین بار یہ ورد کرے:

(۱) سعادۃ الدارین، سیدی نبہانی۔

(۲) سعادۃ الدارین، سیدی نبہانی۔

یَا رَحْمٰنُ، یَا مُحْسِنُ، یَا مُجْمِلُ، یَا مُنْعِمُ، یَا مُتَفَضِّلُ۔

نیز یہ کلمات کسی کاغذ پر لکھ کر اپنے سرہانے رکھ لے۔ پھر دیکھے کہ اسے زیارتِ نبوی کا شرف کیسے حاصل ہوتا ہے!۔

سنوسی نے اپنے مجربات میں، ہاروشی نے 'کنوز الاسرار' میں اور بکری نے 'شرح حزب نووی' میں یہ فائدہ یوں درج کیا ہے کہ قل ھو اللہ احد (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھے۔ پھر یَا مُتَفَضِّلُ کے بعد اخیر میں اِتنا مزید کہے:

اَرِنِی وَجْہَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

فائدہ نمبر 42

'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۷ میں مذکور ہے کہ نمازِ مغرب ادا کرنے کے بعد عشاء آخر تک نفل نمازیں پڑھی جائیں، اس بیچ کسی سے کوئی کلام نہ ہو، ہر دو رکعت پر سلام پھیرا جائے، نیز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار، اور قل ھو اللہ احد تین بار پڑھی جائے، پھر آخری وقت میں نمازِ عشا ادا کر کے اپنے گھر لوٹ جائیں اور کسی سے کوئی بات نہ کریں۔

جب سونے کا ارادہ ہو تو پھر دو رکعت پڑھ لیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھی جائے، پھر سلام پھیر کر سجدے میں جائیں، اور

حالت سِجدہ میں سات بار اِستغفار، سات مرتبہ درود شریف، اور سات بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پڑھ کر سر کو اُٹھائیں، اور بالکل سیدھے بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر یہ دعا پڑھیں:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا، یَا اللّٰہُ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، یَا رَبُّ، یَا رَبُّ، یَا رَبُّ، یَا اَللّٰہُ، یَا اَللّٰہُ، یَا اَللّٰہُ۔

پھر کھڑے ہوجائیں اور ہاتھوں کو اُٹھا کر یہی مذکورہ دعا پڑھیں۔ اَب دوبارہ بیٹھ جائیں، جتنا ہوسکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے توبہ و اِستغفار کریں، اور درود شریف پڑھیں۔ پھر دائیں کروٹ ہوکر بستر ے پر سوجائیں۔ اللہ نے چاہا تو ضرور بالضرور دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت نصیب ہوگی۔

فائدہ نمبر 43

بعض اَکابر اُمت نے فرمایا کہ جو شخص جمالِ نبوت دیکھنے کا متمنی ہو، اُسے چاہیے کہ سوتے وقت باوضو ہولے اور پاک وصاف بستر ے پر بیٹھ کر سورۂ والشمس،

سورۃ واللیل، اور سورۃ والتین کی تلاوت کرے، ہر سورت کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہو، سات راتیں یہی عمل کرے۔ نیز زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھتا رہے، اور پابندی کے ساتھ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ، اِقْرَأْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ۔[1]

فائدہ نمبر 44

بعض اہل علم بیان کرتے ہیں کہ ایک خوش قسمت شخص برابر دیدارِ مصطفیٰ سے مشرف ہوتا رہتا تھا، (لوگوں نے جب معلوم کیا تو اس کا راز یہ سمجھ میں آیا کہ) وہ مندرجہ ذیل صیغۂ درود کے ساتھ (۱۶۰۰۰) سولہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتا تھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهٖ۔

فائدہ نمبر 45

(دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آروز رکھنے والے کو چاہیے کہ) نمازِ جمعہ سے فارغ

(۱) سعادۃ الدارین، سیدی یوسف نبہانی۔

ہونے کے بعد (۱۰۰) سو مرتبہ 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ' پڑھے اور اسی دن بعد نمازِ عصر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ یہ درود پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

امام العینیہ شیخ شہاب الدین نے اسے سیدی شیخ محمد زیتون مغربی فاسی کے حوالے سے نقل کیا ہے جو شیخ احمد شہاب الدین زرّوق جیسے مشائخ کے شیخ ہیں۔ نیز سید احمد ترجمانی بن مغربی نے مدینہ منورہ کے اندر اس کا تجربہ کیا تو انھیں کامیابی ملی۔

یہ پندرہ فوائد میں نے علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی کی کتاب 'مسالک الحنفاء الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰ' سے نقل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ہاں! بعض مقامات پر میں نے کچھ اضافے بھی کیے ہیں، جن کی نشان دہی اُن جگہوں پر کر دی گئی ہے۔[1]

فائدہ نمبر 46

ہمارے شیخ حسن عدوی -رحمۃ اللہ علیہ- 'شرح دلائل الخیرات' میں بعض عارفین کے حوالے سے عارف مرسی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے ذیل کے درود شریف کو شب و روز (۵۰۰) پانچ سو مرتبہ پڑھنے کی پابندی کی، اُسے اس وقت تک موت نہیں آسکتی جب تک وہ حالت بیداری میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت وملاقات سے مشرف نہ ہولے:

(۱) سعادۃ الدارین، امام نبہانی رضی اللہ عنہ: ۴۸۸۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

جب یہ عمل بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کے لیے مفید وکارآمد ہے تو خواب کے اندر تو بدرجہ اولیٰ یہ آپ کی زیارت کے لیے نفع بخش ہوگا۔ یہ وظیفہ بھی -الحمد للہ- مجرب وآزمودہ ہے۔[1]

فائدہ نمبر 47

ہمارے شیخ نے مذکورہ بالا شرحِ دلائل الخیرات میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ حضرت امام یافعی اپنی کتاب 'بستان الفقراء' میں لکھتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جو شخص بروز جمعہ (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ مجھ پر یہ درود شریف بھیجے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

تو اُسے یقینا اپنے رب کا دیدار، یا اپنے نبی کی زیارت، یا جنت میں اپنی منزلت کا علم نصیب ہوگا۔ اگر اُس جمعہ ایسا نہ ہوسکا، تو وہ یہ عمل دو، تین یا پانچ جمعوں تک جاری رکھے۔

ایک روایت میں اس درود شریف کے ساتھ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ کے کلمات بھی آئے ہیں۔

(۱) سعادۃ الدارین۔

اس کے بعد شیخ عبد اللہ خیاط بن محمد ہاروشی مغربی فاسی نزیل تونس کی کتاب ’کنوز الاسرار‘ میں میں نے دیکھا کہ انھوں نے مذکورہ وظیفہ کی بابت اپنا مشاہدہ بیان فرمایا ہے کہ انھوں نے اسی صیغۂ درود کو اسی نیت کے ساتھ پڑھا؛ مگر انھیں کچھ بھی نظر نہ آیا۔

چنانچہ انھوں نے پورے شوق وشغف کے ساتھ درود پڑھنا شروع کیا، تو انھیں یہ خوش خبری دی گئی کہ وہ اہل جنت سے ہیں، اور پھر انھیں روضۂ رسول کی زیارت کا بھی شرف نصیب ہوا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ اپنے بھائیوں کو اس کی تاکید کرتا رہتا ہوں، حتیٰ کہ بہت سے اس کے عادی ہوگئے۔

فللّٰہ الحمد رب العالمین۔

(پھر آگے اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ ہمارے برادرانِ دینی میں سے ایک شخص نے یہ وظیفہ کیا تو اُسے سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، اور پھر تھوڑے ہی دن میں اس کی زندگی میں صالح انقلاب آگیا۔ یوں ہی ایک دوسرے بھائی نے بھی کیا تو اسے بھی دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت نصیب ہوئی، اور ان کے لیے دعاے خیر کی۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔[1]

فائدہ نمبر 48

شیخ سنوسی اپنے مجربات میں فرماتے ہیں، نیز ذخائر محمدیہ میں بھی ہے کہ جو

(۱) سعادۃ الدارین: ۴۸۹۔

شخص بعد نماز جمعہ سفید پارچۂ ریشم پر اِسم باری اَلْوَدُوْدُ لکھے، ساتھ ہی مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ (۳۵) بار، اور وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳۵) بار لکھنے کی سعادت حاصل کرے۔ وہ جہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے طاعت وبندگی، اور خیرونیکی کرنے کی توفیق پائے گا، وہیں شیطان کے وسوسوں اور اُس کی چالوں سے بھی محفوظ ہوجائے گا۔

نیز جو شخص اسے اپنے ساتھ رکھے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت وعظمت ڈال دے گا۔ اور اگر وہ روزانہ طلوعِ آفتاب کے بعد پابندی کے ساتھ اس تحریر پر اپنی نگاہ ڈالے، ساتھ ہی بارگاہِ رسالت میں درود وسلام بھی بھیجے، تو وہ کثرت کے ساتھ زیارتِ نبوی سے بہرہ یاب ہوگا، اور اللہ اس کے لیے رزق وخیر کے دروازے کھول دے گا۔[1]

فائدہ نمبر 49

ابوموسیٰ مدنی کی سند سے آتا ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص جمعہ کی رات کو دو رکعت یوں اَدا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (۲۵) مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ پھر اس کے بعد (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ یہ درود شریف بھیجے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ۔

اگلا جمعہ آنے سے پہلے پہلے وہ میری زیارت سے شادکام ہوگا۔ اور جسے

(۱) سعادۃ الدارین۔

میرے دیدار کا شرف نصیب ہوجائے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 50

شیخ محمد حقی آفندی نازلی اپنی کتاب ’خزینۃ الاسرار‘ میں فرماتے ہیں کہ مجھے میرے شیخ مصطفیٰ ہندی نے اجازت مرحمت فرمائی، ایک ایسی سند کے ساتھ کہ جب وہ ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ کے اندر مدرسہ محمودیہ میں مقیم تھے۔ میں نے ترقی علم وعمل، معرفت خداوندی اور قرب مصطفوی پانے کے لیے کچھ مزید وظائف وخصائص کا مطالبہ کیا تو آپ نے آیت الکرسی کے ساتھ یہ درود شریف مجھے تعلیم فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لک۔

اور فرمایا کہ اگر آپ نے اس کی پابندی کی تو تمھیں براہِ راست بارگاہِ رسالت مآب سے علوم واَسرار عطا ہوں گے۔ گویا تم خود کو روحانی طور پر محمدی تربیت گاہ میں پاؤ گے۔

مزید فرمایا کہ یہ مجرب وآزمودہ ہے۔ فلاں بن فلاں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے کامیابی نصیب ہوئی، اس طرح آپ نے کئی برادرانِ دینی کے نام گنوائے۔

(اَب شیخ آفندی کہتے ہیں کہ) میں نے بھی اِس درود وسلام کا پہلی شب

(۱۰۰) مرتبہ پڑھنے سے آغاز کیا ہی تھا کہ قسمت بیدار ہوئی، اور اُسی شب دیدارِ نبوی کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”تمہیں، تمہارے والدین اور تمہارے برادرانِ دینی کے حق میں میری شفاعت کی مبارک ہو۔ یہ سن کر میں وجد میں آگیا، اور میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔“

آگے فرماتے ہیں کہ پھر میں نے شیخ - قدس سرہ العزیز - کی تعلیم کے مطابق بہت سارے دینی بھائیوں کو اس کی بابت بتایا۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جن لوگوں نے واقعی اس کی پابندی کی، انھوں نے ایسے ایسے علوم ومعارف اور اَسرار ومقامات کے زینے طے کیے جن کی مجھے گرد بھی نہ ملی۔

اس درود شریف کے اندر اس کے علاوہ اور بہت سے فوائد ہیں، جن کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے، اس لیے یہاں محض اُس کی عظمت واہمیت کی طرف ہلکا سا اِشارہ کر دیا گیا ہے کہ جو اہل ہمت ہیں وہ خود اس پر عمل پیرا ہو کر اس کے فوائد پالیں گے۔

(مصنف فرماتے ہیں کہ) میرے اپنے علم کے مطابق یہ صیغۂ درود واقعتا بیان کردہ فضائل کے عین مطابق، اور بڑے اَنوار واَسرار کا حامل ہے۔ خود مجھ سے کئی عاشقانِ مصطفیٰ نے اس کی بابت مجھ سے اِجازت طلب کی تو میں نے انھیں اس کی تعلیم دی۔ جب انھوں نے اسے پڑھا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں دیدارِ

مصطفیٰ کی نعمت سے نواز دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اُنھیں بھی اس کی توفیق دی، اور ہمیں بھی اس کی سعادت بخشی۔

فائدہ نمبر 51

مفتی مکہ معظمہ سید احمد زینی دحلان - رحمۃ اللہ علیہ - اپنے مجموعہ صلوات میں فرماتے ہیں کہ درود شریف کا مندرجہ ذیل جلیل القدر صیغہ جس کی بابت بہت سے عارفین نے بیان کیا ہے کہ جو بھی شب جمعہ میں اس کی پابندی کرے، خواہ ایک ہی مرتبہ؛ تو بوقت موت ودخولِ قبر اُس کی روح پر روحِ محمدی کا عکس پڑے گا، اور وہ یوں محسوس کرے گا جیسے خود آقاے کریم ﷺ اُسے زیرلحد اُتار رہے ہیں۔

بعض عرفا نے فرمایا ہیکہ اس کی پابندی کرنے والے کو چاہیے کہ ہر رات (۱۰) مرتبہ، اور شب جمعہ کو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ پھر دیکھے کہ اس پر فضل مولا کی بارش کیسے ہوتی ہے، اور کس طرح اس کے لیے خیر وبرکت کے دروا ہوتے ہیں۔ وہ صیغہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

اِسی کے مثل شیخ صادی اور شیخ اَمیر نے بھی امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے

سے نقل کیا ہے۔ یہ بھی - الحمد للہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔[1]

نیز اس فائدے کو حبیب حسن محمد فدعق نے بھی اپنی کتاب 'الفوائد الحسان' صفحہ ۲۶ پر درج فرمایا ہے، صیغۂ درود کے اِختتام پر اِتنے اِضافے کے ساتھ:

عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ۔

فائدہ نمبر 52

شیخ صاوی 'شرح ورد الدردیری' میں فرماتے ہیں: بعض عرفا کا قول ہے کہ (۱۰۰۰) ہزار بار درودِ ابراہیمی کا پڑھنا سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت ودیدار کا باعث ہوتا ہے۔

ہمارے شیخ عدوی 'شرح دلائل الخیرات' میں بعض عرفا کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص پیر یا جمعہ کی رات (۱۰۰۰) ہزار بار امام بخاری کا

(۱) سعادۃ الدارین۔

تشہد☆ پڑھے، یقینا وہ دیدارِ مصطفیٰ کی دولت سے مالامال ہوگا۔ یہ بھی - الحمد للہ - مجرب وآزمودۂ فقیر ہے۔

☆ یعنی تشہد ابن مسعود جو اَحناف کے یہاں مروّج ومعمول ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ -چریاکوٹی-

روایت کردہ صیغہ۔

فائدہ نمبر 53

شیخ سنوسی فرماتے ہیں کہ جو شخص تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت کا مشتاق ہو، اسے چاہیے کہ سونے سے قبل غسل کر کے دو رکعتیں پڑھے، پھر سلام پھیر کر یوں دعا کرے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی عَظَمَتِکَ وَعَلٰی مَلَکِکَ، وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ رِضْوَانِکَ، اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا يَنْبَغِي لِکَرَمِ وَجْهِکَ وَعِزِّ جَلَالِکَ، اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مُدَاوَمَةِ إِحْسَانِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِکَ الْکَرِيْمِ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ، وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِيْ تُنَزِّلُ بِهِ الْمَطَرُ وَالرَّحْمَةُ عَلٰی مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِکَ، اَللّٰهُمَّ

أَنْتَ إِلٰهُنَا وَأَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، أَسْأَلُکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَا دَعَوْتُکَ بِهِ أَنْ تُرِيَنِي فِي مَنَامِي هٰذَا سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ کَلِمَاتِهِ۔[1]

فائدہ نمبر 54

امام شعرانی نے خود اپنی سوانح میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص دیدارِ مصطفیٰ کا طلب گار ہو، اسے چاہیے کہ وہ ہر وقت محبت وعقیدت میں ڈوب کر بکثرت ذکرِ مصطفیٰ کرے، ساتھ ہی ساداتِ کرام، اولیاے عظام، اور محبوبانِ بارگاہ کی محبت سے بھی اپنے دل کو آباد رکھے؛ ورنہ پھر دیدارِ مصطفیٰ کے سارے دروازے اس پر بند ہیں؛ کیوں کہ یہی ہستیاں اُس دربارِ گہر بار تک پہنچانے کا ذریعہ ووسیلہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کو ناراض کرنے سے رب ذوالجلال بھی ناراض ہوجاتا ہے، اور آمنہ کا لال بھی ﷺ۔[2]

فائدہ نمبر 55

علامہ کمال الدین دمیری نے ’حیاۃ الحیوان‘ میں اِنسان پر کلام کرتے

(۱) سعادۃ الدارین: ۴۹۰۔

(۲) سعادۃ الدارین: ۴۹۰۔

ہوئے شیخ شہاب الدین بولی کا ایک قول نقل کیا ہے، جسے انھوں نے اپنی کتاب ’سر الاسرار‘ میں درج کیا ہے کہ جو شخص نمازِ جمعہ کے بعد باطہارت ہوکر کسی رقعہ پر ’مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ‘ (۳۵) پینتیس بار لکھ کر اپنے پاس رکھ لے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے خیرات وبرکات کی توفیق سے مالامال کردے گا، اور اسے شیطان کی شرارتوں سے محفوظ فرمادے گا۔ اور اگر ہر روز طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے وہ اس رقعہ پر دیکھے، تو زیادہ سے زیادہ اُسے دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کا شرف نصیب ہوگا۔ یہ ایک بڑی راز دارانہ بات ہے، (جسے پلے باندھ لینا چاہیے)۔ یہ طریقہ بھی - الحمد للہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔[1]

فائدہ نمبر 56

ایک مجموعے میں دیدارِ مصطفیٰ کے حوالے سے یہ طریقہ دیکھنے میں آیا کہ جو شخص مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی زیارت وملاقات کا آرزومند ہو، اُسے چاہیے کہ دو رکعت نماز اَدا کرے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ (۲۵) پچیس مرتبہ، یوں ہی سورۂ الم نشرح بھی (۲۵) پچیس مرتبہ پڑھے، پھر درود شریف کا وِرد کرتا ہوا سوجائے۔ یہ بھی - الحمد للہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔[2]

(۱) سعادۃ الدارین: ۴۹۲۔

(۲) سعادۃ الدارین۔

فائدہ نمبر 57

شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۹۳ پر فرماتے ہیں کہ نعلین پاک کا نقشہ ساتھ رکھنا بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت حاصل کرانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

شہاب احمد مقری نے بھی اِسے اپنی کتاب 'فتح المتعال فی مدح النعال' میں درج کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: بعض علماوعرفا کے بقول، نیز اِس پر تجربات بھی شاہد ہیں کہ نقشہ نعلین پاک کو ساتھ رکھنے والا مقبولِ خلائق ہوجاتا ہے، اور اُسے یقینی طور پر زیارتِ نبوی نصیب ہوتی ہے۔ یاپھر وہ خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کا شرف پاتا ہے۔

اِس نعلین پاک کی صورت ونقشہ امام نبہانی کی کتاب 'جواہر البحار' اور محمد بن علوی مالکی کی تصنیف 'ذخائر محمدیہ' میں موجود ہے۔

فائدہ نمبر 58

شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۹۲ پر ذکر کیا ہے کہ جو شخص خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے، بلکہ اگر اس میں کچھ اِضافہ کردے تو بیداری میں بھی اس کی سعادت پاسکتا ہے- جیسا کہ بعض عارفین کے کلام سے سمجھ میں آتا ہے- تو اُسے چاہیے کہ حضور اقدس ﷺ کی تعلیمات پر چلے، آپ نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اُن سے رُک جائے، شوق ومحبت کی فراوانی اور پابندی کے ساتھ آپ کی سنتوں عمل پیرا ہو۔

آپ کے ذِکرِ جمیل کی خوشبوؤں میں ہر وقت بسا رہے، درود وسلام کے تحفے گزارتا رہے، لبوں کو نعت مصطفیٰ سے تر رکھے، اور ہر وقت اُن کا سراپا آنکھوں میں بسائے رکھے، اگر اُسے پہلے خواب میں زیارتِ نبوی حاصل ہوچکی ہو؛ ورنہ شمائل کی کتابیں پڑھ کر اُن کے تصور میں کھویا رہے۔ اور اگر پہلے دیدارِ مصطفیٰ کرچکا ہو تو اَب حجرۂ مبارکہ کا خیال ذہن میں جمائے، اور یوں سمجھے جیسے وہ آپ کے روبرو کھڑا ہے۔ اِس کی تفصیل سیدی عبدالکریم جیلی کی کتاب 'الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم' کے حوالے سے آگے آرہی ہے۔

آپ سے یہی دینی گزارش ہے کہ سرکارِ اقدس ﷺ کی مبارک صورت کا تصور ہر وقت ذہن وفکر میں بٹھائے رکھیں۔ اَب اگر آپ اس کے اہل ہوئے اور آپ کا اِستحضار کامل ہوا تو پھر وہ دن دور نہیں جب روحِ محمدی کی جلوہ گری ہوگی، جسے آپ نہ صرف کھلی آنکھوں دیکھ سکیں گے، اور اس سے خطاب وکلام کا شرف پائیں گے، بلکہ وہ آپ کو جواب بھی دے گی، اور آپ سے مخاطب بھی ہوگی۔ اس طرح آپ کو معنوی طور پر ایک صحابی کا درجہ نصیب ہوجائے گا، اور اللہ نے چاہا تو انھیں کے ساتھ آپ کا حشر بھی ہوگا۔

یعنی اس سے حقیقی درجۂ صحابیت نہیں بلکہ محادثہ ومواجہہ کا شرف مراد ہے اور یہ بات میرے ایک شیخ نے مجھے بتائی ہے۔ واللہ اعلم۔[1]

(۱) اس تعلق سے صاحب حدیقہ ندیہ نے بڑی واضح بات نقل فرمائی ہے کہ اولیاے کرام میں سے کوئی ولی اگر بطورِ کشف وکرامت سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو یا خواب میں زیارت کرے، اگرچہ وہ حق ہی کو دیکھتا ہے؛ مگر وہ بھی صحابی نہیں ہوسکتا، اور اس کا تعلق اُمورِ معنویہ سے ہے، دنیوی اَحکام سے نہیں۔ (مواہب لدنیہ: ۲/۵۴۱، بحوالہ حدیقہ ندیہ: ۱۱۶) -چریاکوٹی-

فائدہ نمبر 59

'سعادۃ الدارین' میں ہے کہ خواب میں زیارتِ نبوی کی سعادت پانے کی آرزو رکھنے والے کو چاہیے کہ وظیفہ صمدیہ (۱۷) سترہ مرتبہ وِرد کرکے پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِنُورِ الأَنْوَارِ الَّذِیْ ھُوَ عَیْنُکَ لاَ غَیْرُکَ أَنْ تُرِیَنِي وَجْہَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلَّم کَمَا ھُوَ عِنْدَکَ ۔ آمین۔

جو شخص بھی یہ پڑھ کر سوئے خواب میں اُسے رحمت عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ سال ۱۳۱۷ھ میں جب شیخ عبدالکریم قاری قادری دمشقی سفرِ حج کے دوران بیروت تشریف لائے تو مجھے اس کے متعلق بتایا۔ وہ خود بھی ایک نیک صالح جوان ہیں، اور اُن کے آباؤ اجداد بھی زُمرۂ صالحین میں سے ہوئے ہیں۔ اللہ اُن سب کے فوائد وبرکات سے ہمیں متمتع فرمائے۔ یہ بھی- الحمدللہ- مجرب وآزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 60

شیخ یوسف نبہانی نے فرمایا کہ ذیل کا درود شریف' دارین کی سعادت کا باعث ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

شیخ دیربی نے اپنے 'مجربات' میں فرمایا: بعض عرفا کا قول ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو مسلسل دس راتیں بستر پر جاتے وقت پابندی کے ساتھ (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھے، پھر باوضو، قبلہ رو ہو کر، دائیں کروٹ پر سو جائے، اس کی قسمت بیدار ہو گی اور اسے شاہِ دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہو گی۔

فائدہ نمبر 61

سیدنا فخر الوجود شیخ ابو بکر بن سالم- قدس سرہ العزیز- کا مندرجہ ذیل مشہور و معروف صیغۂ درود خواب میں زیارتِ نبوی کرنے کے حوالے سے مجرب و آزمودہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمْ،
دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمْ،
جِسْمُهٗ مُعَطَّرٌ مُنَوَّرٌ، اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ
مَوْضُوْعٌ عَلَی اللَّوْحِ وَالْقَلَمْ، شَمْسِ الضُّحٰی
بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْهُدٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمْ،

سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ وَشَفِیْعِ الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، سَیِّدِ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ، نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ مَحْبُوْبٍ عِنْدَ رَبِّ
الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ، یَا اَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ
لِنُوْرِ جَمَالِهٖ، صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

کتاب 'بدر السعادۃ' میں ہے کہ کام بنانے اور مرادیں بر لانے کے لیے یہ درودِ تاج ہر روز (۷) سات مرتبہ پڑھنا مفید ہے۔

فائدہ نمبر 62

غوث العباد سیدی عبداللہ بن علوی حداد کی اوراد و وظائف کی کتاب 'وسیلۃ العباد اِلیٰ زاد المعاد' صفحہ ۹۶ پر ہے: یہ دعا مشہور دعاے سیفی کے بعد پڑھی جائے، جسے انھوں نے ۲۴ رشعبان ۱۱۲۷ھ چہارشنبہ، بعد اذانِ ظہر، اور قبل اِقامت اِملا کروائی تھی۔

ہر شخص کو اِس دعا کی اجازت نہ دی جائے؛ ورنہ جو بھی پڑھے گا آقاے کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِمَا اَوْجَبْتَ هٰذَا الدُّعَاءَ
الْمُبَارَکَ مِنْ مَخْزُوْنِ اَنْوَارِکَ، وَمَکْنُوْنِ

اَسْرَارِکَ، اَنْ تُغْمِسَنِیْ فِیْ بَحْرِ الْجُوْدِ
وَالْکَرَمِ، وَاَنْ تُمَلِّکَنِیْ زِمَامَ الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ،
حَتّٰی تُنْقَادَ لِیْ صِعَابُ الْاُمُوْرِ، وَیَنْکَشِفَ لِیْ
مِنْ عَجَائِبِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ کُلُّ نُوْرٍ،
وَاَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی عَبْدِکَ
وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
وَاَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ هٰذَا الدُّعَاءِ وَالْاَسْمَاءِ،
وَاَنْ تَجْمَعَ شَمْلِیْ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرْفَعَنِیْ بِهٖ مِنَ
الْمُلْکِ اِلَی الْمَلَکُوْتِ، وَمِنَ الْعِزَّةِ اِلَی
الْجَبَرُوْتِ، فَاَحْیَا بِرُؤْیَةِ کَمَالِ جَلَالِکَ
وَاحْشُرْنِیْ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مِنَ
النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ
وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا، ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ
اللّٰهِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا۔

فائدہ نمبر 63

جو شخص بھی (۱۲۰۰۰) بارہ ہزار مرتبہ

'لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ'

پڑھے، اُسے آقائے کریم ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگی۔

فائدہ نمبر 64

جس کسی نے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ کا ورد رکھا، اللہ نے چاہا تو وہ خواب میں سرکارِ دوعالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوگا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ عَدَدَ مَا یَکُوْنُ وَمَا قَدْ کَانَ۔

فائدہ نمبر 65

سید عبدالرحمٰن الرفاعی نے مجھ سے بتایا کہ انھیں کسی مردِ صالح کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ جو شخص خواب میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت پانا چاہے، تو اُسے چاہیے کہ وہ سورۂ طٰہٰ کی اِبتدائی (۱۴) چودہ آیتیں پڑھے، ازاں بعد بارگاہِ رسالت مآب میں ہدیۂ درود بھیجے۔

فائدہ نمبر 66

ایک معتبر دوست کے ذریعہ مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت شیخ یوسف نبہانی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خواب میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی بالکل اُسی طرح زیارت کرنے کا قصد کیا جس طرح سرکار علیہ السلام صحابۂ کرام کے درمیان ہوتے تھے۔

چنانچہ اس مقصد کے لیے انھوں نے (۳۰۰۰) تین ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھا، اور خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی نعمت سے مشرف ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ اَنوار وتجلیات کا جو سیل رواں میں نے اپنی اِن آنکھوں سے دیکھا اُس کی تعریف و توصیف حیطہ بیان میں نہیں آسکتی۔

صدق واِخلاص کے ساتھ سورۂ اِخلاص پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کے لیے یہ کتنا مجرب اور مفید ہے! ۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

فائدہ نمبر 67

خواب میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت کا شرف پانے کے لیے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ بھی اپنی نظیر آپ ہے۔ یہ درود حبیب فاضل بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف سیدی عبد القادر بن احمد السقاف - مدظلہ العالی - کی طرف منسوب ہے۔ بعض صلحا نے مدینہ منورہ کے اندر اُن سے اِس کو طلب کیا تھا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ فِی الْقَرِیْبِ یَا مُجِیْبُ، اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ بَابُکَ الْاَعْظَمُ وَصِرَاطُکَ الْاَقْوَمُ، وَلَا طَرِیْقَ اِلَّا مِنَ الْبَابِ، وَلَا دُخُوْلَ اِلَّا بِوَاسِطَتِہٖ یَا وَھَّابُ، اَدْخِلْنِیْ عَلَیْکَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ، وَشَرِّفْنِیْ بِکَشْفِ الْحِجَابِ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ مِنْ رُؤْیَتِہٖ وَلَا مِنَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِہٖ وَلَا مِنَ الدُّخُوْلِ فِیْ بَرَکَتِہٖ، وَلَا مِنَ الْتِمَاسِ رِعَایَتِہٖ، وَلَا مِنْ رِعَایَتِہٖ، اجْعَلْنِی اللّٰھُمَّ دَائِمًا تَحْتَ نَظَرِہٖ، وَاجْعَلْنِیْ مِنْہُ قَرِیْبٌ یَا مُجِیْبُ، یَا مُجِیْبُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سیدنا محمد وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

یہ صیغۂ درود بھی - الحمدللہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔

سیدی شیخ شہاب الدین بن علی المشہور کے ذریعہ ہمیں یہ صیغۂ مبارکہ حاصل کرنے کی سعادت اَرزانی ہوئی ہے، جو خود سید حبیب عبد القادر بن احمد السقاف کے قلمِ حق رقم سے تحریر ہے۔ آج بھی یہ ہمارے پاس موجود ہے۔

فائدہ نمبر 68

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَسَنَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمْ۔

شیخ محمد باخبیرہ کی طرف منسوب یہ صیغۂ درود بھی مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی زیارت کے لیے مفید و مجرب ہے، جسے انھوں نے خود بارگاہِ رسالت سے اَخذ کیا تھا، اور ہمیں سید شہاب الدین بن علی المشہور سے اس کا اَخذ و اِذن حاصل ہے۔ اور ہمیں اس کی ویسی ہی اجازت مرحمت فرمائی جس طرح انھیں شیخ سے ملی تھی۔ وللہ الحمد والمنۃ۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 69

ہمارے شیخ واِمام سید البرکہ الحبیب العالم العلامہ احمد مشہور بہ حداد -نفعنا اللہ بہ- کی تصدیق کے مطابق مندرجہ ذیل صیغۂ درود کا (۱۰) دس سے لے کر (۱۰۰) سو مرتبہ تک پڑھنا بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ اور زیارتِ نبوی علیہ الصلوٰۃ و السلام حاصل کرنے کے لیے مجرب اور آزمودہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ وَسَیِّدِ الْأَکْوَانِ وَالْحَاضِرِ مَعَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ وَّمَکَانٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

فائدہ نمبر 70

حضورِ رحمت عالم نورِ مجسم ﷺ کی زیارت کے لیے پابندی کے ساتھ 'دلائل الخیرات' شریف کا پڑھنا بھی بڑا مفید اور ثمر آور ثابت ہوا ہے۔ ایک مردِ صالح نے اس کی اہمیت کی طرف میری توجہ مبذول کرائی۔ وہ کہنے لگا کہ 'دلائل الخیرات' کی قراءت کا اِلتزام کرنے کے باعث میں اکثر و بیشتر خواب میں رسول اللہ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتا رہتا ہوں۔

اس واقعے کے چند سال قبل میرے والد گرامی -رحمہ اللہ- نے بھی مجھے 'دلائل الخیرات' پڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا تھا: کوئی طالب اُس وقت تک منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا جب تک 'دلائل الخیرات' کے نفحات و برکات، انوار و اَسرار، اور اخلاصِ نیت وصدقِ اِرادہ اپنے ساتھ نہ رکھے۔ راہِ راست کی توفیق وہدایت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اور درود وسلام ہو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر جو نیکیوں کی راہ پر لگانے والے ہیں۔

مزید برآں جب ہم صومالیہ کے مقام شمامہ میں تھے، اور جامعہ اَزہر کی

ایک بزرگ شخصیت شیخ عبد المنصف محمود عبد الفتاح بھی ہمارے ساتھ تھی۔ چنانچہ جب شیخ کا قافلہ اپنے وطن عزیز مصر پہنچا تو انھوں نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ 'دلائل الخیرات' کا اِلتزام کرنا، پہنچنے والے اِسی کے سہارے منزل پر پہنچتے ہیں۔ والحمدللہ رب العالمین، وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 71

سیدی الحبیب العالم العلامۃ سالم بن عبد اللہ الشاطری -مدظلہ العالی- نے مجھ سے یہ روایت بیان کی کہ جو شخص سیدی احمد بدوی -قدس سرہ العزیز- کے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ کو فجر سے پہلے (۱۰۰) سو مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھے، اس کی نہ صرف (دنیوی اُخروی) ضرورتیں پوری ہوں گی، بلکہ وہ دیدارِ مصطفیٰ کی دولت سے بھی بہرہ یاب ہوگا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْأَصْلِ النُّوْرَانِیَّةِ، وَلَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِیَّةِ، وَأَفْضَلِ الْخَلِیْقَةِ الْإِنْسَانِیَّةِ، وَأَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِیَّةِ، وَمَعْدِنِ

الأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَخَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الاصْطِفَائِيَّةِ، صَاحِبِ الْقُبْضَةِ الأَصْلِيَّةِ، وَالْبَهْجَةِ السَّنِيَّةِ، وَالرُّتْبَةِ الْعَلِيَّةِ، مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِيُّوْنَ تَحْتَ لِوَائِهِ. فَهُمْ مِنْهُ وَإِلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَأَمَتَّ وَأَحْيَيْتَ إِلٰى يَوْمٍ تَبْعَثُ مَنْ أَفْنَيْتَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔ والحمد للّٰہ رب العالمین

فائدہ نمبر 72

سیدی قطب احمد بن ادریس مغربی کی طرف منسوب مندرجہ ذیل صیغۂ عظیمہ بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے تریاق کی حیثیت رکھتا ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَقَامَتْ بِهٖ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ، وَعَلٰى

آلِ نَبِيِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا يَقْظَةً وَّمَنَامًا، وَاجْعَلْهُ يَارَبِّ رُوْحًا لِذَاتِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ يَا عَظِيْمُ۔[1]

فائدہ نمبر 73

حضرت علامہ حبیب زین بن ابراہیم نے مجھے بتایا کہ پابندی کے ساتھ ’قصیدہ مضریہ‘ کا پڑھنا خواب میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کا باعث ہوتا ہے۔ اُن کے علاوہ کسی اور نے بھی خود اپنا تجربہ بیان کیا کہ جب اس نے ’قصیدہ مضریہ‘ کی قراءت کا اِلتزام کیا تو اُسے خواب میں دیدارِ محبوبِ کردگار نصیب ہوا تھا۔

(۱) مخ العبادۃ لاہل السلوک والارادہ: ۳۴۴۔

میرے اور والد گرامی کے شیخ حضرت حبیب عمر بن احمد بن سمیط –مدظلہ العالی– فرمایا کرتے ہیں کہ جو شخص بھی ’قصیدہ بردہ‘ اور ’قصیدہ مضریہ‘ کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا، وہ خواب میں زیارتِ نبوی سے مشرف ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

مکینِ گنبدِ خضرا ﷺ کی محبت ونسبت سے آباد اور زندہ دِل رکھنے والا ایک عاشق صادق، شیخ نورین احمد صابر کی زیارت کی دھن میں ’بروا‘ کے ساحل سمندر پر چلا جارہا تھا، سرِراہ اُس کی زبان پر ’قصیدہ مضریہ‘ کے اَشعار رقص کررہے تھے۔ جب وہ اِس شعر پر پہنچا:

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُخْتَارِ مَا طَلَعَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَمَا قَدْ شَعْشَعَ الْقَمَرُ[1]

اُس کی نگاہوں کے سامنے اَنوار وتجلیات کا ایک ایسا سیل رواں آیا کہ جس سے مشرق ومغرب کے کونے کونے چمک اُٹھے۔ ظاہر ہے ایسی چکاچوندھ روشنی میں کون راستہ چل سکتا ہے؛ چنانچہ وہ وہیں تھوڑی دیر کے لیے رُک کر پھر چلنا شروع کیا۔ اُس نورِ مبین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے شیدائیوں کے لیے ہی ایسی نوازشیں زیبا ہیں۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۱) ترجمہ: سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں اس وقت تک صلوٰۃ وسلام کے تحفے پہنچتے رہیں جب تک سورج دن کو روشن کرتا رہے اور چاند اپنی چاندنی بکھیرتا رہے۔

فائدہ نمبر 74

ربیع الاول ۱۴۰۶ھ کی مبارک شب جمعہ میں میں حضرت علامہ حبیب ابوبکر بن علی المشہور کی معیت وصحبت میں تھا۔ میں نے عرض کی: میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اپنا کوئی پسندیدہ صیغۂ درود عنایت فرمائیں، شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مجھے عزت وکرامت بخشے، میرا مطلوب ومقصود حاصل ہو، اور وہ مجھے دیدارِ مصطفیٰ کا شرف عطا کر جائے۔

میرے عریضے کو سن کر فرمایا: ایک بار میرے والد ماجد نے مجھ سے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ کی بابت خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے یہ درودِ پاک نہایت مفید ومجرب ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ
وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

یہ وظیفہ بھی -الحمدللہ- مجرب وآزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 75

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بڑا فضل واحسان ہوا کہ اس نے اِس بندۂ مسکین کو درود وسلام کے فضائل وبرکات پر 'نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا الرسول' نامی ایک کتاب تالیف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کتاب کے اندر میں

نے درودِ پاک کے کوئی ہزار صیغے حروفِ تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے جمع کیے ہیں۔ جسے پڑھنے کا شرف صرف میرے مخصوص احباب ہی کو حاصل ہے؛ کیوں کہ وہ تاہنوز تشنۂ طبع ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بے پایاں شکر کہ جس کسی نے بھی اس کو مکمل پڑھنے کی سعادت پائی، اسے خواب میں دیدارِ سید الابرار ﷺ کی دولت بے دار نصیب ہوئی۔ یہ کتاب اور بھی بہت سے فوائد وبرکات اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کی تالیف کا قصہ بہت ہی عجیب وغریب ہے، جسے میں نے تفصیل سے اس کے دیباچے میں بیان کر دیا ہے۔ یہ جملے ہم نے صرف اہل محبت کے بارگاہِ نبوی میں شوق ورغبت کو دیکھتے ہوئے یہاں قلم بند کر دیے۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب وآزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 76

اجازات ومکاتباتِ حبیب عبد اللہ بن ہادی الہدار، صفحہ ۸ پر ہے: حبیب علی بن سالم بن شیخ احمد سے صلوٰۃ الجیلانی کی ملنے والی اجازت کا آغاز یوں ہوتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، اَلدُّرُّ الأَزْهَرُ، وَالْيَاقُوْتَةُ الأَحْمَرُ، وَنُوْرُ اللّٰهِ الأَظْهَرُ، وَسِرُّ اللّٰهِ الأَكْبَرُ۔

زیارتِ نبوی کے لیے یہ صیغہ مجرب ومفید ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسے (۱۵) پندرہ مرتبہ پڑھا جائے، پھر پانچ پانچ بار تعوذ وتسمیہ پڑھ کر آخیر میں یہ

دعا کی جائے:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَرِنَا وَجْهَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَالاً وَّمَآلاً يَقْظَةً وَّمَنَامًا۔

فائدہ نمبر 77

نیز صاحب قصیدۂ بردہ امام بوصیری -رضی اللہ عنہ وارضاہ- کے ایک شعر کے ذریعہ بھی انھیں دیدارِ مصطفیٰ کی اجازت حاصل ہے۔

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِي
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالأَلَمِ

(طریقہ یہ ہے کہ) اس کی تکرار جاری رکھی جائے، یہاں تک نیند کا غلبہ ہوجائے۔ اِس طریقے کی خبر مجھے میرے برادرِ دینی حاج عمر محمد عبد اللہ شداد -رحمہ اللہ- نے بھی دی تھی، اور انھیں ٹھیک یہی معلومات اُن کے والد گرامی امام شیخ محمد عبد اللہ شداد -رضی اللہ عنہ وارضاہ- سے حاصل ہوئی تھیں۔

فائدہ نمبر 78

نیز اجازات ومکاتباتِ حبیب عبد اللہ بن ہادی الہدار، صفحہ ۱۱ پر دیدارِ مصطفیٰ

کا ایک اور طریقہ مذکور ہے، اور وہ یوں کہ باوضو ہوکر پاک بستر پر آیا جائے، جہاں دیدارِ مصطفیٰ کی نیت سے دو رکعتیں ادا کرے، اور پھر بارگاہِ رسالت میں (۸۰) اسی مرتبہ اس صیغۂ درود کا ورد کرے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۔

ساتھ ہی (۸۰) اسی بار سورۂ کوثر بھی پڑھے۔

فائدہ نمبر 79

اسی مذکورِ بالا کتاب میں یہ فائدہ بھی درج ہے، جس کی اجازت انھیں سید حبیب عارف باللہ احمد بن محمد الکاف - رضی اللہ عنہ وارضاہ - سے ہے۔ کہ شب جمعہ (۱۰۰۰) ہزار بار سورۂ کوثر پڑھی جائے، اور ہر بار ختم سورت پر 'ﷺ' کہے۔

اس کتاب کے شروع میں فائدہ نمبر دو کے تحت ہم نے سورۂ کوثر کا فائدہ بیان کر دیا ہے؛ لیکن یہاں اختتام سورت پر ہر بار 'ﷺ' پڑھنے کا اضافہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فائدہ نمبر 80

سیدی یوسف نبہانی - رضی اللہ عنہ - نے اپنی کتاب 'سعادۃ الدارین' میں نقل فرمایا ہے کہ مندرجہ ذیل صیغۂ درود (۱۰۰۰) ہزار بار پڑھنا خواب میں دیدارِ

مصطفیٰ کرنے کے لیے بہت ہی فائدہ مند اور مجرب ہے۔ علاوہ بریں اور بھی بہت سے فوائد وثمرات اس کی جگہ میں بیان ہوئے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ قَدْرَ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ -إلی آخرھا-

فائدہ نمبر 81

'قبسات النور فی ترجمة الحبیب علی المشهور'

مصنفہ حفید مترجم حبیب ابوبکر بن علی المشہور - مدظلہ العالی - کے صفحہ ۳۶۳ پر ہے کہ شریف طیفور نے سرکارِ دوعالم ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا اعزاز حاصل کیا۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم علیہ الصلاۃ والسلام نے مجھے شرفِ ہم کلامی بخشتے ہوئے فرمایا کہ اُن سے (یعنی میرے والد) سے جا کر کہہ دو کہ وہ جب بھی میرے دیدار کا آرزومند ہو، سوتے وقت یہ ارشاد باری تعالیٰ پڑھ لیا کرے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ
وَ لَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَ اسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ (سورۂ نساء ۶۴)

خواب کی بات یہاں آ کر ختم ہوئی۔ کتاب 'قبسات النور' سے مذکورہ شریف

طیفور والا واقعہ ۲۱؍ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ بوقت فجر، بروز منگل لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

فائدہ نمبر 82

ہم شیخ حبیب زین بن ابراہیم کے پاس تھے کہ اتنے میں صاحب یمن سید عبد الرحمٰن بھی تشریف لے آئے، اور فرمایا: سید حسین بن حامد المحضار نے مجھے یہ صیغۂ درود بتایا ہے جو دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے بہت ہی مفید و مجرب ہے۔ اور یہ بات دورانِ حج مقام عرفات کی ہے۔ وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً
تُغْفَرُ بِھَا الذُّنُوْبُ، وَتُسَھَّلُ بِھَا الْمَطْلُوْبُ،
وَتُصْلَحُ بِھَا الْقُلُوْبُ، وَتُنْطَلَقُ بِھَا الْعَصُوْبُ،
وَتَلِیْنُ بِھَا الصَّعُوْبُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ
اِلَیْہِ مَنْسُوْبٌ۔

حصولِ مقصد دیدارِ مصطفیٰ کے لیے یہ درود (۴۰) چالیس سے لے کر (۴۰۰) چارسو مرتبہ تک پڑھا جائے۔

اس صیغے کا ذکر حبیب ابوبکر المشہور نے بھی اپنی کتاب 'قبسات النور فی ترجمة الحبیب علی المشهور' صفحہ ۳۳۹ پر کیا ہے۔ جس کی

اِجازت انھیں حبیب صالح بن محسن الحامد بن الحبیب حامد بن محمد السری سے تھی، اور ان سے حبیب علی المشہور کو ملی تھی۔ اللہ ہمیں ان سبھوں کے فیوض وبرکات سے متمتع فرمائے۔

فائدہ نمبر 83

ہمارے یہاں یہ بڑی مشہور ومعروف بات ہے کہ 'تنبیہ الأنام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الأنام' کو التزام وپابندی کے ساتھ پڑھنے والا خواب میں زیارتِ نبوی سے مشرف ہوتا ہے۔ بہت سے مشائخ وصالحین نے دیدارِ مصطفیٰ کے لیے اس کو مجرب ومفید بتلایا ہے۔ اسی لیے اس کی قراءت کے وقت کمالِ اَدب، اور وفورِ اخلاص ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ یہ حبیب مکرم ﷺ کی روحانیت کے ورود ونزول کا خصوصی موقع ہوتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

فائدہ نمبر 84

'مفاتیح المفاتیح' میں آتا ہے کہ دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کے حصول کے لیے درود شریف کے وہ صیغے بھی بڑے مبارک اور تیر بہدف ہیں جو سیدنا عبد اللہ بن محمد الہاروشی الفاسی - رحمہ اللہ - نے اپنی کتاب 'کنوز الأسرار فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار وآلہ وأصحابہ الأبرار' میں جمع فرمائے ہیں، اُس کی پابندی بھی اس مقصد عظیم کے لیے مفید ومجرب ہے۔

فائدہ نمبر 85

یہ بات فخر وریا اور اپنی بڑائی کے لیے نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر عرض کر رہا ہوں، اس فرمانِ خداوندی پر عمل کرتے ہوئے کہ 'اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیا کرو' اَمر واقعہ یہ ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر السید البرکہ الحبیب الفاضل الولی الکامل سید احمد مشہور الحداد - مدظلہ العالی - کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے۔

اچانک ایک خوب رو نوجوان شخص اُن کے سامنے نمودار ہوا، اور عرض کرنے لگا: شیخ محترم! دِل میں دیدارِ مصطفیٰ کی خواہش انگڑائیاں لے رہی ہے، بتائیں کہ اس مقصد کے لیے مجھے کیا پڑھنا چاہیے؟۔

سیدی حبیب احمد نے فرمایا: جاؤ جاکر ہمارے نورِ نظر حسن محمد کی کتاب 'فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار ﷺ' کا مطالعہ کرلو؛ چنانچہ اس نے کتاب حاصل کرکے رات بھر اس کی قراءت کی، صبح کے وقت وہ حرم شریف میں ہشاش بشاش داخل ہوا، اور ہمارے پاس آکر کہنے لگا: الحمد للہ! گزشتہ رات میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا، تو قسمت بیدار ہوئی، اور دیدارِ مصطفیٰ کی نعمت سے شادکام ہوا۔ یہ سن کر ہمیں نے خوب خوب اللہ کا شکر اَدا کیا۔

سچی بات یہ ہے کہ جب اِنسان کا عزم پختہ، مقصد اچھا، نیت نیک ہو، اور عمل ستھرا ہو، تو اسے ایسی سعادتیں اور برکتیں نصیب ہوجایا کرتی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں جملہ اعمال محض اپنی رضا کے لیے اور محبت وعشق رسالت میں ڈوب کر

سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ کتاب ایسے بہت سے اَسرار وبرکات رکھتی ہے، جب وقت آئے گا تو - ان شاء اللہ - ہم اسے بیان کریں گے۔ بس اتنا یاد رکھیں کہ ہر چیز کے لیے پرخلوص نیت اور عزم بالجزم درکار ہے؛ کیوں کہ جملہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوا کرتے ہیں، اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ہی اَجر وثواب ملا کرتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

فائدہ نمبر 86

یہ درود وسلام شیخ سید احمد غالب بن عبدہ بن حسین حسینی دائرۂ محمدیہ کی طرف منسوب ہیں، جو مرادیں برلانے، اور مشکلیں آسان کرنے میں تیر بہدف ہیں، نیز ان کے پڑھنے سے دیدارِ مصطفیٰ کی دولت بھی نصیب ہوتی ہے۔

۲۱؍ ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ میں حبیب ابوبکر بن علی المشہور کی موجودگی میں ہمیں اس کی اِجازت عطا ہوئی۔ یہ ایسا درود ہے جو خود بارگاہِ نبوت سے اَخذ کیا گیا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَأَنْبِيَاءَهٗ وَرُسُلَهٗ وَأَوْلِيَاءَهٗ وَجَمِيْعَ خَلْقِهٖ يُصَلُّوْنَ عَلٰى نُوْرِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

فائدہ نمبر 87

شیخ مذکور ہی کے حوالے سے یہ بھی ہے کہ کسی نے ان سے اسم اعظم طلب کیا ، اور وہ امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کے مشاہدے میں غرق تھے ۔ (یہ دیکھ کر) حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اسے یہ دے دو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا نُوْرَ النُّوْرِ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّوْرِ۔

فائدہ نمبر 88

انھیں سے یہ بھی آیا ہے کہ یہ وہ درود ہے جس سے فرشتے شروع کر کے 'لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ' پر ختم کرتے ہیں، اور یہ عمل ہر لمحہ، ہر آن وسعت علم الٰہی کے بمقدار جاری وساری رہتا ہے ۔ نیز اسے درودِ ابراہیمی پر ختم کرتے ہیں ۔ (مشکلات ومہمات کے وقت پڑھا جانے والا درودِ رسول)

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع ۔ یہ بڑا لطیف اور بوقت مشکل آن کی آن میں غموں کو چھانٹ کر رکھ دینے والا ہے ۔ آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوات کے مواقع پر، طائف اور غارِ ثور میں اسے پڑھا تھا، اور میں نے یہ صلوات' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہِ راست حاصل کیے ہیں ۔ (الاہدل)

فائدہ نمبر 89

مدینہ منورہ میں حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی -دام ظلہ العالی- کے ساتھ اکٹھا ہونے کا ایک موقع میسر آیا تو انھوں نے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کے لیے مندرجہ ذیل مجرب ومفید وظیفے کے بارے میں مجھے بتایا، جو عبد السلام ابن مشیش -علیہ الرحمہ- کی طرف منسوب ہے ۔ طالب زِیارتِ نبوی سونے سے پہلے کم از کم تین مرتبہ اِس کا ورد کرلیا کرے ۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ مِنْهُ انْشَقَّتِ الأَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتِ الأَنْوَارُ، وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ آدَمَ فَأَعْجَزَ الْخَلَائِقَ، وَلَهُ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ، فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَلَا لَاحِقٌ، فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ مُوْنِقَةٌ، وَحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ أَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ، وَلَا شَيْئَ إِلَّا وَهُوَ بِهٖ مَنُوْطٌ، إِنَّ لَوْلَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ، صَلَاةً تَلِيْقُ مِنْكَ إِلَيْهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ

إِنَّهٗ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ وَحِجَابُكَ الأَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ۔ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهٖ، وَحَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهٖ، وَعَرِّفْنِيْ إِيَّاهُ مَعْرِفَةً أَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ وَأَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ وَاحْمِلْنِيْ عَلٰى سَبِيْلِهٖ إِلٰى حَضْرَتِكَ حَمْلاً مَحْفُوْظًا بِنُصْرَتِكَ، وَاقْذِفْ بِيْ عَلَى الْبَاطِلِ فَأَدْمَغُهٗ وَزُجَّ بِيْ فِيْ بِحَارِ الأَحَدِيَّةِ، وَانْشُلْنِيْ مِنْ أَوْحَالِ التَّوْحِيْدِ، وَأَغْرِقْنِيْ فِيْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ حَتّٰى لَا أَرٰى وَلَا أَسْمَعَ وَلَا أَجِدَ وَلَا أُحِسَّ إِلَّا بِهَا، وَاجْعَلِ الْحِجَابَ الأَعْظَمَ حَيَاةَ رُوْحِيْ وَرُوْحَهٗ وَسِرَّ حَقِيْقَتِيْ وَحَقِيْقَتَهٗ جَامِعَ عَوَالِمِيْ بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الأَوَّلِ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اِسْمَعْ نِدَائِيْ بِمَا سَمِعْتَ بِهٖ نِدَاءَ عَبْدِكَ سَيِّدِنَا زَكَرِيَّا

وَانْصُرْنِي بِکَ لَکَ وَأَيِّدْنِي بِکَ لَکَ وَاجْمَعْ
بَيْنِي وَبَيْنَکَ وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ غَيْرِکَ،
(ثلاثا) اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ۔

إِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی
مَعَادٍ، رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا
مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (ثلاثا) إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ
وَتَحِيَّاتُهٗ وَرَحْمَتُهٗ وَبَرَكَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِيِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ
وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ،
سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ،
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ۔

یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 90

مجھے حضرت حبیب عمر بن علامہ سید محمد سالم بن حفیظ نزیل بیضاء نے بتایا کہ انھیں محمد بن حبیب علوی بن شہاب الدین سے خبر پہنچی ہے کہ بعض عرفا کے بقول جو شخص ذیل کے مبارک صیغے کو پابندی کے ساتھ پڑھے، اس کے شیخ کوئی اور نہیں، خود رسول اللہ ﷺ ہوں گے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ
الأُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ بِعَدَدِ عِلْمِکَ ۔[1]

فائدہ نمبر 91

یہ فائدہ بھی حبیب محمد بن علوی بن شہاب الدین -قدس سرہ العزیز- کی

(۱) گزشتہ سال کیپ ٹاؤن میں بارہ ربیع الاوّل کے موقع پر شیخ حبیب عمر بن علامہ سید محمد سالم بن حفیظ تشریف لائے، تو ان سے کئی بار ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس دورِ قحط الرجال میں ایسی شخصیتوں کی زیارت نصیب ہی کی بات ہے۔ اللہ نے اپنے فضل واحسان سے انھیں حصہ وافر عطا کیا ہے۔ وہ بلا شبہہ عشق مصطفی کے اَمین وسفیر، شریعت وطریقت کے سنگم، اَخلاق وکردار کے غازی، علم وعمل کے پیکر، تقویٰ وطہارت کے دھنی اور فضل وکمال کی رفعتوں پر فائز ہیں۔ حضرموت میں موصوف کا معروف اِدارہ 'دار المصطفیٰ' شریعت وطریقت کی تعلیم وتربیت کا اکلوتا مرکز مانا جاتا ہے۔
-چریاکوٹی-

طرف سے ہے کہ انھوں نے فرمایا: جو شخص دعوت اِلی اللہ کی نیت سے نکلے اسے خواب میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ اور پھر بعض اَحباب کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ دعوت الی اللہ کی غرض سے جب نکلا تو واقعتا اسے دیدارِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔

اسی لیے بہت سے صالحین اپنے عقیدت مندوں کو اس کام پر لگادیتے ہیں تو صلے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی انھیں اِس دولت بیدار سے مشرف فرمادیتا ہے۔ یہ بھی بہت ہی مجرب ومفید ہے۔ چاہیں تو آپ بھی اس کا تجربہ خود کرکے دیکھ لیں، اللہ کے فضل سے مالامال ہو اُٹھیں گے۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب وآزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 92

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ
صَلَاةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ
وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ وَّالَاهُ۔

حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ نے مجھ سے بتایا کہ ان کے جدامجد حبیب سالم بن حفیظ نے اسے حبیب قطب سیدی علی بن محمد حبشی - رضی اللہ عنہ - سے حاصل کیا تھا اسی صیغے کے ساتھ، جس کے اخیر 'وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن والاہ' کا اِضافہ ہے، اس کتاب میں ہم نے اسی کی رعایت کرتے ہوئے یہاں پورا درج کردیا ہے۔ لیکن گزشتہ اَوراق میں

اصل کے مطابق کچھ یوں تھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً وَّسَلَامًا دَائِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

فائدہ نمبر 93

حبیب عمر محمد سالم بن حفیظ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص 'قصیدہ بردہ' اِس ترتیب سے پڑھے کہ ہر شعر کے بعد مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ کی تکرار کرے، وہ کثرت کے ساتھ تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت سے شرف یاب ہوگا۔

فائدہ نمبر 94

سیدی حبیب ابوبکر بن علی المشہور اپنے دادا حبیب علوی بن عبدالرحمٰن المشہور کی سوانح میں ذکر کرتے ہیں کہ انھوں نے مکہ مکرمہ کے اندر ۱۲۹۴ھ میں سید احمد بن زینی دحلان سے اَخذ فیض کیا تھا، اور مسجد حرام کے اندر مندرجہ ذیل صیغۂ درود شریف کی اُن سے اِجازت حاصل کی تھی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ

الأُمِّيِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظَمَۃِ ذَاتِکَ وَأَغِثْنِي بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰھُمَّ أَعِنِّي عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ وَالْطُفْ بِي فِیْمَا جَرٰی بِہِ الْمَقَادِیْرُ وَاغْفِرْ لِي وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِکَ الْوَاسِعَۃِ فِي الدَّارَیْنِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا کَرِیْمُ۔

اِس کے بعد پھر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ 'یَا وَھَّابُ' کا ورد کرے۔

یہ صیغۂ مبارکہ دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے بڑا مجرب اور بہت ہی مفید ہے۔ اس کتاب کے اِکیاونویں فائدے میں بھی اس کا ذکر تفصیل سے مرصع دعاؤں کے ساتھ گزر چکا ہے۔ اللہ ہم سب کو اِس سے متمتع فرمائے۔

فائدہ نمبر 95

اِس عظیم فائدے کے بارے میں سید فاضل معمر الحبیب الہدار محمد الہدار نزیل مدینہ منورہ نے مجھے بتایا تھا۔ مدینہ منورہ میں ان کے درِ دولت پر میں خصوصی طور پر اس فائدے کو نقل کرنے کے لیے حاضر ہوا، اور انھوں نے ہم پر خاص کرم

واِحسان فرماتے ہوئے ہمیں اس کی اِجازت مرحمت فرمائی۔

وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سید احمد بن ادریس کی طرف منسوب اِس درود شریف کو تین بار پڑھے، اسے خواب میں آقائے کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

نیز مجھے سید محمد علوی مالکی نے بھی اس کے بارے میں بتایا تھا کہ جو شخص فجر سے پہلے اسے (۷۰) ستر بار پڑھے دیدارِ مصطفیٰ کے لیے یہ تریاق ثابت ہوگا۔ یہ صیغۂ مبارکہ اِس کتاب کے بہترویں فائدہ کے تحت گزر چکا ہے۔

مقام براوہ کے میری ایک قریبی دوست نے بھی مجھے اس کے بارے میں بتایا کہ محض سچے عاشق ہی اس صیغۂ مبارکہ کو (۱۰۰) سو بار تک پڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں؛ کیوں کہ اس کے اَسرار واَنوار بے شمار ہیں۔ اور یہ بالکل سچ ہے؛ کیوں کہ لوگوں کے اَحوال جداگانہ واقع ہوئے ہیں۔

فائدہ نمبر 96

نیز سیدی الہدار محمد الہدار نے مدینہ منورہ میں مجھے بتایا کہ جو شخص شب جمعہ کو (۱۰۰) سو مرتبہ درودِ فاتح پڑھے، وہ خواب میں دیدارِ مصطفیٰ سے شاد کام ہوگا۔ یہ صیغہ درود اِس کتاب کے اَٹھارہویں فائدے کے تحت درج ہو چکا ہے؛ لیکن وہاں درود کے ساتھ مزید کچھ سورتیں پڑھنے کی بھی قید تھی؛ مگر یہاں بلاشرط وقید

(۱) لوامع النور: ۲۱۸۔

ہے۔وہ درود مبارک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الفَاتِحِ لِمَا
أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ
وَالْهَادِی إِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَعَلٰی آلِهٖ
حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ۔

یہ بھی -الحمدللہ- مجرب وآزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 97

سیدی الہدار محمد الہدار نے مدینہ منورہ کے اندر مجھے مندرجہ ذیل صیغہ مبارکہ کے بارے میں بھی بتایا کہ جو شخص اِسے (۳) تین مرتبہ پڑھے، زیارتِ نبوی سے سرفراز ہوگا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الأَنْوَارِ وَسِرِّ الأَسْرَارِ
وَتِرْیَاقِ الأَغْیَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰی آلِهٖ
الأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهٖ الأَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ
وَأَفْضَالِهٖ صَلاَةً دَائِمَةً بِدَوَامِکَ یَا عَزِیْزُ

یَا غَفَّارُ۔

فائدہ نمبر 98

سیدی الہدار محمد الہدار نے مجھے یہ بھی بتایا کہ جو شخص درود شریف کا یہ صیغہ مبارکہ تین بار پڑھے، خواب میں سرکارِ اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ
نِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلاَلِکَ وَعَیْنَهٗ مِنْ
جَمَالِکَ وَأُذُنَهٗ مِنْ لَذِیْذِ خِطَابِکَ فَأَصْبَحَ
فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا وَعَلٰی آلِهٖ
وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

فائدہ نمبر 99

سیدی الہدار محمد الہدار نے مجھے یہ بھی بتایا کہ جو شخص درود شریف کا یہ صیغہ مبارکہ تین بار پڑھے، خواب میں سرکارِ اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ مجرب وآزمودہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
وَمَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ أَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ

أَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَرُوْسِ
مَمْلَکَتِکَ وَإِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطَرِیْقِ
شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ إِنْسَانِ عَیْنِ
الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلاَةً دَائِمَةً
بِدَوَامِکَ بَاقِیَةً بِبَقَائِکَ لاَ مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ
عِلْمِکَ صَلاَةً تُرْضِیْکَ وَ تُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِهٖ
عَنَّا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

فائدہ نمبر 100

یہ فائدہ بھی سیدی الہدار محمد الہدار نے مجھے بتایا کہ یہ جملہ مرادوں کی برآری اور دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت سے بہرہ وری کے لیے مجرب ومفید ہے۔ مندرجہ ذیل درود شریف (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھا جائے:

اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَلَّتْ
حِیْلَتِیْ أَدْرِکْنِیْ۔

فائدہ نمبر 101

سیدی الہدار محمد الہدار نے مجھے یہ بھی بتایا کہ مندرجہ ذیل صیغہ درود شریف

کا تین بار پڑھنا مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی زیارت و دیدار کے لیے مجرب ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اتَّصَلَتِ الْعُیُوْنُ بِالنَّظْرِ وَتَزَخْرَفَتِ الْأَرْضُ بِالْمَطَرِ وَحَجَّ حَاجٌّ وَاعْتَمَرَ وَلَبّٰی وَحَلَّقَ وَنَحَرَ وَطَافَ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

فائدہ نمبر102

شیخ مذکور رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ جو شخص ذیل کا صیغۂ مبارک تین بار پڑھے، خواب میں زیارت شفیع محشر ﷺ سے شادکام ہوگا۔ واللہ اعلم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ۔

فائدہ نمبر103

یہ فائدہ بھی انھیں کے توسط سے ہاتھ آیا ہے، فرماتے ہیں کہ اس درود

شریف کو تین بار پڑھنے سے بھی مذکورہ نتیجہ حاصل ہوگا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ عَدَدَ إِنْعَامِ اللّٰہِ وَأَفْضَالِہٖ۔

فائدہ نمبر104

یہ فائدہ بھی انھیں کا عنایت کردہ، اور دیدارِ نبوی کے لیے آزمودہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ کَمَا لَا نِہَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ۔

فائدہ نمبر105

یہ فائدہ بھی انھیں کی مہربانی سے ملا ہے، اللہ انھیں اس کا اجر کثیر عطا فرمائے۔ یہ صیغۂ درود بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کرنے کے لیے مفید و مجرب ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَأَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَ عَلٰی أَھْلِ بَیْتِہٖ عَدَدَ مَا فِی عِلْمِکَ صَلَاۃً دَائِمَۃً

بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

یہ درود شریف تین بار پڑھا جانا چاہیے۔ اللہ ورسولہ اعلم۔

فائدہ نمبر106

شیخ مذکور ہی سے یہ فائدہ بھی معلوم ہوا ہے۔ یہ دعاے خضر علیہ السلام کے نام سے بھی معروف ہے، اور خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کے لیے نہایت ہی مجرب و مفید ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ رب العالمین، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ، إِلٰھِی بِجَاہِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اسْتَجِبْ لَنَا۔ اَللّٰھُمَّ کَمَا لَطُفْتَ فِی عَظَمَتِکَ دُوْنَ اللُّطَفَاءِ وَعَلَوْتَ بِعَظَمَتِکَ عَلَی الْعُظَمَاءِ، وَعَلِمْتَ مَا تَحْتَ أَرْضِکَ کَعِلْمِکَ بِمَا فَوْقَ عَرْشِکَ،

وَكَانَتْ وَسَاوِسُ الصُّدُوْرِ كَالْعَلَانِيَّةِ عِنْدَكَ، وَعَلَانِيَّةُ الْقَوْلِ كَالسِّرِّ فِي عِلْمِكَ، وَانْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِكَ، وَخَضَعَ كُلُّ ذِي سُلْطَانٍ لِسُلْطَانِكَ، وَصَارَ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُلُّهُ بِيَدِكَ، اِجْعَلْ لِي مِنْ كُلِّ هَمٍّ أَصْبَحْتُ أَوْ أَمْسَيْتُ فِيْهِ فَرَجًا وَمَخْرَجًا، اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذُنُوْبِي، وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيْئَتِي وَسِتْرَكَ عَلٰى قَبِيْحِ عَمَلِي، أَطْمَعَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَا أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ مِمَّا قصرتُ فِيْهِ، أَدْعُوْكَ آمِنًا وَأَسْأَلُكَ مُسْتَأْنِسًا، وَأَنَّكَ الْمُحْسِنُ إِلَيَّ، وَأَنَا الْمُسِيْءُ إِلٰى نَفْسِي فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ، تَتَرَدَّدُ إِلَيَّ بِنِعْمَتِكَ وَأَتَبَغَّضُ إِلَيْكَ بِالْمَعَاصِي وَلٰكِنَّ الثِّقَةَ بِكَ حَمَلَتْنِي عَلَى الْجُرْأَةِ عَلَيْكَ فَعُدْ بِفَضْلِكَ

وَإِحْسَانِكَ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ۔

فائدہ نمبر 107

سیدی حبیبی سید احمد مشہور طہ الحداد- مدظلہ العالی- نے مجھے بتایا کہ اُن کے عقیدت مندوں میں سے کوئی آ کر عرض کرنے لگا کہ مجھے کوئی ایسا وظیفہ تعلیم فرمائیں جس سے خواب میں زیارتِ سید کائنات ﷺ کی سعادت پا سکوں۔ چنانچہ انھوں نے اُسے 'قصیدۂ بردہ' کا مندرجہ ذیل شعر اِس شرط کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا کہ جب بھی یہ شعر پڑھے ساتھ ہی بارگاہِ رسالت میں (۱۰) دس بار درود شریف بھی بھیجے۔

حکم کی تعمیل میں اس نے جب یہ وظیفہ کیا اور تحفۂ درود وسلام پیش کیا، اُس کی قسمت بیدار ہوگئی، اور اسے آقائے کریم ﷺ کی زیارت کا شرف مل گیا۔ 'قصیدۂ بردہ' کا وہ شعر یہ ہے:

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِي

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

یہ فائدہ اِس کتاب کے ستہترویں فائدے کے تحت گزر چکا ہے۔ فرق بس اِتنا ہے کہ وہاں بات محض یہ شعر پڑھنے کی تھی اور یہاں ساتھ ہی ہر بار (۱۰) دس

مرتبہ درود شریف کا اہتمام بھی مشروط ہے۔

نیز بعض عرفا نے اس کا خاص عدد متعین کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ (اِس مقصد عظیم کے حصول کے لیے) قصیدۂ بردہ کے اِس شعر کو (۴۰) چالیس مرتبہ پڑھا جائے۔ واللہ اعلم۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم، والحمدللہ رب العالمین۔

فائدہ نمبر 108

یہ عظیم فائدہ ہم نے صاحب قاموس علامہ فیروز آبادی کی کتاب 'الصِّلاۃُ والبشر فی الصلوٰۃ علیٰ خیر البشر ﷺ' صفحہ ۸۵ سے نقل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اُسی سند مذکور کے ساتھ حضراتِ خضر و اِلیاس علیہما السلام کے حوالے سے آتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ایک شخص شام کی سرزمین سے چل کر بارگاہِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا، اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! میرے والد شام کے بہت بڑے شیخ مگر بوڑھے اِنسان ہیں، آپ کی محبت میں سرشار رہتے ہیں، اور دل میں آپ کی زیارت کی حسرت وتمنا رکھتے ہیں۔

آقائے کریم ﷺ نے فرمایا: انھیں لے کر یہاں آجاؤ۔ عرض کی: آنکھوں سے معذور ہیں، یہاں تک آنا ان کے لیے دشوار اَمر ہے۔

❁ فرمایا: واپس جا کر اُن سے کہہ دو کہ مسلسل سات راتیں صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى

"مُحَمَّدٍ" کا ورد کریں، خواب میں نہ صرف وہ میری زیارت سے شرف یاب ہوں گے؛ بلکہ مجھ سے روایت حدیث بھی کر سکیں گے۔

چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا، اور پھر خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت سے بہرہ یاب ہوئے۔ اور پھر آگے حدیثیں بھی روایت کیا کرتے تھے۔ یہ بھی - الحمد للہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 109

اِس مقصدِ عظیم کی برآری کے لیے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ (۴۰۰) چار سو مرتبہ پڑھنا بھی بہت ہی مفید ہے۔ یہ بھی - الحمد للہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ صَلَاةً نَسْعَدُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ أَجْمَعِيْنَ۔

مشہدِ عظیم کے اندر مجھے یہ صیغہ اِلہامی طور پر عطا ہوا تھا۔ جلب مراد کے لیے - الحمد للہ تعالیٰ - مجرب و آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 110

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدُ الأَمِيْنُ ﷺ۔

نیز دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے یہ صیغہ بھی بہت اہمیت کا حامل ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَفْتَحُ لَنَا بَابَهٗ، وَتُسْمِعُنَا لَذِيْذَ خِطَابِهٖ، وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ۔

یہ صیغۂ قطب ربانی عارفِ صمدانی استاذ شیخ احمد طیب بن بشیر کی طرف منسوب ہے۔

اس کا طریقہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہونے کے لیے پہلے اِسے (۳) تین مرتبہ، پھر (۱۰) دس بار، اور پھر (۳۰۰) تین سو مرتبہ پڑھا جائے، جس کا مجموعہ (۳۱۳) تین سو تیرہ بنتا ہے۔

یہ صیغہ مبارکہ عبد فانی عوض عثمان احمد سودانی کا عطا فرمودہ ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد ہمارے سعادت مند بیٹے دیدارِ مصطفیٰ کی دولت پانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمیں بھی رازدارانہ طور پر اس کی اجازت حاصل ہے؛ مگر اس کے لیے ہمیں بار بار مطالبہ و درخواست کرنی پڑی؛ بالآخر فقیر کے بارے میں اُن کے حسن ظن نے ہمیں اِس دولت سے سرفرازی بخشی۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

فائدہ نمبر 111

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَشَعْشَعُ فِي الْوُجُوْدِ مَضْرُوْبًا بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ حَتّٰى تَغِيْبَ الأَعْدَادُ، وَيُفَاضُ عَلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَيْضِ وَالإِمْدَادِ فَيْضًا عَمِيْمًا يَكْفِيْنَا مُؤْنَةَ الْحَيَاتَيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ۔

یہ صیغہ بھی زیارتِ نبوی کے لیے مجرب اور دارین کی سعادتوں کے لیے مفید ہے۔ یہ عارف باللہ شیخ ابراہیم حلمی قادری - ﷫ - کا معروف و مقبول صیغۂ درود ہے۔

فائدہ نمبر 112

یہ صیغۂ مبارکہ بھی شیخ مذکور ہی کی جانب منسوب ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے علوم و فیوض سے ہمیں مالا مال فرمائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، صَلِّ وَسَلِّمْ

وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَشَعْشَعُ
وَتَجَدَّدُ بِانْفِعَالِ الْمُنْفَعِلَاتِ الْکَوْنِیَّۃِ،
وَتَتَکَرَّرُ بِحَرَکَاتِ الذَّرَّاتِ الْوُجُوْدِیَّۃِ
مَضْرُوْبًا بَعْضُهَا فِی بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ
الأَعْدَادَ، وَیُفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِکَ الْفَیْضِ
وَالإِمْدَادِ فَیْضًا عَمِیْمًا یَأْخُذُ بِأَیْدِیْنَا مِنْ
مُهَامَۃِ الْغَفَلَاتِ إِلٰی رَوْضَاتِ الأُنْسِ
وَالْهَبَّاتِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

فائدہ نمبر 113

یہ صیغۂ مبارکہ بھی شیخ مذکور ہی کی جانب منسوب ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً
مُشَعْشَعَۃً فِی الْوُجُوْدِ، کَشَعْشَعِ الشَّمْسِ فِی
الطُّلُوْعِ وَالصُّعُوْدِ، بِأَنْوَاعِ الضِّیَاءِ الْمَمْدُوْدِ،

مَضْرُوْبًا بَعْضُهَا فِی بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ
الأَعْدَادُ، وَیُفَاضَ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِکَ الْفَیْضِ
وَالإِمْدَادِ فَیْضًا عَمِیْمًا تَعُمُّنَا أَنْوَارُہٗ فِی
جَمِیْعِ جِهَاتِنَا السِّتِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

اِن مذکورہ تینوں صیغے کا اَخذ فیض ہم نے شیخ سید محمد یوسف مصری سے کیا ہے، اور انھیں یہ سعادت براہِ راست صاحب صیغہ عارف باللہ شیخ ابراہیم حلمی قادری سے نصیب ہوئی۔ نیز شیخ یوسف نے ہمیں اس کی اجازت بالکل اسی طرح عطا فرمائی جس طرح انھیں اس کے مولف سے عطا ہوئی تھی۔ یہ اَخذِ فیض مدینہ منورہ کی سہانی فضاؤں میں ۲۷/رجب ۱۴۰۸ھ کو ہوا۔ یہ بھی -الحمدللہ- بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔

فائدہ نمبر 114

سیدی یوسف نبہانی -رضی اللہ عنہ- 'سعادۃ الدارین' میں رقم طراز ہیں کہ سیدی محمد ابی شعر الشامی کا مندرجہ ذیل صیغۂ درود خواب میں دیدارِ مصطفیٰ پانے یا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے لیے بڑا مفید ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الأَعْظَمِ

الْمَکْتُوْبِ مِنْ نُوْرٍ وَجْهِکَ الأَعْلٰی الْمُؤَبَّدِ
الدَّائِمِ الْبَاقِی الْمُخَلَّدِ فِی قَلْبِ نَبِیِّکَ
وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ
وَسَلَّمَ، وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الأَعْظَمِ الْوَاحِدِ
بِوَحْدَۃِ الأَحَدِ الْمُتَعَالِی عَنْ وَحْدَۃِ الْکَمِّ
وَالْعَدَدِ الْمُقَدَّسِ عَنْ کُلِّ أَحَدٍ وَبِحَقِّ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ
أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ،
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ، أَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَیَاۃِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ
الأَعْظَمِ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلَاۃً تُثْبِتُ فِی قَلْبِی
الإِیْمَانَ وَتَحْفَظُنِی الْقُرْاٰنَ وَتُفَهِّمُنِی
مِنْهُ الاٰیَاتِ وَتَفْتَحُ لِی بِهَا نُوْرَ الْجَنَّاتِ
وَنُوْرَ النَّعِیْمِ وَنُوْرَ النَّظَرِ إِلٰی وَجْهِکَ

الْكَرِيمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۔

فائدہ نمبر 115

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِيْ بِحَقِّ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ۔

اِسے (۱۰۰) سومرتبہ پڑھا جائے، خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کرانے کے لیے یہ بھی مفید ومجرب ہے۔ یہ صیغہ قطب زمانہ حبیب علی بن محمد حبشی کی طرف منسوب ہے۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 116

سرزمین سیوون سے ہمارے بعض احباب نے ایک پیغام بھیجا، جس کے اندر یہ فائدہ مرقوم تھا: ہمیں سید علی با شیخ بلفقیہ کی اپنی تحریر میں لکھا ہوا ملا کہ مجھے سید علامہ محدث سالم بن احمد بن جندان سے اِجازت حاصل ہوئی، کہ اِخلاص کے ساتھ سورۂ فاتحہ کا (۳۰۰) تین سومرتبہ پڑھنا، اور باوضو ہوکر سونا عاشقانِ اولیاء وصالحین کے لیے اُن کی زیارت کاسامان کر دیتا ہے۔ تو ظاہر ہے مشتاقانِ دیدِ نبوی کے لیے دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کی راہ بدرجہ اولیٰ ہموار کر دے گا!۔

فائدہ نمبر 117

ابوالقاسم سبکی نے اپنی کتاب:

'الدر المنظّم فی المولد المعظم'

میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر یوں درود بھیجے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الأَرْوَاحِ، وَّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الأَجْسَادِ ، وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ۔

اُسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عرصۂ قیامت میں بھی میرے دیدار سے مشرف کیا جائے گا۔ اور جو بھی مجھے قیامت میں دیکھ لے اسے میری شفاعت سے ضرور حصہ ملے گا۔ اور جس کی میں شفاعت کردوں، وہ میرے حوض کوثر سے سیراب ہوگا، اور اس کے اوپر آتش جہنم حرام ہوگی۔[1]

فائدہ نمبر 118

شیخ احمد عبدالجواد مدنی اپنی کتاب 'صلاۃ الانوار وسر الاسرار

(۱) سعادۃ الدارین، سیدی یوسف نبہانی: ۴۸۴ ۔۔۔ اِکتیسویں فائدے کے تحت یہ صیغہ گزر چکا ہے۔ -چریاکوٹی-

لروية النبی المختار ﷺ' کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ صیغہ ہائے درود دیدارِ مصطفیٰ کے ساتھ اور بھی بہت سے فوائد کے جامع ہیں۔

فائدہ نمبر 119

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَ رَسُوْلِكَ الْمُقْتَفٰى صَلَاةً وَّسَلَامًا تَجْمَعُنَا بِهِمَا مَعَ الْمُصْطَفٰى جَهْرًا وَخَفَاءً مَعَ الصِّدْقِ وَالْحُبِّ وَالصَّفَا وَالأَوْلِيَاءِ وَالْخُلَفَاءِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

یہ فائدہ بھی اُن عظیم فوائد میں سے ایک ہے جو خواب میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت سے مالامال کردے۔

فائدہ نمبر 120

سیدی یوسف نبہانی - رضی اللہ عنہ - کی کتاب 'الاسمی فی الاسمائ' میں ہے، وہ

فرماتے ہیں کہ جو شخص خواب میں زیارتِ رسول مقبول ﷺ کی خواہش وتمنا رکھے، اسے چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے، دو رکعت میں جن سورتوں کی چاہے تلاوت کرے، اس کے بعد پھر ایک سو مرتبہ (۱۰۰) اس کا ورد کرے:

يَا نُوْرَ النُّوْرِ يَا مُدَبِّرَ الْأُمُوْرِ بَلِّغْ عَنِّيْ رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا۔

اس عبارت سے ملتا جلتا ایک صیغہ ہم نے اسی کتاب کے سولھویں فائدے میں درج کیا ہے؛ لیکن سعادتوں کے حصول کے مختلف اوقات ہوا کرتے ہیں، (نہ معلوم کب اور کیا پڑھنے سے مولا کی رحمت برس پڑے!)۔

فائدہ نمبر 121

مندرجہ ذیل صیغہ بھی آقائے کریم ﷺ کی زیارت و دیدار کے لیے بہت ہی مجرب اور مفید بتایا گیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَلْبِ الْمُنَوَّرِ وَالْجَاهِ الْأَكْبَرِ وَالْحَوْضِ وَالْكَوْثَرِ صَلَاةً بِهَا كُلُّ عَسِيْرٍ يَتَيَسَّرُ، وَكُلُّ قَلِيْلٍ يُكَثَّرُ، وَكُلُّ مَكْسُوْرٍ

يَجْبُرُ، وَكُلُّ ذَنْبٍ يُغْفَرُ، وَكُلُّ عَيْبٍ يُسْتَرُ، صَلَاةً فِيْ صَلَاةٍ فِيْ صَلَاةٍ عَدَدَ الْمَلَايِيْنَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ يَتَكَرَّرُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

اس درود شریف کا (۳۱۳) تین سو تیرہ مرتبہ ورد کیا جائے۔ اہل محبت کو پتا ہوگا کہ اس عدد میں کیا اشارہ مخفی ہے! یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔ اور یہ ان درودوں میں سے ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے دل پر القا فرمادیا ہے۔ فالحمدللہ۔

فائدہ نمبر 122

خواب و بیداری میں سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت وملاقات کے لیے وہ عمل بھی بڑا مجرب ومفید ہے جسے 'بدایۃ الہدایۃ' میں ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہمارے ساداتِ کرام نے کیا ہے۔ اللہ ان کے فیوض وبرکات سے ہمیں مالامال فرمائے۔

فائدہ نمبر 123

یہ فائدہ دراصل اُن فائدوں میں سے ایک ہے جو عاشق کو کھینچ کر محبوب علیہ السلام

کی دہلیز کے قریب لے آتا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَدَلِيْلِ الْمُحْتَارِ وَالْهَادِيْ إِلٰى رِضَا الْغَفَّارِ صَلَاةً تَخْلَعُ بِهَا عَلَيْنَا خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالْإِقْبَالِ وَالْأَنْوَارِ، وَالْوُصُوْلِ وَالْاتِّصَالِ وَالْأَنْوَارِ، وَتَكْتُبُنَا بِهَا فِيْ دِيْوَانِ الْأَخْيَارِ، وَتُطِيْلُ بِهَا الْأَعْمَارَ، وَتَجْمَعُنَا بِهَا مَعَ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ، وَالْأَوْلِيَاءِ الْأَبْرَارِ، وَالْأَصْفِيَاءِ الْأَطْهَارِ، بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ فِيْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

-الحمدللہ- یہ بھی اُن صیغوں میں سے ہے جو بفضلِ الٰہی مجھ پر القا ہوا۔

فائدہ نمبر 124

۲۱ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ، پیر کی شب میرا حاج شیخ محمد حبیب سید کے ساتھ ایک جگہ جمع ہونے کا اِتفاق ہوا، تو انھوں نے مجھے مندرجہ ذیل 'دعواتِ ادریسیہ' کی اجازت مرحمت فرمائی۔ قضاے حوائج کے لیے اِن کا (۹۹) ننانوے مرتبہ، نیز دیدارِ مصطفیٰ کے لیے (۴۱) اکتالیس بار پڑھنا مجرب ومفید ہے۔ مزید وہ فرمارہے تھے کہ خود میرے ایک بھتیجے نے جب اسے پڑھا تو اسے خواب میں زیارتِ نبوی کی دولت نصیب ہوئی۔ وہ مبارک دعا یہ ہے:

يَا غِيَاثِي عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ، وَمُجِيْبِي عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ، وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ، وَيَا رَجَائِي حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ۔

فائدہ نمبر 125

وہ فائدہ جس کا ذکر ذرا سا پہلے گزرا، وہ یوں ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ۔

کم ازکم صبح وشام (۵۰۰) پانچ سو مرتبہ، اور زیادہ سے زیادہ (۲۲۰۰۰)

بائیس ہزار مرتبہ۔ اس کے پڑھنے والوں پر اللہ کا کرم ہوا، اور انھوں نے بحمدہ تعالیٰ دیدارِ مصطفیٰ کی دولت پائی۔ ہمارے یہاں مشہور ہے کہ ایک شخص یہ درود ہر روز (۲۲۰۰۰) بائیس ہزار مرتبہ پڑھتا ہے، اور روزانہ محسن کائنات ﷺ کے دیدار سے شرف یاب ہوتا ہے۔

الحمدللہ! مجھے اس کی اِجازت وقراءت کا شرف حاصل ہے۔ اور اس سے میرے مقاصد بھی پورے ہوئے ہیں، اور مرادیں بھی برآئی ہیں۔ والحمدللہ رب العالمین۔

فائدہ نمبر 126

ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ، پیر کی شب جدہ کے اندر میں نے سیدی الحبیب عبد الرحمٰن الکاف کی زیارت وملاقات کا شرف پایا۔ ساتھ میں یہ اَربابِ محبت وسلوک بھی تھے: سید احمد بن صالح الحامد، پسرعزیز محب عباس بن شیخ محمد باشیخ، اور فرزند ارجمند محب خالد باعباد۔

جب رنگ محفل بدلا اور وہ جوبن پر آگئی، تو میں نے حبیب عبد الرحمٰن سے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کے حوالے سے اہل محبت کے درمیان مشہور ومعروف اِجازت طلب کی؛ چنانچہ انھوں نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کی پرکیف فضاؤں میں تھا۔ ایک رات کی بات ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے بات کر رہا ہے، مگر نظر نہیں آرہا۔

باتوں کے درمیان اس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے کچھ اَچھے خواب دیکھے ہیں؟۔ میں نے کہا: نہیں۔ وہ کہنے لگا: (۲۰۰) دوسو مرتبہ۔۔۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۔۔۔پڑھ لیں۔ مزید کہا کہ میں آپ کو اس کی اِجازت دیتا ہوں۔

یہ سن کر نورِ نظر عباس نے پوچھا: کیا اس میں 'ﷺ' بھی ملالیا جائے؟ فرمایا: اگر یہ شامل کرلو، پھر تو بہت ہی بہتر ہے!۔

چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل میں ایسا ہی کیا، اور اُسے پڑھنے کے نتیجے میں دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت نصیب ہوئی۔ والحمدللہ رب العالمین، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

فائدہ نمبر 127

مدینہ منورہ کے اندر ہمارے برادرِ دینی محب عباس کا شیخ حاج ماء العیون محمد بویا کے ساتھ ملنے کا اِتفاق ہوا، اور انھیں اپنے جد امجد کی کتاب 'الستر الداهم للمذنب الهائم' سے اس صیغے کی اِجازت مرحمت فرمائی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَظْهَرِ أَسْرَارِكَ وَمَنْبَعِ أَنْوَارِكَ الدَّالِّ عَلٰى حَضْرَةِ

ذَاتِکَ صَلَاۃً تَرْضَاھَا مَنَالُہٗ مَا دَامَ مُوسیٰ
نَجِيًّا وَإِبْرَاھِيمَ خَلِيلًا وَمُحَمَّدٌ ﷺ
حَبِيبًا۔

جو شخص اس صیغۂ درود کو (۴۰) چالیس مرتبہ (۴۰) چالیس راتیں پڑھے، اُسے ضرور زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفیٰ کی دولت نصیب ہوگی۔

شیخ عباس نے اس صیغے کی مجھے بالکل اسی طرح اِجازت دی جس طرح انھیں شیخ سے عنایت ہوئی تھی۔ چنانچہ جو مقصد تھا وہ حاصل ہوا، اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں وہ جس چیز میں جو اور جیسے چاہے اِرادہ فرمائے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم، والحمدللہ السمیع البصیر، وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد السراج المنیر والبشیر النذیر، وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

فائدہ نمبر 128

سرکارِ گرامی وقار ﷺ کی زیارت سے شادکام ہونے کے لیے ہماری کتاب۔۔۔

'الفتح التام للخاص والعام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الأنام سیدنا محمد

علیہ الصلوٰۃ و السلام'

۔۔۔کا مطالعہ بھی مجرب ومفید ہے۔ اس کی قراءت سے بہت سے لوگوں نے فتح کبیر اور خیر کثیر حاصل کرلی ہے۔ آپ بھی آگے بڑھیں، اُسے پڑھیں اور فضل خداوندی کا کرشمہ دیکھیں۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

فائدہ نمبر 129

ماہِ ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ شب دوشنبہ کی بات ہے، کہ میں خواب اور بیداری کی ملی جلی کیفیات سے دوچار تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اِس صیغۂ مبارکہ کا مجھ پر اِلقا ہوا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ
وَأَرِنِي وَجْهَهُ الصَّبِيحَ فِي الْحَالِ۔

اور پھر مجھے اپنا مطلوب ومقصود پانے میں کامیابی نصیب ہوئی۔ اِسے (۱۰۰) سو مرتبہ، زیادہ سے زیادہ (۹۹۹) نوسو ننانوے مرتبہ پڑھا جائے۔ یہی عدد مجھے بتایا گیا ہے۔ والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

فائدہ نمبر 130

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ
الْمَعَارِفِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ عَدَدَ حَسَنَاتِ
كُلِّ عَارِفٍ وَّغَارِفٍ۔

شیخ احمد طیب بن بشیر اپنی کتاب 'سرالاسرار والصلوات الطیبۃ' صفحہ ۵۶ پر فرماتے ہیں کہ جو شخص مذکورہ درود شریف کی پابندی کرے، اس کی زندگی میں آسانیاں ہوں گی، قلب و باطن روشن ہو کر اُٹھیں گے، اور وہ کثرت کے ساتھ ذاتِ برکات سید کائنات علیہ التسلیمات کے دیدار وملاقات سے مشرف ہوگا۔ یہ بھی۔ الحمدللہ۔ مجرب وآزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 131

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی
آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي
الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ فِي خَيْرٍ وَّلُطْفٍ وَّعَافِيَةٍ۔

یہ تحفۂ جمیلہ ہمیں سیدی شہاب الدین بن علی المشہور کے ذریعہ موصول

ہوا۔ اِس مقصد عظیم کے حصول کے لیے یہ بہت ہی مجرب ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو، اور توفیق خیر سے نوازے۔ والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

فائدہ نمبر 132

نیز دیدارِ مصطفیٰ کی دولت پانے کے لیے حبیب عبد الرحمٰن بن احمد بن عبداللہ الکاف کا عطا فرمودہ یہ صیغۂ مبارکہ بھی بڑا اہم اور مفید ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ بِعَدَدِ نِعَمِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ وَأَفْضَالِہٖ۔

یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

فائدہ نمبر 133

سیدی احمد بدوی ابوفراج کا صیغہ 'شجرۃ الاصل النورانیۃ' مکمل پڑھا جائے۔ یہ درود قضائے حاجات، اور فتح مہمات کے لیے بہت ہی مجرب مانا گیا ہے۔ جب بھی کوئی اہم ضرورت درپیش ہو، یہ درود مسلسل تین روز تک نمازِ فجر کے بعد پوری

توجہ کے ساتھ (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھا جائے۔ یقیناً اس کی برکت سے مرادیں برآئیں گی، بلکہ اگر چاہے تو باذن اللہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے کھسک جائے گا۔

اور اگر دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کا مشتاق ہے تو ستھرا کپڑا پہنے، پاک بستر لگائے، اور سوتے وقت تازہ وضو کرکے، اور غسل کرلے تو اور بہتر ہے، پہلے دو رکعت نماز اَدا کرے، اور پھر قبلہ رو، اپنے دائیں کروٹ، بستر پر لیٹے لیٹے (۱۰۰) سو مرتبہ اِس کا ورد کرے۔ اَخیر میں یہ پڑھے:

یَا مُحْسِنُ یَا مُجَمِّلُ ، اَرِنِی وَجْهَ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

فائدہ نمبر 134

حالت بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ کا شرف حاصل کرنے کا نسخہ کیمیا۔ شب جمعہ مندرجہ ذیل درود (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھا جائے:

اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ جَمِیْعَ أَذْكَارِ الذَّاكِرِیْنَ وَجَمِیْعَ صَلَوَاتِ الْمُصَلِّیْنَ وَاجْعَلْ لِیْ جَمِیْعَ الأَذْكَارِ لِذِكْرِیْ وَجَمِیْعَ الصَّلَوَاتِ لِصَلَاتِیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی

آلِهِ الْمُطَهَّرِیْنَ الْكَامِلِیْنَ۔

اس کی اجازت حبیب زین بن سمیط سے حاصل ہوئی۔ اور انھوں نے شیخ تیجانی عبدالحمید تیجانی مصری سے پائی۔ ۲۷/رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ۔

مرتب فوائد ہذا، اور اُمیدوارِ رحمت کردگار عرض گزار ہے کہ بتوفیق مولا جتنا ممکن ہوسکا اس کتاب کے اندر ہم نے فوائد جمع کردیے۔ اور میں سمجھتا ہوں خاص اِس مبارک موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ لہٰذا خیر وسعادت کے اِس موجیں مارتے سمندر سے اپنی قلبی پیاس کی سیرابی کا سامان کرنا نہ بھولیں۔ بلاشبہہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوتے ہیں، اور ہر شخص اپنی نیت ہی کی بمقدار پاتا ہے۔

جس مقصد کو پانے کے لیے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے وہ مقصد بڑا عظیم وجلیل ہے۔ اس کی طلب وتجسس بس وہی کرسکتا ہے جس کی بصارت وبصیرت کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حقیقی روشنی عطا کردی ہو۔ جو دلِ بینا کا حامل ہوتا ہے، وہ بہت سی چیزوں کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرلیتا ہے۔

یوں ہی فائدہ نمبر اٹھانوے، ننانوے، ایک سو ایک، اور ایک سو دو وغیرہ کے تحت ہم نے کچھ چھوٹے فوائد بھی ذکر کیے ہیں جن کو رنگ عمل دینا، اور جن کو کرگزرنا کوئی مشکل اَمر نہیں، ایک تو ان کا حجم چھوٹا ہے، اور پھر تین ہی مرتبہ پڑھنا ہے۔

ہاں! کچھ ایسے بھی سعادت مند حضرات ہیں، جو بڑی عجیب شانوں کے حامل ہیں؛ کیوں کہ وہ بظاہر یہ سب فوائد ووظائف پڑھے بغیر ہی دیدارِ مصطفیٰ کا شرف پالیتے ہیں۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ سرتاپا سنت محمدی کے رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔

لیکن ہر کوئی تو ایسے اِمتیازات کا مالک نہیں ہوتا! ہمیں تو محنت اور جدوجہد ہی کرنی ہے، اور زیادہ سے زیادہ اُس اِرشادنبوی کی روشنی میں عمل کرنا ہے، جو آپ نے کسی سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ 'اگر مزید کچھ بڑھالو تو تمہارے حق میں اور بہتر ہوگا' کسی کہنے والے نے کتنے پتے کی بات کہی ہے:

زد إن ترد خيرا فإن صلاته
نعم من الله العظيم عظيم

ترجمہ: ''جتنا ہوسکے، اس بارگاہِ عالی وقار میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ گزارتے رہو؛ کیوں کہ یہ درود اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، اور اللہ کی ہر نعمت، عظیم ہوتی ہے۔''

اِس لیے میں نے اپنا فرضِ منصبی سمجھا کہ عاشقانِ مصطفیٰ کے شوق وولولہ کو مہمیز لگاتا چلوں؛ تاکہ وہ درود وسلام کی تعداد بڑھاتے جائیں، (اور وہ کچھ دیکھ لیں جس کو دیکھنے کے لیے خالق نے یہ آنکھیں بنائی ہیں؛ ورنہ اُن کے جمالِ جہاں آرا کو دیکھے بغیر اِن آنکھوں کا مقصد ہی کیا ہے!)۔ اللہ کے فضل وکرم کی نہ کوئی حد ہے اور

نہ ٹھکانا۔ نہ ہی وہ کسی کے ساتھ خاص ہے، بلکہ پروردگار جس کو چاہتا ہے اس سے حصہ عطا فرمادیتا ہے۔ اور وہی بے پایاں فضل کا تنہا مالک ہے۔

یہاں آکر میری یہ جمع وترتیب - بحمد اللہ - اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ نے محض اپنے فضل سے اس کی طباعت واِشاعت کے مرحلے بھی آسان فرمادیے۔

دعا ہے کہ پروردگارِ عالم اس کا نفع عام وتام فرمائے۔ اور اگر کسی کو اِس کتاب کے اندر کچھ سقم وخلل نظر آئے، تو وہ اس کی تصحیح وخانہ پُری کرنے کی کوشش کرے؛ کیوں کہ غلطی کرنا شیوۂ آدمیت ہے۔ جسے اس کتاب میں کچھ خیر وخوبی نظر آئے، قلب ونظر کے بند تالے کھل پڑیں، اور اَحوال بدل جائیں تو یہ محض اُس مالک ومولا کا کرم ہے، (میرا اپنا اس میں کچھ کمال نہیں)۔

خدا کرے میری یہ عاجزانہ کوشش بارگاہِ خداوندی میں محض اس کی رضا کے لیے شرفِ قبولیت سے ہمکنار ہو، سرکارِ اقدس ﷺ سے قرب وتعلق کا باعث ہو، اور قیامت کے اُس لرزہ خیز دن کے لیے ذخیرہ بن جائے جس دن قلب سلیم کے سوا نہ کچھ مال کام آئے گا نہ کوئی اَولاد۔

والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

حسن محمد عبد اللہ شداد بن عمر باعمر

مترجم

محمد افروز قادری چریاکوٹی

نوٹ: اِس کتاب کے اِختتام پر نظم ونثر میں بہت سے مقتدر مشائخ کرام اور اکابرو اَساطین اُمت کی تقریظات ثبت تھیں؛ مگر بخوفِ طوالت ہم نے قصداً اُنھیں حذف کردیا۔ یہاں صرف اُن مقرظین کے اَسمائے گرامی کے ذکر پر اِکتفا کیا جاتا ہے، جسے دیکھنے کا شوق ہو وہ اَصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں:

- شیخ عبد القادر بن احمد السقاف۔
- شیخ حبیب احمد مشہور الحداد۔
- شیخ ابوبکر علی المشہور۔
- شیخ محمد بن علوی المالکی الحسنی۔ مکۃ المکرمۃ
- شیخ محمد بن احمد بن عمر شاطری۔ جدہ۔
- شیخ عبد الرحمٰن بن سالم البیض۔ جدہ۔
- شیخ کمال عمر اَمین۔ مدینہ منورہ۔
- شیخ ہاشم العیدروس۔
- شیخ عبد اللہ سراج الدین۔
- شیخ موسیٰ عبدہ یوسف۔
- شیخ عبد القادر جیلانی سالم خرد۔
- شیخ صالح الشیخ العباسی۔ حلب، شام۔
- شیخ احمد البدوی شیخ بن شیخ عثمان البراوی۔ براوہ۔

- شیخ عبد الرحمٰن بن احمد بن عبد اللہ بن علی الکاف الہجرانی۔
- شیخ علی بن عبد اللہ حسین السقاف۔
- شیخ محمد بن سعید بن عبد اللہ بن سالم باعلوی۔ مقدیشو۔
- شیخ صالح حسین المسیلی۔
- شیخ علی موسیٰ تلمیذ شیخ عبد الرحیم۔

تمت و بالخیر عمت

ایک مدت سے یہ منصوبہ بنا رکھا ہے

آئیں دیدارِ مصطفیٰ کریں

آئیں دیدارِ مصطفیٰ کریں

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مِہرِ چَرخِ نُبوّت پہ روشن درود
گُل باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیّب و نُزہت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لِوا آدم و مَن سِوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہِر ریاست پہ لاکھوں سلام

پرتَوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
نسخۂ جامِعیّت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعَد درود
مقطعِ ہر سِیادت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بُعدِ قلّت پہ اکثر درود
عزتِ بُعدِ ذلّت پہ لاکھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بَھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

مُجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضؔا
مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(امام اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اللهم صل على محمد سيدنا ومولانا